مترجم

سلیم فضل الٰہی

پنجاب ریلیجیس بک سوسائٹی

انارکلی - لاہور

بارِ اول ۱۹۶۷ء تعداد ۱۰۰۰

مقامِ مسیح

خداوند مسیح کی زندگی اور تعلیم پر مبنی ایک سلسلہ وار مطالعہ کا مجموعہ

والٹر جے بیسلے

مترجم

سلیم فضل الٰہی

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی ۔ لاہور

تعداد ایکہزار ۱۹۶۷ء بار اوّل

اُن کی زندگیاں نہ صرف ربنا المسیح کی رُوح سے متاثر ہوں گیں، بلکہ رفتہ رفتہ اُس کے قبضۂ قدرت میں آجائیں گی۔ چنانچہ وُہ اُسے نہ صرف اپنا خُداوند اور خدُا ہی تسلیم کرینگے بلکہ وُہ اُس کی شاگردی کی ذمّہ داری کو بھی قُدرتی جوش اور محبّت سے اس طرح پُورا کریں گے کہ عوام میں بلبشتر غفلت شعار اور بے غرض اشخاص کی توجہ بھی مجبوراً اُن کی جانب مبذول ہو جائے گی جن کے مابین ہم نے جہان کے نُور کی مانند چمکنا ہے۔

فہرست مضامین

سبق	مضمون	صفحہ
۱	مسیحیت کے ابتدائی دور کے متعلق رومی مصنفین کی شہادت۔	۷
۲	ہمارے خداوند یسوع مسیح کا اقتدارِ اعلیٰ	۲۶
۳	یسوع کے زمانے کے لوگ اُس کے متعلق کن کن باتوں کے مُدعی تھے۔	۶۰
۴	خداوند یسوع مسیح کے دعاوی کے متعلق عہدِ عتیق کی شہادت۔	۹۴
۵	خداوند یسوع مسیح کی زندگی اور تعلیم کی اخلاقی فضیلت	۱۲۴
۶	مسیح کی بلند نظری یا روحانی آرزو۔	۱۶۳
۷	عہدِ عتیق کے الہام کے متعلق خداوند یسوع مسیح کی شہادت	۱۸۵
۸	خداوند یسوع مسیح کی گواہی کی تائید میں انجیل نویسوں کی شہادت	۲۰۷
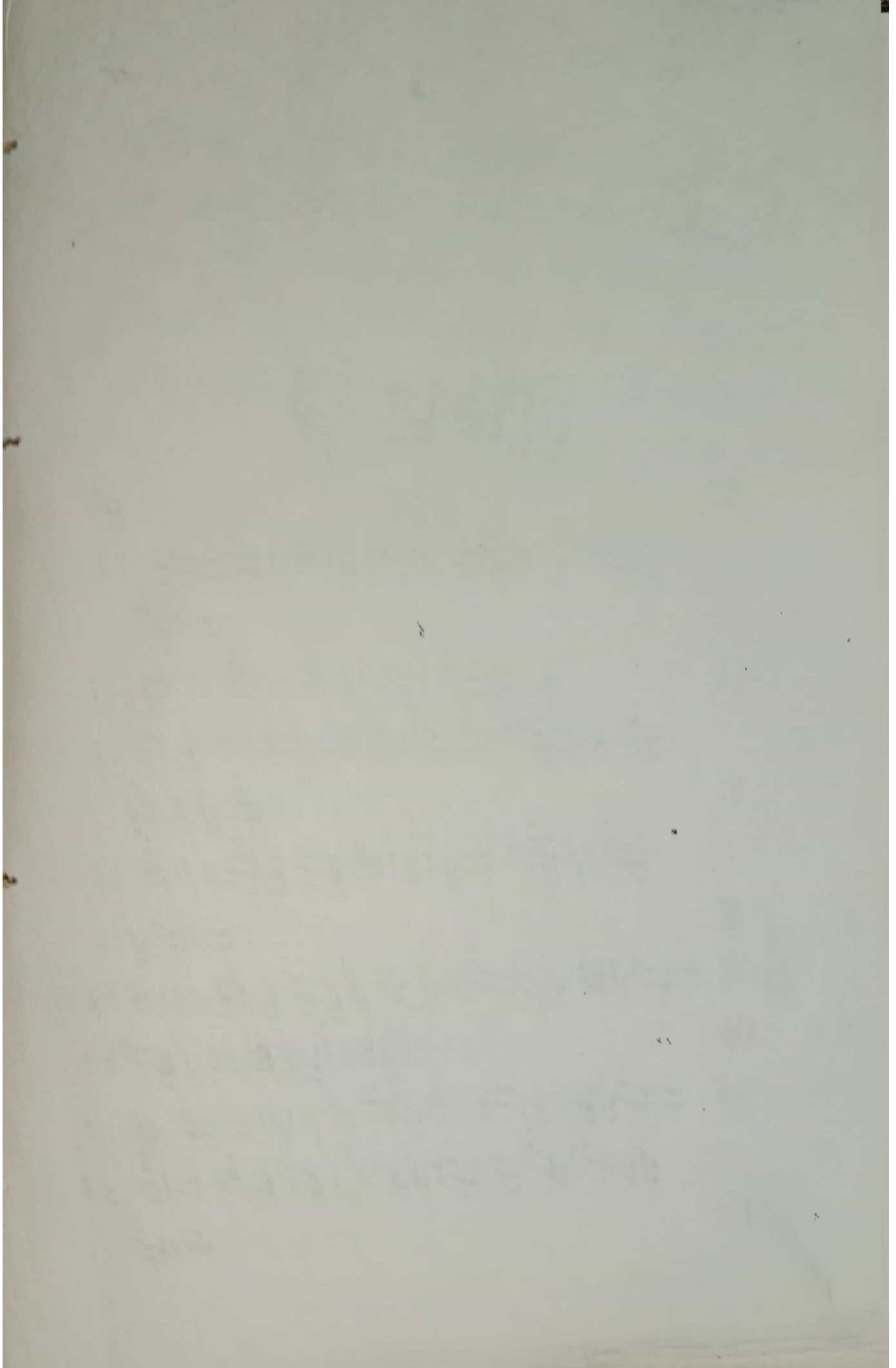
پہلا سبق

ہم سے یہ سوال بار ہا پُوچھا جاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ دُنیا میں مختلف اقسام کی خام خیالیوں، مذہبی رسُومات، اور بدعات و تنظیمات کے کاروبار کو عروج حاصل ہو رہا ہے اور وُہ درجہ بدرجہ ترقی پا رہے ہیں۔ مثلاً مسیحی سائنس اور مسئلہ وحدت الوجود کی مختلف اقسام؟

جواباً عرض ہے کہ اوّلاً، چند ایسے نمایاں اسباب پائے جاتے ہیں جن کو بیان کرنا اور تسلیم کرنا ہمارے واسطے ضروری ہے۔ دوم چند ایسی وجوہات ہیں جن کو پہچاننا ہمارے لئے لازم ہے۔ اور سوم چند ایسی ناگزیر نبوّتی تکمیلات ہیں جو ایسی خام خیالیوں کے وجُود کو زیادہ یقینی بنا دیتی ہیں۔

آپ پر یہ امر واضح ہو جائے گا کہ جو لوگ اپنے مسیحی فرائض کی انجام دہی میں فروگذاشت کرتے ہیں صرف وہی دورِ حاضرہ کی بدعتوں اور خام خیالیوں کا شکار بنتے ہیں یا اُن کی پیروی کرنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس وُہ سرگرم مسیحی، کبھی بھی نہیں بھٹکتے جو روزانہ کتاب مقدّس کا مطالعہ کرتے ہیں اور دیگر مسیحی فرائض اور ذمّہ داریوں کو پُورا کرتے ہیں۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ وُہ مسیحی اپنے ایمان میں مستحکم ہیں۔ گویا اُنھوں نے اپنے اُوپر خُدا کے سب ہتھیار باندھ رکھے ہیں۔ وُہ نہ تو حرص و ہَوا کے ہر جھونکے سے

متاثر ہو سکتے ہیں اور نہ ہی بدارواح اُن کو ورغلا کر بدی کرنے پر آمادہ کر سکتی ہیں۔

پوری انجیل میں کتاب مقدس کا معتبر کلام ہے اور یہ خدا کا کلام ہے۔ اور یہ کلام عبادتی رُوح، دُعائیہ انداز اور رُوح القدس کی رہنمائی کے تحت روزانہ پڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک کلیسیا کے لیئے لازم ہے کہ وہ ایک بائبل کلاس کی حیثیت برقرار رکھے اور اسے ایک خاص روِ عمل کے ماتحت مختلف درجات میں تقسیم کرے۔ ہر ایک درجے کا فرض ہے کہ روزانہ ہفتہ بھر کتاب مقدس کا مطالعہ کرے۔

ہم اپنی غفلت شعاری کے گناہوں کا اقرار کریں۔ ہمارے پاسبانوں اور کلیسیائی کارگذاروں کو چاہیئے کہ وُہ کتاب مقدس کے قارئے کا رنمایاں اور ایمان اور دُعا کی قوت کو عمدہ طریق سے بیان کریں اور یوں مسیحی عوام کو الٰہی رضا کے مطابق رُوحانی خوراک سے سیر کریں۔ لوگ اپنی زندگی میں ہرگز نہ بھٹکیں گے اور نہ ہی وُہ اُن بھیڑیوں کو کھائیں گے جنہیں سؤر کھاتے ہیں۔ ہماری کلیسیائی میں بھی شرکائے کلیسیا بائبل کے مطالعہ اور خدا کی عبادت میں ان تمام ضروریات کو حاصل کر سکتے ہیں جو انسانی جسم دل، دماغ اور رُوح کی نشوونما کے لیئے اہم ہیں۔

آیئے! ہم سب بائبل کلاس میں چلیں۔

دلیل

خُداوند یسُوع مسیح کی انسانیّت تواریخ عالم میں ایک ناقابلِ اعتراض حقیقت ہے۔ اس حقیقت کے تحریری بیانات نہ تو کسی اعتبار سے خفیہ ہیں اور نہ ہی مُبہم۔ یہ بیانات چند صریح، مُعتبر اور ناقابلِ الزام وسائل سے ضبطِ تحریر میں آئے ہیں۔

یہ محض مقدّس انجیل نویسوں تک ہی محدود نہیں بلکہ ایسی شہادت ہمیں بُت پرست مُصنّفین کی تحریرات میں ملتی ہے جو ہمارے نزدیک زیادہ مُعتبر ٹھہرتی ہے کیونکہ ایک عجیب اور غیر متعلقہ وسیلہ سے ہم تک پہنچتی ہے، جب کہ مقدّس انجیل نویس ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے احباب اور شاگرد تھے لیکن اس کے برعکس بُت پرست مصنّفین جن کی گواہی ہمارے نزدیک از حد قیمتی اور اہم ہے ان بیشتر مخالفتی جماعتوں کے سرگرم یا بے لوث ارکان تھے جو پہلی صدی عیسوی میں مسیح موعُود کے سرگرم شاگردوں کے خلاف مصرُوفِ کار تھیں۔

پلنی صغیر کے خطوط اپنی خوش بیانی، بے باکی اور خوبصورتی کے اعتبار

سے تصنیفاتِ لطیف و شُستہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے عوامی اسکولوں میں پڑھے جاتے ہیں۔

سوٹونیس کی تحریر کردہ سوانح اور ٹیسیٹس کے وقائع جو کسی قدر اہم نہیں تاہم وُہ عام کتب خانوں میں موجُود ہیں۔ بُت پرست مُصنّفین کے یہ شہادتی بیانات جو ہمارے مقصد کے لئے بیحد اہم ہیں، اِس کتاب میں پیش کئے گئے ہیں۔ اور اِن بیانات کی بابت مکمل تفصیل معلوم کرنے کے لئے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وُہ سب سے پہلے اقتباسات کو اُن کے اصل متن میں پڑھیں تاکہ اُن کو ایک اقتباس کے گردوپیش کے حالات مذکورہ شہادت کو زیادہ یقینی اور مفید ثابت کریں۔

مسیحیت کے ابتدائی دور کے متعلق رومی مصنفین کی شہادت

پلنی صغیر کے خطوط

کتاب نمبر ۱۰ خط نمبر ۹۸ ۔ خط بنام شہنشاہ ٹراجن

نوٹ :- رومی شہنشاہ ٹراجن نے سنہ ۱۰۶ء یا سنہ ۱۰۴ء میں پلنی کو بتونیہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔

میرا یہ دستور العمل ہے کہ جن مسائل کے تصفیہ کے معاملہ میں مجھے اندیشہ گذرتا ہے، میں انہیں آپ کی خدمتِ عالیہ میں پیش کرتا ہوں، کیونکہ آپ کے سوا کون میرے شبہات کی حالت میں میری راہنمائی کر سکتا ہے۔ اور میری لاعلمی کا ازالہ کر سکتا ہے؟ مسیحیوں کے خلاف قانونی تحقیقات میں کبھی بھی میں ذاتی طور پر حاضر نہیں ہوا، لہٰذا میں نہیں جانتا کہ مسیحیوں کو عموماً کون کون سی سزائیں دی جاتی ہیں، یا اُن سزاؤں کی معیاد کتنی طویل ہوتی ہے؟ یا مسیحیوں کے خلاف تحقیقاتی کارروائی کو کس قدر شدید ہونا چاہئے۔ میں نے اس معاملہ پر فیصلہ کرنے میں بھی بے حد تامل کیا ہے کہ آیا ملزمان کو اُن کی عمر کے مطابق متفرق سزائیں دی جائیں یا ایک کمزور اور نحیف شخص کو ایک تندرست اور ہٹے کٹے نوجوان کے برابر سزا دی جائے، یا کیا اگر یہ مسیحی اپنا ایمان ترک کر دیں تو انہیں معاف کیا جائے یا کیا ایسے اشخاص کو جو کسی وقت

مسیحی تھے انحراف کرنے سے قطعاً فائدہ نہ پہنچایا جائے۔ یا کیا ایسے شخص کے مسیحی نام کی وجہ سے سزا دی جائے حالانکہ وہ بذاتِ خود بے گناہ ہے۔ یا محض اُن جرائم کی بنا پر سزا دی جائے جو اُس نام کی بدولت قدرتاً عمل میں آتے ہیں۔

ایسے مسیحی جو میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اُن کے مقدّمے کا فیصلہ کرنے کی خاطر فی الحال مَیں نے یہ طریق کار اختیار کیا ہے کہ مَیں سب سے پہلے اُن سے دریافت کرتا ہُوں کہ آیا وُہ مسیحی ہیں؟ اگر وُہ مثبت میں جواب دیں تو مَیں یہی سوال دُوسری اور بالآخر تیسری دفعہ اُن سے پُوچھتا ہُوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مَیں اُنہیں اُن سزاؤں کے متعلّق مُتنبہ کر دیتا ہُوں جو اُنہیں اُن کے جُرم کے عِوض میں لازمی طور پر بُھگتنی پڑیں گی۔ اگر وُہ اِس پر بھی مسیحی کہلانے پر اصرار کریں، تو مَیں حکم دیتا ہُوں کہ اُنہیں قید خانہ میں بند کر دیا جائے کیونکہ اس میں شک نہیں کہ اُن کے جُرم کی نوعیّت جس کا وُہ اقرار کرتے ہیں خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اِنہیں ان کی غیر متبدّل ضِد کے لئے ضرور ہی سزا ملنی چاہئے۔

مسیحیوں کے علاوہ چند دیگر اشخاص نے بھی اس طرح کی دیوانہ وار حماقت کا مظاہرہ کیا تھا جنہیں مَیں نے رُوما بھیجنے کی خاطر الگ کر دیا کیونکہ وُہ رُومی شہری تھے۔ بعد ازاں جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے میرے اِس سوال اُٹھانے پر اُن لوگوں پر بے شمار الزامات کی بُوچھاڑ ہونے لگی اور اس نوعیّت کے متعدّد مُعاملات میرے سامنے پیش کئے گئے چنانچہ ایک غیر دستخط

شدہ پرچہ شائع کیا گیا جس میں کئی لوگوں کے نام مندرج تھے۔ اُن میں
سے جن لوگوں نے اِس امر کی تردید کی کہ وُہ مسیحی تھے یا پہلے مسیحی تھے اور
جنہوں نے ہمارے معبُودوں کو حسبِ دستور سجدہ کیا اور میرے پیچھے پیچھے وُہ
الفاظ دُہرائے جو مَیں کہتا تھا، اور جنہوں نے آپ کے بُت کے سامنے قُربان
چڑھایا، (کیونکہ مَیں نے آپ کے اور دیگر دیوتاؤں کے مجسّموں کو اس خاص موقع کے
لئے وہاں منگوالیا تھا، اِن تمام اشخاص کو مَیں نے رہا کر دیا۔ خصوصاً اس وجہ
سے کہ اُنہوں نے مسیح کے نام پر علی الاعلان لعنت بھیجی تھی حالانکہ کہا جاتا
ہے کہ جو لوگ درحقیقت مسیحی ہوتے ہیں وُہ اس فعل کے ارتکاب پر آمادہ نہیں
کئے جا سکتے۔ باقی ماندہ ملزمان جن کے نام مجھے ایک مخبر نے بتائے تھے، پہلے
پہل تو اس بات کا اقرار کر گئے کہ وُہ مسیحی ہیں لیکن بعد ازاں اُنہوں نے بھی مسیح
کے نام سے صاف انکار کر دیا۔ اُن میں سے چند نے کہا کہ وُہ کئی برس پہلے ہی سے
مسیحیّت سے انکار کر چکے تھے اور بعض نے تو بیس برس کے طویل عرصہ ہی
سے مسیحیّت کے منکر ہونے کا دعوےٰ کیا۔ ان سب نے آپ کے اور دیگر
معبُودوں کے مجسّموں کے آگے گر کر سجدہ کیا اور مسیح کے نام پر لعنت بھیجی
لیکن اُنہوں نے اعلانیہ کہا کہ اُن کا جُرم یا خطا محض اتنی تھی کہ وُہ ایک مقررہ دن
حسبِ دستُور علی الصبح اکٹھے ہو کر مسیح کے حضور میں ایک حمد کا گیت گایا
کرتے تھے گویا مسیح کوئی دیوتا ہے۔

اور کہ اُن کا اپنی مجلس میں کسی جُرم کے ارتکاب کے لئے قسم کھانا تو
درکنار اُن کی قسم یہی ہے کہ وُہ چوری، ڈاکہ زنی، زناکاری اور ایمان شکنی سے

سے اجتناب کریں ، اور یہ اُن کا شیوہ ہے کہ وہ کبھی بھی اس زرِ امانت کی ادائیگی سے انکار نہیں کرتے جو اُن کی تحویل میں رکھی گئی ہے۔

مذکورہ رسم کے اختتام پر وہ اپنے رواج کے مطابق رخصت ہوتے اور بعد ازاں کھانا کھانے کے لئے دوبارہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اُن کا اکٹھا ہونے کا دستور بالکل غیر اہم اور سراسر غیر مُضر ہے۔ چنانچہ جب اے جہاں پناہ، مَیں نے آپ کے فرمان کے مطابق تمام خفیہ جماعتوں کے اجتماع پر ممانعت کا اعلان کر دیا، تو اُنہوں نے بھی اپنے دستور العمل کو ترک کر دیا۔

چنانچہ مَیں نے مسیحیوں کے بیانات کی صحیح حقیقت معلوم کرنے کی غرض سے یہ موزوں سمجھا کہ مَیں اُن دو عورتوں پر تشدّد کروں جو ڈیکنس کہلاتی تھیں۔ لیکن مجھے ایک بیہودہ وہم کے سوا جو مفصّل طریق پر اُن کے دل و دماغ میں سما چکا تھا۔ مجھے کسی اور بات کا سراغ نہ مل سکا۔ چنانچہ مَیں نے اپنی تحقیقات کو فی الحال ملتوی کر دیا اور فوراً حضور سے مشورہ کا طلبگار ہوا۔ میرے خیال میں یہ معاملہ آپ کے غور و خوض کا مستحق ہے خصوصاً اس لئے کہ اس سے متعدّد اشخاص کی جانیں اب خطرہ میں پڑ گئی ہیں۔

چنانچہ مختلف عمر کے متعدّد لوگ جن میں دونوں مرد و زن شامل ہیں، الزام لگانے والوں کے ہاتھوں زندگی اور موت کی کشمکش میں گرفتار پڑے ہیں اور جب تک اس معاملہ کے لئے کوئی لائحہ عمل تجویز نہ کیا جائے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ مسیحیوں کے اس وہم و گمان کی وبا اب نہ صرف آزاد شہروں کی حدود تک ہی محدود ہے بلکہ اب تو اس وہم کے جراثیم

دیہاتوں اور نواحی علاقوں میں بھی پہنچ چکے ہیں تاہم اس نازک صورتِ حال کے باوجود مجھے اُمّید کامل ہے کہ اِس وبا کو روکا جا سکتا ہے اور حالات کو از سرِ نو معمول پر لایا جا سکتا ہے۔ یہ حقیقت شک و شبہ سے بعید ہے کہ وہ مندر جو چند برس پہلے بالکل ویران نظر آتے تھے اب اُن میں پرستاروں کی گہما گہمی دوبارہ تیزی سے بڑھ رہی ہے اور وہ مقدس رسومات جو عرصہ دراز سے ختم ہو چکی تھیں اب اُن کی دوبارہ تجدید کی گئی ہے۔ نیز قربانی کے جانوروں کی خاص غذا جو چند برس پہلے قطعاً نہ خریدی جاتی تھی اب اس کی فروخت دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔

ان تمام حالات کے پیشِ نظر یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ عوام کو رُومی طرزِ زندگی پر دوبارہ راغب کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اُنہیں توبہ کرنے کا موقع بخشا جائے۔

پلنی کی شہادت کا خُلاصہ

جس کی موافقت و مُطابقت مقدّس مصنّفین کے بیانات میں مندرج ہے۔

(۱) رُومی شہریوں کے مقدّمات کا فیصلہ رُوما کے شہر میں کیا جاتا تھا۔

(اعمال ۲۵ : ۱۰-۱۱)

(۲) مسیحیّت ایک دیوانہ وار حماقت تصوّر کی جاتی تھی۔

(اعمال ۲۶ : ۲۴-۲۵)

(۳) راسخ العقیدہ مسیحیوں کو اس بات پر آمادہ کرنا محال تھا کہ وُہ اپنے آقا و مولا مسیح کے مبارک نام کو ملعون متصوّر کریں۔

(اعمال ۷ : ۵۴ - ۶۰ ، اعمال ۴ : ۱۹ - ۲۲)

(۴) مسیحی لوگ عبادت کے لئے ایک مقررہ دن جمع ہوتے تھے (اعمال ۲۰ : ۷)

(۵) ۱۰۶ء میں مسیحی لوگ مسیح کو خُدا مان کر اُس کی عبادت کرتے تھے۔

(اعمال ۴ : ۱۰ - ۱۲)

(۶) وُہ ناراستی کے اعمال سے پرہیز کرتے اور راستبازی کے اعمال میں دلچسپی لیتے تھے۔ (اعمال ۱۵ : ۲۰ - ۲۹)

(۷) وُہ ایک خاص مقام پر بے ضرر مقصد کی خاطر اکٹھے جمع ہو کر کھانا کھاتے تھے۔ (اعمال ۲۰ : ۷، ۱ کرنتھیوں ۱۱ : ۲۳ - ۳۴)

٨- جوں جوں عوام نے مسیحیت کو قبول کرنا شروع کیا، بُت پرستوں کے مندر ویران نظر آنے لگے۔

٩- بُت پرستوں کے معبودوں کے آگے جو گوشت قربان کیا جاتا تھا اُس کی خرید و فروخت سُست پڑ گئی (اعمال ١٥: ٢٠-٢٩)

مراقبہ کے لئے چند خیالات :- حقیقی مسیحیوں کو ظلم و تشدد کے وسیلے اس بات پر آمادہ کرنا محال تھا کہ وُہ اپنے آقا و مولا مسیح کے مُبارک نام کو ملعون متصوّر کرتے۔ کیا یسُوع اس قدر عزیز ہے کہ مَیں بھی بخُوشی تمام اُس کے بلند مقام کی گواہی دیتا ہُوا ظلم و تشدد کی موت کو قبول کر لوں؟

سوالات :- ١- کیا انجیلی بیانات کی صحت میں کسی قدر کمی کا احتمال ہے کیونکہ انہیں خداوند یسُوع مسیح کے دشمنوں نے قلمبند کیا تھا؟

٢- کس طرح کی شہادت ہمارے نزدیک اہمیت رکھتی ہے؟

٣- پلنی خورد کس زمانہ میں رہتا تھا؟

(الف) پلنی نے جب یہ خاص خطوط تحریر کئے تو اس وقت اُس کی سرکاری حیثیت کیا تھی؟

٤- پلنی کی مذکورہ شہادت کا خلاصہ بیان کرو اور واضح کرو کہ اُس کی شہادت اور مقدس مصنفین کے بیانات میں کس درجہ کی موافقت و مطابقت پائی جاتی ہے؟

۵۔ مسیحیت میں وہ کونسی خاص بات تھی جس کے باعث پلینی نے اپنے خط میں یہ لکھا تھا کہ اُسے مسیحیت میں ماسوائے ایک بیہودہ وہم کے جس کو بے حد اہمیت دی گئی ہے، کچھ بھی نہ ملا؟

بائبل کلاس کے لئے کام:-

۱۔ کیا اذیت رسانی کلیسیا کو کمزور بنا دیتی ہے یا اسے مضبوط کر دیتی ہے؟

(الف) اعمال ۸: ۱-۴ میں سے اس کے اثرات کا جائزہ لیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل نقطہ نظر سے پلینی کے خطوط پر مفصل بحث کیجئے؟

(الف) ادبیات۔

(ب) رومی دور کی تواریخ۔

(پ) ان خطوط کے وسیلے پاک نوشتوں کی تصدیق۔

۳۔ پہلی صدی عیسوی کے رومی شہروں، حاکموں، قانونی ضوابط، شہری و مذہبی رسوم کی روشنی میں رسولوں کے اعمال کی کتاب پر مفصل بحث کیجئے؟

حصّہ دوم

شہنشاہ رُوم کی طرف سے پلینی کو جواب

خط نمبر ۹۹

"تُم نے اُن اشخاص کی تحقیقاتی کارروائی کی بابت جنہیں تُمہارے حضور میں مسیحی ہونے کا قصور وار ٹھہرایا گیا تھا، صحیح طریق عمل اختیار کیا ہے۔ چونکہ اس مسئلہ کا تعلق وسیع اُمور سے ہے لہٰذا اس معاملہ کے متعلّق کوئی قطعی اصُول بنا کر اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ مسیحیوں کو جگہ بجگہ چھاپہ مار کر گرفتار کرنا تُمہارا کام نہیں۔ اگر وہ تُمہارے سامنے پیش کئے جائیں اور اُن پر عائد شدہ الزامات ثابت ہو جائیں تو تُمہارا فرض ہے کہ تُم اُنہیں سزا دو لیکن سزا دیتے وقت اس بات کو خاص طور پر ملحوظ نظر رکھو کہ اگر ان میں سے کوئی شخص مسیحی کہلانے سے صاف انکار کر دے اور ہمارے دیوتاؤں کے آگے سجدہ کر کے دست بدُعا ہو تو ایسی صُورت میں اس شخص کے واپس لوٹ آنے پر رحم کیا جائے چہ جائیکہ اُس کا سابقہ چال چلن کتنا ہی مُشتبہ کیوں نہ ہو۔ تُم غیر دستخط شُدہ الزامات کی اہمیّت صفر کے برابر سمجھنا خواہ مسیحیوں پر کسی بھی نوعیّت کا الزام کیوں نہ عائد کیا گیا ہو، کیونکہ ایسی تحریرات نہ صرف انتشار اور بدامنی کی پیش رَو ہیں بلکہ ان کی نشر و اشاعت دَورِ حاضرہ کی ترقّی اور سرگرمی کے عین خلاف ہے"۔

ٹیسی ٹیس کی شہادت

ٹیسی ٹیس ایک رومی مورخ تھا جو ۶۱ء میں پیدا ہوا اور اس نے ۱۱۷ء میں وفات پائی۔ وہ ایک محتاط اور حق گو مصنف خیال کیا گیا ہے۔ اُس کے تواریخی بیانات ۱۴ء سے شروع ہوتے ہیں اور شہنشاہ نیرو کے دورِ حکومت یعنی ۶۸ء پر ختم ہوتے ہیں۔

ذیل کا اقتباس اُس کے ایک مضمون بنام "نیرو" سے اخذ کیا گیا ہے جو کتاب نمبر ۱۵ کے باب چوالیس ۴۴ میں مرقوم ہے:-

"شہنشاہ نیرو کے عہد کے دسویں سال میں ایک تباہ کن آتشزدگی نے شہر روم کے بیشتر حصے کو خاکستر کر دیا تھا"۔ اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد ٹیسی ٹیس یوں رقمطراز ہے:-

"لیکن نہ تو انسانی تمام تر تدبیریں اور نہ ہی شہنشاہ نیرو کی فیاض دلی اور وہ تمام قربانیاں جو کہ دیوتاؤں کے حضور پیش کی گئی تھیں، اِس بدنامی کے دھبے کو صاف کر سکیں جس سے شہنشاہ نیرو کا دامن کردار غلیظ اور گھناؤنا ہو چکا تھا کیونکہ اُس نے حکم دیا تھا کہ شہر کو نذرِ آتش کیا جائے اور اس عوامی اقوال کو کچلنے کی غرض سے نیرو نے دیگر لوگوں کو ملزم بنانے کی ٹھانی اور اُن لوگوں پر انتہائی ظلم و تشدد کیا جو اپنے جرائم کی وجہ سے موردِ عتاب بنے ہوئے تھے اور عوام الناس میں مسیحیوں کے نام سے مشہور تھے

ایسے مسیحیوں کے نام کرسٹس[ل] نامی ایک شخص سے وابستہ تھے جسے تبریاس قیصر کے عہد میں پنطس پیلاطس نے قصور وار قرار دے کر مصلوب کیا تھا۔ اس زہریلی اور اوہام پرستی کی اگرچہ کچھ عرصہ تک روک تھام کی گئی پھر بھی یہ دوبارہ پھیلنی شروع ہو گئی اور یہ نہ صرف یہودیہ کی سرزمین میں پھیل گئی جہاں سے یہ وبا پیدا ہوئی تھی بلکہ اس کا چرچا شہر روم میں بھی ہونے لگا تھا جہاں ہر قسم کے بُرے اور شرمناک خیالات سلطنت کے کونے کونے سے جمع ہو جاتے ہیں اور اپنا ٹھکانہ ڈھونڈ لیتے ہیں اور اُنہیں ہاتھوں ہاتھ قبول کر لیا جاتا ہے۔ پہلے پہل ان لوگوں کو جو اس فرقے (مسیحیت) سے وابستگی کا اقرار کرتے تھے، صرف قید کی سزا دی جاتی تھی لیکن بعد ازاں جب حکومت روم کو معلوم ہوا کہ اس فرقہ سے تعلق رکھنے والوں کی ایک کثیر التعداد جماعت ہے تو سب مسیحیوں کو موت کی سزا کا حکم سنا دیا گیا۔ اُنہیں موت کا فتویٰ شہر کو آگ لگانے کے لئے نہیں بلکہ نسلِ انسانی کے خلاف اُن کی دلی عداوت کی بنا پر دیا گیا تھا۔"

دو مسیحی شہدا کی موت رومیوں کے لئے ایک تماشہ تھی، چنانچہ اُنہیں جنگلی جانوروں کی کھالوں میں ٹھونس کر کے بُھو کے کتّوں سے پھڑوا یا جاتا جو پل بھر میں اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ بعض کو صلیبوں پر لٹکا دیا جاتا یا لکڑی کے شہتیروں کے ساتھ باندھ کر نذرِ آتش کر دیا جاتا اور جب دِن ڈھل چکتا تو اُن مسیحی شہیدوں کے جسموں سے کھیلتے ہوئے شعلے رات کی تاریکی میں چراغوں کا کام دیتے۔ نیرو نے اس تماشا کی خاطر

ل CHRISTUS.

اپنا باغ تک وقف کر دیا تھا۔ اُس نے چند سرسنیشن[۱] کھیلوں کا اہتمام بھی کیا ہُوا تھا جن کے دوران وُہ عوام میں گھُل مل جاتا تھا۔ بعض دفعات وُہ ایک رتھبان کے لباس میں ملبُوس ایک رتھ پر سوار ہو کر تمام کھیل کُود کا منظر دیکھتا، لیکن گو یہ لوگ درحقیقت مجرم تھے اور شدید ترین سزا کے مستحق بھی تھے، تاہم اُن کی جانوں کا بے فائدہ قُربان ہونا ایک ناقابلِ تردید حقیقت تھی جو عوام کے دِلوں میں مسیحیوں کی خاطر ترس اور رحم کے جذبات کو بیدار کئے بغیر نہ رہ سکی کیونکہ اس فعل سے عوام کے مفاد کی بجائے صرف ایک شخص کے ظلم و تشدد کی پیاس بجھتی تھی۔

سیوٹونیئس[۲] کی کتاب بنام "رُومی قیصروں کی سوانح" سے چند اقتباسات

مضمُون :- "نیرو" پیراگراف ۱۶

"مسیحیوں کو سخت سزا دی جاتی تھی۔ یہ ایسی نوعیت کی ایک جماعتِ انسانی تھی جس کے ارکان ایک نئے اور شرانگیز وہم کا شکار بنے ہوئے تھے۔"

مضمُون :- ویسپیشین[۳]، کتاب نمبر ۸ پیراگراف ۴

"تمام مشرقی ممالک میں ایک پختہ اور قدیم اعتقاد بندریج پھیل چُکا تھا کہ اب خُدا کی یہ مرضی ہے کہ اہلِ یہُود ہی دُنیا پر بادشاہی کریں گے۔"

ان شہادتوں کا خلاصہ جو مقدسین انجیل نویسوں کے بیانات کے عین مطابق ہے۔

---

[۱] CIRCENSION [۲] SUETONIUS. [۳] YESPASIAN.

ٹیسی ٹس[1] کے قلم سے :-

۱۔ مسیحیوں نے اپنے آپ کو مسیح کے نام سے منسوب کیا۔ (اعمال ۱۱: ۲۶)
۲۔ تبریس کے عہد میں مسیح کو ایک ملزم کی حیثیت سے پنطس پلاطوس نے مصلوب کیا (لوقا ۲۳: ۲۴)
۳۔ اس کہانی کی ابتدا یہودیہ سے ہوئی۔ (اعمال ۱: ۸، لوقا ۱: ۵-۳۹ لوقا ۲: ۴)
۴۔ یہ کہانی یہودیہ سے لے کر سلطنتِ روم کے گوشہ گوشہ تک پھیل گئی۔ (اعمال ۱: ۸)
۵۔ شدید قسم کی اذیت رسانی بھی مسیحیت کی ترویج کو نہ روک سکی۔ (اعمال ۴: ۱۹-۲۱)

سوٹونیئس[2] کے قلم سے :-

۱۔ خدا کا انتظام یہ تھا کہ یہودیہ کے رہنے والے دنیا پر بادشاہی کریں۔ (لوقا ۱: ۳۱-۳۳)

نتیجہ :-

مقدس انجیل نویسوں اور مختلف بت پرست مورخین کے بیانات میں جو موافقت و مطابقت پائی جاتی ہے، انجیلی بیانات کی صحت پر ایک واضح دلیل ہے۔ عہدِ جدید میں مستند تواریخی بیانات قلمبند کئے گئے

---

[1] TACITUS [2] SUETONIUS.

ہیں۔ اس میں یہ حقیقت کہ جس کی تائید بُت پرست اور دیگر مُصنّفین کی کُتب میں کماحقہٗ کی گئی ہے، بیان کی گئی ہے کہ مسیحیت کی ابتدا کوئی بھید یا چھپی ہوئی بات نہ تھی۔ اس کے برعکس مسیح مصلوب اور زندہ مسیح کے حواریوں نے رُومی دُنیا کی مروّجہ مذہبی احادیث کو اس قدر تہ و بالا کر دیا تھا کہ رُومی افسران کی تحریرات کے مطابق اس معاملہ کو ایک قابلِ غور معاملہ سمجھا گیا۔

مراقبہ کے لئے خیالات :۔

"اُن کے جسموں کو کتّے نوچتے اور اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ اُن کو صلیبوں پر لٹکایا جاتا یا جلانے کی خاطر جکڑ لیا جاتا۔" دُنیا اُن کے لائق نہ تھی۔ (عبرانیوں ۱۱ : ۳۶-۳۸)

کیا مَیں فخریہ کہہ سکتا ہُوں کہ مجھ میں بھی ابتدائی مسیحی شہیدوں کی طرح ایمان ہے؟

کیا وُہ اس بات پر فخر کریں گے کہ مَیں بھی دَورِ حاضرہ میں اپنے ایمان کا مظاہرہ کر رہا ہُوں؟

سوالات :۔

۱۔ ٹیسی ٹس مورّخ کی ولادت اور وفات کی تاریخیں بیان کرو؟

۲۔ مسیحیت کے متعلق ہمیں جو اہم تواریخی مواد ٹیسی ٹس کی وساطت

سے ملا ہے اُس کا خلاصہ بیان کرو ؟

۳۔ سوٹونیس نے اپنے بیان میں کس چیز کی شہادت دی ہے اور کن معنوں میں اس شہادت کا موازنہ مقدّس گواہی سے کیا جا سکتا ہے ؟

بائبل کی جماعتوں کے لئے کام

۱۔ پلنی کے خط کا جو جواب قیصرِ رُوم نے دیا تھا اُس کے متن پر مفصّل بحث کرو ؟

۲۔ ''یہ زہریلا وہم ....'' ٹیسی ٹس[1]

''ایک نیا اور شر انگیز وہم'' ۔ سوٹونیئس[2]

''ایک بگڑا ہُوا وہم جسے بے حد تفصیل دی گئی ہے'' ۔ پلنی[3]

مسیحیّت کی وُہ کونسی خاصیّت ہے جسے اعمال کی کتاب میں بڑے روشن پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے اور جس کی وجہ سے مندرجہ بالا نتائج اخذ کئے گئے تھے ، بحث کرو ؟

(الف) کیا ایک بڑھئی کا مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا واقعہ مسیحیت کی تفہیم میں سنگِ راہ کی حیثیّت رکھتا ہے ؟

۳۔ بُت پرست مؤرّخین اور مقدّس مصنّفین کے بیانات میں جو موافقت و مطابقت پائی جاتی ہے اُس پر مفصّل بحث کیجئے ؟

---

[1] TACITUS [2] SUETONIUS [3] PLINY.

دُوسرا سبق

"یہوواہ مَیں ہُوں - یہی میرا نام ہے - مَیں اپنا جلال کسی دُوسرے کے لئے اَور اپنی حمد کھودی ہُوئی مورتوں کے لئے رَوا نہ رکھوں گا۔"

(یسعیاہ ۴۲ : ۸)

"...... سو میرے سوا کوئی خُدا نہیں ہے - صادق القول اَور نجات دینے والا خُدا میرے سوا کوئی نہیں"۔

"اَے انتہائی زمین کے سب رہنے والو! تُم میری طرف متوجّہ ہو اَور نجات پاؤ کیونکہ مَیں خُدا ہُوں اَور میرے سوا کوئی نہیں"۔

"مَیں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے - کلامِ صدق میرے مُنہ سے نکلا ہے اَور وُہ ٹلے گا نہیں - ہر ایک گھُٹنا میرے حضُور جھُکے گا اَور ہر ایک زبان میری قسم کھائے گی"۔ (یسعیاہ ۴۵ : ۲۱ - ۲۳)

نوٹ :- طلبا کو چاہیئے کہ وُہ اپنی اپنی بائبل میں تمام انجیلی اقتباسات کا مطالعہ کریں - اس مقصد کے پیشِ نظر کتابِ مقدّس کے مخصوص حوالہ جات کے ساتھ نقل کئے گئے ہیں تاکہ طالبِ علم ان خاص الخاص الفاظ پر نظرِ ثانی کر سکے - ہر طالبِ علم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وُہ ان خاص اَور اہم الفاظ کو اپنی بائبل میں تلاش کر کے اُن کے نیچے قلم سے خط کھینچ دے۔

دلیل

خُداوند یسُوع مسیح نے جس کی زندگی کا بیان نئے عہد نامے میں مُندرج ہے بحیثیت انسان یہ دعویٰ کیا تھا کہ وُہ محض ایک نیک انسان یا عقلمند اُستاد یا خُدا کی طرف سے بھیجا ہُوا نبی ہی نہیں بلکہ اُس کا مقام ان سے بہُت بلند و بالا ہے۔

اُس نے صاف و صریح الفاظ میں فرمایا:۔

- کہ وُہ خُدا کا بیٹا ہے۔
- کہ وُہ خُدا کے برابر ہے۔
- کہ وُہ دُنیا کے وجُود میں آنے سے پیشتر خُدا کے ساتھ تھا۔
- کہ وُہ مسیح موعُود المسیح ہے جسے خُدا نے ایک خاص خدمت انجام دینے کی غرض سے زمین پر بھیجا ہے۔

مسیحی ایمان کی ساری عمارت اس بُنیادی حقیقت پر تعمیر کی گئی ہے۔ یسُوع مسیح کی حقیقت یا تو وہی کچھ تھی جس کا کہ وُہ مُدعی تھا یا جو کچھ وُہ اشارۃً کہتا تھا یا وُہ ایسا نہ تھا؟

خُداوند کے دُعاوی کی بابت بحث مباحثہ کرنا یا اُن کی اہمیّت کو گھٹانا ایک ایسا فعل ہے جس کا مطلب خُداوند کو جھُوٹا یا فریبی کہنا ہے اس کے برعکس اگر ہم خُداوند کو ایک تاریخی حقیقت تسلیم کریں اور اُس کے دُعاوی کو قبُول کرلیں جو اُس نے اپنے متعلّق کئے تھے تو ایسی صُورت

میں ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے تمام خیالات ، افعال اور ایمان کی خاطر اُسی کی تعلیمات اور اُسی کے الفاظ کو بطور نمونہ قبول کریں۔ ایک طرف یسُوع کے نبوّتی دعوؤں کو قبول کر لینا اور دُوسری طرف اپنی زندگیوں پر اُس کے ذاتی مطالبات کو نظر انداز کر دینا ایک ایسا فعل ہے جو سچّائی کو جھٹلانے کے برابر ہے ، جس سے ہم قیدِ حیات اور بعد الممات میں شدید ترین سزا کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

یہ بات خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ خُدا کے دیگر انبیا جو اس زمین پر خُدا کا کلام اور احکام لے کر آئے ، اُنھوں نے اپنی بابت یہ دعویٰ کیا کہ وہ محض کلام کو پیش کرنے کے وسائل ہیں یہ فقرہ کہ "خُداوند یُوں فرماتا ہے" اُن کے الہامی کلمات میں پیش لفظ کی حیثیت رکھتا تھا۔

خُداوند یسُوع مسیح بحیثیت انسان تواریخ عالم میں ایک لاثانی شخصیت کا مالک ہے کیونکہ وُہی واحد ہستی ہے جس نے ہم سے حاکمانہ انداز سے کلام کرنے کی جرأت کی اور فرمایا ہے :-

"مَیں تم سے کہتا ہُوں"۔ یُوں وُہ وقت اور ابدیّت کے معاملات میں اپنے آپ کو ایسے پیغام کا منبع اور مرکز قرار دیتا ہے جس کا کسی بھی نبی کو گمان تک نہ تھا۔

سبق ۔ ۲

ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کا اقتدارِ اعلیٰ

حِصّہ اوّل

ہر ایک فرد کو یہ حق پیدائشی طور پر حاصل ہوتا ہے کہ لوگ اُس کی باتوں پہ کان لگائیں اور جب کبھی کوئی شخص نسلِ انسانی کے مفاد کی خاطر چند حقائق کا علم رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے، چہ جائیکہ ان کا اطلاق دُنیاوی معاملات سے کیوں نہ ہو تو ایسی صُورت میں اُس کی باتوں پہ سنجیدگی سے کان لگانا بلا مبالغہ حق بجانب ہے۔

عہدِ جدید میں ہمیں ایک ایسی شخصیت کا تذکرہ ملتا ہے جو ہمارے پاس ایک ایسی تعلیم لے کر آیا جس کی بابت وُہ اس امر کا مُدعی تھا کہ اُس کو قبُول کرنے سے اس دُنیا میں نہ صرف چند ایام کے لئے بلکہ پُشت در پُشت بنی نوعِ انسان استفادہ حاصل کریں گے۔

نسلِ انسانی کی فلاح کے لئے اس سے زیادہ اور کوئی حقیقت اہم نہیں کہ ہم اس عجیب انسان کے دُعاوی یا صداقت کو اپنی زندگی میں جذب کریں۔ چنانچہ مطالعہ کنندگان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وُہ خُداوند یسُوع مسیح

کے کُل دُعاوی کی اصل قدر و قیمت کی پہچان خاموشی اور دُعا کے وسیلہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

خُداوند یسُوع مسیح نے اپنے بارے میں کون کون سے دُعاوی کئے؟

۱۔ خُداوند نے دعوے کیا کہ وُہ آسمان سے اُترا ہے۔

"۔۔۔۔ آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اُس کے جو آسمان سے اُترا یعنی ابنِ آدم جو آسمان میں ہے۔" (یُوحنّا ۳: ۱۲-۱۳)

"۔۔۔۔ مَیں آسمان سے ۔۔۔۔ اُترا ہُوں۔" (یُوحنّا ۶: ۳۸)

"مَیں ہُوں وُہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری۔ اگر کوئی اس روٹی میں سے کھائے تو اَبد تک زندہ رہے گا۔" (یُوحنّا ۶: ۵۱)

۲۔ خُداوند نے دعوےٰ کیا کہ وُہ ابرہام سے پہلے موجود تھا:۔

"پیشتر اس سے کہ ابرہام پیدا ہُوا، مَیں ہُوں۔" (یُوحنّا ۸: ۵۶-۵۹)

۳۔ خُداوند نے دعوےٰ کیا کہ وُہ دُنیا کی پیدائش سے پیشتر خُدا کے ساتھ جلال رکھتا تھا:۔

"۔۔۔ اُس جلال سے جو مَیں دُنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا۔" (یُوحنّا ۱۷: ۵)

"۔۔۔ تاکہ میرے اُس جلال کو دیکھیں جو تُو نے مجھے دیا ہے کیونکہ تُو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی۔" (یُوحنّا ۱۷: ۲۴)

۴۔ خُداوند نے دعوےٰ کیا کہ وُہ خُدا میں سے نکلا ہے:۔

"۔۔۔ مَیں خُدا میں سے نکلا اور آیا ہُوں کیونکہ مَیں آپ سے نہیں آیا

بلکہ اُسی نے مجھے بھیجا"۔ (یُوحنّا ۸ : ۴۲)

"۔۔۔ اَور ایمان لائے ہو کہ مَیں باپ کی طرف سے نکلا"۔
(یُوحنّا ۱۶ : ۲۷)

"۔۔۔ مَیں باپ میں سے نکلا"۔ (یُوحنّا ۱۶ : ۲۸)

"۔۔۔۔ اس سبب سے ہم ایمان لاتے ہیں کہ تُو خُدا سے نکلا ہے"۔
(یُوحنّا ۱۶ : ۳۰)

"۔۔۔۔ مَیں تیری طرف سے نکلا ہُوں اَور وُہ ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا"۔ (یُوحنّا ۱۷ : ۸)

۵۔ خُداوند نے بارہا بڑی صفائی سے کہا کہ وُہ خُدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے:۔

"۔۔۔۔ کیونکہ خُدا نے بیٹے کو دُنیا میں اس لئے نہیں بھیجا کہ دُنیا پر سزا کا حُکم کرے"۔ (یُوحنّا ۳ : ۱۷)

"۔۔۔۔ جو بیٹے کی عزّت نہیں کرتا وُہ باپ کی جس نے اُسے بھیجا عزّت نہیں کرتا"۔ (یُوحنّا ۵ : ۲۳)

"۔۔۔ مَیں اپنی مرضی نہیں بلکہ بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہُوں"۔
(یُوحنّا ۵ : ۳۰)

"۔۔۔ یہی کام جو مَیں کرتا ہُوں وُہ میرے گواہ ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے"۔ (یُوحنّا ۵ : ۳۶)

"۔۔۔ کیونکہ مَیں آسمان سے اس لئے نہیں اُترا ہُوں کہ اپنی مرضی کے

موافق عمل کروں بلکہ اس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں۔" (یُوحنّا ۶: ۳۸-۳۹)

"... آیا تم اُس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دُنیا میں بھیجا، کہتے ہو کہ تُو کُفر بکتا ہے، اس لئے کہ مَیں نے کہا مَیں خُدا کا بیٹا ہُوں"۔ (یُوحنّا ۱۰: ۳۶)

"... جس طرح تُو نے مُجھے دُنیا میں بھیجا اُسی طرح مَیں نے بھی اُنہیں دُنیا میں بھیجا"۔ (یُوحنّا ۱۷: ۱۸)

۶۔ خُداوند نے دعویٰ کیا کہ وُہ باپ کے ساتھ ایک ہے اور خُدا کے برابر ہے:۔

"... اگر تم نے مُجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ اب اُسے جانتے ہو اور دیکھ لیا ہے..... جس نے مُجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا... مَیں باپ میں ہُوں اور باپ مُجھ میں ہے...... باپ مُجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے"۔ (یُوحنّا ۱۴: ۵-۱۱)

۷۔ خُداوند نے دعویٰ کیا کہ وُہ خُدا کا بیٹا ہے:۔

"... جو تجھ سے باتیں کرتا ہے وُہی ہے"۔ (یُوحنّا ۹: ۳۵-۳۸)

"..... اس لئے کہ مَیں نے کہا کہ مَیں خُدا کا بیٹا ہُوں"۔ (یُوحنّا ۱۰: ۳۶)

۸۔ چُونکہ اُس نے خُدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا تھا اس لئے وُہ قتل کیا گیا:۔

"....کیا تو اُس ستودہ کا بیٹا مسیح ہے؟ یسُوع نے کہا۔ ہاں! مَیں ہُوں"
(مرقس ۱۴: ۶۱-۶۲)

"....وُہ قتل کے لائق ہے کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا بنایا۔"
(یُوحنّا ۱۹: ۷-۱۱)

نوٹ:۔ چُونکہ اہلِ یہُود خُداوند مسیح کے دعوؤں پر ایمان نہیں لائے تھے اِس لئے اُن کے پاس اَور چارہ ہی نہ تھا ماسوا اس کے کہ وُہ اُسے قتل کرتے۔ اُن کے پاک نوشتوں کے مطابق ایک جھُوٹے نبی کو سزائے مَوت کا حُکم سُنایا جاتا تھا۔ (ملاحظہ ہو استثنا باب ۱۳)

۹۔ خُداوند نے دعویٰ کیا کہ وُہ المسیح ہے جس کی یہودیوں کو انتظار تھی۔

"....مَیں جانتی ہُوں کہ مسیح .....آنے والا ہے.....مَیں جو تجھ سے بول رہا ہُوں وُہی ہُوں۔"
(یُوحنّا ۴: ۲۵-۲۶)

"...مَیں تجھے زندہ خُدا کی قسم دیتا ہُوں کہ اگر تُو خُدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔ یسُوع نے اُس سے کہا، تُو نے خُود کہہ دیا۔"
(متّی ۲۶: ۶۳-۶۶)

نوٹ:۔ لفظ "کرسٹس" اَور لفظ "مسیح" کا مفہُوم ایک ہی ہے۔ اس کا مطلب "مسح کیا ہُوا ہے"۔ اہلِ یہُود اس اصطلاح کو خُدا کے ممسوح یعنی المسیح کے بارے میں استعمال کرتے تھے جس کے وُہ خُود منتظر تھے۔

۱۰۔ خُداوند نے دعویٰ کیا کہ وُہ عہدِ عتیق کی نبُوّت...

"... یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہُوں، منسوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہُوں۔" (متّی ۵: ۱۷)

"...... کتابِ مقدّس ...... میری گواہی دیتی ہے۔" (یُوحنّا ۵: ۳۹-۴۱)

"... مُوسیٰ نے میرے حق میں لکھا ہے۔" (یُوحنّا ۵: ۴۶-۴۷)

"... خُداوند کا رُوح مجھ پر ہے ...... آج یہ نوشتہ تمہارے سامنے پُورا ہُوا۔" (لُوقا ۴: ۱۶-۲۱)

نوٹ:- ہمارے خُداوند نے یسعیاہ ۶۱: ۱ کی نبوّت سے جس اقتباس کو پڑھا تھا، اس پر خاص توجہ دو۔ ملاحظہ ہو لُوقا ۲۱: ۲۲- اس میں انتقام کے دِنوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

"ابنِ آدم تو جیسا اُس کے حق میں لکھا ہے، جاتا ہی ہے۔"

۱۱۔ خُداوند نے دعویٰ کیا تھا کہ:-

اوّل:- وُہ ہیکل سے بھی بڑا ہے۔

"... یہاں وُہ ہے جو ہیکل سے بھی بڑا ہے۔" (متّی ۱۲: ۶)

دوم:- وُہ سلیمان سے بھی بڑا ہے۔

"..... یہاں وُہ ہے جو سلیمان سے بھی بڑا ہے۔" (متّی ۱۲: ۴۱-۴۲)

سوم:- وُہ سبت کا مالک ہے۔

"...... کیونکہ ابنِ آدم سبت کا مالک ہے۔" (متّی ۱۲: ۸)

مراقبہ کے لئے خیالات:- خُداوند یسُوع مسیح پر ایمان رکھنے سے

میرے ذاتی کردار (چال چلن) پر کیا اثر پڑا ہے؟

۲۔ "جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی جس نے اُسے بھیجا عزت نہیں کرتا۔" میں کس طرح خداوند یسوع مسیح کی عزت کرتا ہوں؟ کیا میں اُس سے یوں پیش آتا ہوں کہ گویا وہ محض ایک مربی ہے؟

سوالات

۱۔ کتابِ مقدس میں سے ثابت کرو کہ خداوند نے ذیل کی باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے؟

(الف) اُس کی سابق الوجودی۔ [1]

(ب) وہ کہاں سے آیا تھا؟

(ج) اُسے کس نے بھیجا تھا؟

(د) اُس کی سابقہ حالت کیا تھی؟

۲۔ اپنی یادداشت سے یوحنا ۷ باب کی پہلی گیارہ آیات کو قلمبند کرو۔ مذکورہ آیات میں خداوند یسوع نے اپنے بارے میں ذیل کے موضوعات پر کیا کیا اہم بیانات دیئے ہیں؟

(الف) اس امر کی طرف اشارہ کہ باپ کے ساتھ اُس کا کیا مرتبہ ہے؟

(ب) ایماندار کے مستقبل کی طرف اُس کا کیا اشارہ ہے؟

۳۔ غیر معتقد یہودی یسوع کو قتل کرنے کی غرض سے کن نوشتوں کو بطور سند پیش کرتے ہیں؟

۴۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے دعووں میں سے کم از کم سات

---

[1] HIS PRE-EXISTENCE.

دعووں کو بیان کرو ؟

بائبل کلاس کے لئے خاص کام :-

۱- کون کونسی کتابیں انسان کے کردار پر قابلِ اخلاص اثر پیدا کرتی ہیں ؟

۲- کون کونسی کتابیں معاشرے کی اخلاقی ترقی میں سب سے زیادہ اثر پذیر ہوتی رہیں ؟

۳- کیا یہ ممکن ہے کہ اس دنیا میں کوئی شخص ہمیں خداوند یسوع مسیح کے پیش کردہ معیارِ زندگی سے بلند اخلاقی معیار مہیا کر سکے ؟

۴- کیا یہ ممکن ہے کہ ایک خود فریب انسان دوسرے لوگوں کو پاکیزگی اور راستبازی کے بلند ترین مقام تک لے جانے میں رہنمائی کر سکے ؟

۵- اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ خداوند یسوع مسیح فریبی تھا تو مسیحی جماعت کی معاشرتی زندگی پر اس ثبوت کا کیا اثر پڑے گا ؟

حصّہ دوم

لفظی طور پر دعویٰ کرنا انسانوں کے نزدیک ایک معمولی سی بات ہے لیکن اپنے دعوؤں پر باضابطہ طریق سے ثابت قدم رہنا بالخصوص جبکہ اُن کا تعلق انسان کی اپنی ذات سے ہوتا ہے، ایک جُداگانہ معاملہ ہے۔

یسُوع نام کے ایک شخص کے دعوؤں کی انتہائی تحقیق و تفتیش کرنے کے بعد یہ امرروزِ روشن کی مانند ہو جاتا ہے کہ وُہ دعوے مکمل طور پر غیر مصنوع ہیں اور منصب مسیح کے ساتھ کئے گئے تھے۔ وُہ ایک غیرجانبدار ذہن پر اپنی حقیقت کو یقینی کر دیتے ہیں اور سچائی اور حق کے گہرے تاثرات چھوڑ جاتے ہیں۔

یسُوع نے عجیب اصطلاحات جنہیں کوئی دُوسرا شخص استعمال نہ کر سکتا تھا اُس علم و عرفان کا دعویٰ کیا جس کا علم محض خُدا کو ہے۔

خُداوند یسُوع مسیح نے بحیثیت انسان ایسے علم و عرفان اور قُدرت کا دعویٰ کیا جس کا مُدعی صرف خُدا ہی ہو سکتا ہے۔

اُس نے ایک بادشاہ اور مُنصف کی طرح علم اور اختیار کے ساتھ مُستقبل کی عدالت کا ذکر فرمایا:-

"جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا..... تو سب قومیں اُس کے

سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جدا کرے گا۔۔۔۔
اُس وقت بادشاہ اُن سے کہے گا۔۔۔۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا
نہ کھلایا۔۔۔۔ جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں
سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا"۔

(متی ۲۵ : ۳۱-۴۶)

"جو مجھ سے اے خداوند! اے خداوند! کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک
آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی
پر چلتا ہے۔ اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند! اے خداوند!
کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔۔۔۔ اُس وقت میں اُن سے
صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی"۔

(متی ۷ : ۲۱-۲۷)

"۔۔۔۔ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور
آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے"۔ (متی ۲۶ : ۶۴)

۲۔ اُس نے دعویٰ کیا کہ وہ عدالت کے نتائج کا علم رکھتا ہے:۔

"۔۔۔۔ اے ملعونو! میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے
جاؤ جو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے"۔

(متی ۲۵ : ۴۱)

"۔۔۔۔ اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی"۔

(متی ۲۵ : ۴۶)

"ابنِ آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اُس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے اور اُن کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔"

(متّی ۱۳: ۴۱-۴۲)

۳۔ اُس نے عدالت کے مدارج کا ذکر فرمایا:۔

"..... سدوم اور عمورّاہ کا حال زیادہ برداشت کے لائق ہوگا۔"

(متّی ۱۰: ۱۵)

"... صور اور صیدا کا حال تُمہارے حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہوگا۔" (متّی ۱۱: ۲۰-۲۴)

"..... وہ ..... بہت مار کھائے گا۔" (لُوقا ۱۲: ۴۷)

۴۔ اُس نے لوگوں کو عدالت کی ابدی سزا کے متعلّق متنبّہ کیا:۔

"... اُس آگ میں جائے جو کبھی بُجھنے کی نہیں جہاں اُن کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بُجھتی۔" (مرقس ۹: ۴۳-۴۴)

"... تُو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جائے۔" (متّی ۱۸: ۸-۹)

"... اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی۔"

(متّی ۲۵: ۴۶)

۵۔ اُس نے دعویٰ کیا کہ وُہ آئندہ زندگی کی تفصیلات سے بخوبی واقف ہے:۔

(الف) وُہ مُصر تھا کہ کون کون خُدا کی بادشاہی میں داخل ہوگا

"..... جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔" (یوحنا ۳ : ۳)

"تم ابرہام اور اضحاق اور یعقوب اور سب نبیوں کو خدا کی بادشاہی میں شامل اور اپنے آپ کو باہر نکالا ہوا دیکھو گے۔"

(لوقا ۱۳ : ۲۳ - ۲۹)

"..... جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند! کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر....."

(متی ۷ : ۲۱)

(ب) اُس نے تعلیم دی کہ انسان کا مقدر بوقتِ موت مقرر کیا جاتا ہے۔

"..... کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اُس کی آواز سُن کر نکلیں گے جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے۔"

(یوحنا ۵ : ۲۸ - ۲۹)

"... ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا واقع ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہاری طرف پار جانا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ کوئی اُدھر سے ہماری طرف آ سکے۔" (لوقا ۱۶ : ۱۹ - ۳۱)

(ج) اُس نے اپنے باپ کے گھر کا بیان اس طرح کیا کہ گویا اُس کی بنیاد ڈالنے کا کام اُس کے سپرد کیا گیا ہے۔

"میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔۔۔۔ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔۔۔۔ پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا۔"

(یوحنا ۱۴: ۲-۳)

۶۔ اُس نے دعویٰ کیا کہ وُہ جانتا ہے کہ کونسے گناہ قابلِ معافی ہیں اور کونسے گناہ ناقابلِ معافی ہیں۔

"۔۔۔۔ سب گناہ۔۔۔۔ معاف لئے جائیں گے لیکن جو کوئی رُوح القُدس کے حق میں کُفر بکے وُہ اَبد تک مُعافی نہ پائے گا۔"

(مرقس ۳: ۲۸-۲۹)

"۔۔۔ اس لئے اگر تُم آدمیوں کے قصُور مُعاف کرو گے تو تُمہارا آسمانی باپ بھی تُم کو مُعاف کرے گا اور اگر تُم آدمیوں کے قصُور مُعاف نہ کرو گے تو تُمہارا باپ بھی تُمہارے قصُور مُعاف نہ کریگا۔"

(متی ۶: ۱۴-۱۵)

"۔۔۔۔ میرا آسمانی باپ بھی تمہارے ساتھ اسی طرح کرے گا اگر تُم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کو دِل سے مُعاف نہ کرے گا۔"

(متی ۱۸: ۳۵)

"اور اُس عورت سے کہا تیرے گناہ معاف ہوئے۔"

(لُوقا ۷: ۴۸-۴۹)

مراقبہ کے لئے خیالات

کیا میری زندگی کی تمناؤں پر کسی نہ کسی رنگ میں میرے ان اعتقادات

کا اثر ہوتا ہے جو حیات بعد الممات کے متعلق ہیں اور جن کو خداوند یسوع مسیح نے ہمارے سامنے بے نقاب کیا ہے؟

۲۔ کیا مَیں نے خالی الذہن ہو کر اُن لوگوں کو مُعاف کیا ہے جنہوں نے میرے ساتھ بُرائی کی تھی؟

۳۔ کیا میری نئی پیدائش" کا ثبوت اِن تمام چیزوں سے ظاہر ہوتا ہے جو مَیں اپنے لئے مُنتخب کرتا ہُوں یا جن کی مجھے خواہش ہوتی ہے؟

سوالات

۱۔ کیا ہمارے خُداوند یسوع نے کبھی بھی یہ اُمّید ظاہر کی تھی کہ گناہگار آئندہ زندگی میں بخشے جانے کا موقعہ حاصل کریں گے؟

(الف) اپنے جواب کو کتابِ مقدّس کی مدد سے ثابت کرو؟

۲۔ "دُوسری پیدائش" یا نئی پیدائش کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کرو؟

۳۔ خُداوند یسوع مسیح کی الُوہیت کو اُس کے ان بیانات سے ثابت کرو جس کا تعلق آئندہ زندگی کے واقعات سے ہے؟

۴۔ یسُوع نے کس طرح ذیل کے خیالات کا اظہار کیا؟

(الف) کہ غیر معتقد انسانوں پر عدالت کے فیصلے کی نوعیّت اَبدی ہوگی؟

(ب) کہ عدالت کے مختلف درجے ہیں؟

۵۔ خُداوند کے الفاظ میں معافی کے حصُول کی شرائط میں سے ایک شرط بیان کرو؟

بائبل کلاس کے لئے کام :-

۱۔ انسان کی محدود مجہول قوتِ تفہیم پر بحث کرو؟

۲۔ خالق دو جہاں کی حکمت اور قدرت پر بحث کرو جس کا ثبوت ہمیں مندرجہ ذیل سے ملتا ہے :-

(الف) آسمان

(ب) حیوانی زندگی اور اُس کی پرورش کے لئے ضروری اقدامات۔

(ج) جسمِ انسانی

۳۔ انسان کی محدود فہمیت اور خدا کی مسلّمہ حکمت مدِّنظر رکھتے ہوئے تمہاری رائے میں کیا انسانوں کے لئے درست ہے کہ وہ خدا کی پاک ذات کی اس لئے نقطہ چینی کریں کیونکہ وہ شریروں کی بابت روزِ قیامت کی آخری عدالت کے بھید کو نہیں سمجھ سکتے؟

۴۔ اُس انسان کی حالت پر بحث کرو جس کے پاس قوتِ انتخاب نہ ہو؟

حصّہ سوم

مُوسیٰ، ایلیاہ اُور دیگر انبیاء اس وجہ سے جلیل القدر تھے کیونکہ وُہ خُدا کے نام پر انسانوں سے کلام کرتے تھے۔ جب کبھی وُہ اپنے ذاتی خیال یا فعل کو اپنی خدمت میں دخل انداز ہونے کا موقعہ دیتے تو وُہ ہر لحاظ سے اپنے مقصد میں ناکامیاب ٹھہرتے۔ عوام میں اُن کی خاص وجہ یہ تھی کہ وُہ ایک اعلیٰ و ارفع ذہن اُور قدرتِ کاملہ کا وسیلہ تھے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم فی الحال حقیقتِ تجسّم کی بابت وُہ تمام باتیں بھُول جائیں جن کا ہمیں علم ہے۔

ہم کچھ دیر کے لئے تصوّر کریں کہ اگر خُدا ہمارے درمیان آ جائے تو وُہ کس طرز سے ہم سے کلام کرے گا۔ کیا ہم توقع نہیں کرتے کہ ایسا خُدا ہم سے حُکم اُور اقتدار سے بات کرے گا؟ کیا ہم اُس سے یہ سُننے کی توقع نہ کریں گے کہ "مَیں تُم سے کہتا ہُوں"۔ کیا ہم اُس کے وجُودِ پاک کو اپنی زندگی میں قبُول کریں؟

کیا ہمارے واسطے یہ توقع کرنا معقول نہ ہوگا کہ ایسی ہستی اس قابل ہے کہ کُل قوّتوں پر اختیار رکھے اُور اُن پر حُکمرانی کرے خواہ وُہ قوّتیں ذہنی ہوں یا قُدرتی یا رُوحانی؟

اس ضمن میں ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ خُداوند یسُوع مسیح ہماری

فطری توقعات کے عین مطابق ہے۔

خُداوند یسُوع مسیح نے اس طرز سے کلام کیا، غور فرمایا اور عمل کیا کہ گویا وُہ اپنی ذات میں کامل اختیار رکھتا ہے۔

لہٰذا دیگر انبیا اور انسانوں سے بے حد اعلیٰ و افضل ہے۔

اُس کا مقام

۱- وُہ اپنی تعلیم میں صاحبِ اختیار ہے:-

"...... وُہ صاحبِ اختیار کی طرح اُن کو تعلیم دیتا تھا۔"

(متی ۷: ۲۸-۲۹)

"...... وُہ اُن کو صاحبِ اختیار کی طرح تعلیم دیتا تھا۔"

(مرقس ۱: ۲۲)

"...... تم سُن چکے ہو...... لیکن مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں۔"

(متی ۵: ۲۰-۲۲)

"...... مُوسیٰ نے تمہاری سخت دِلی کے سبب سے ...... اجازت دی ...... مَیں تم سے کہتا ہُوں ......" (متی ۱۹: ۷-۹)

۲- اُس نے یُوں کلام کیا کہ گویا وُہ فرشتوں پر اختیار رکھتا ہے۔

"...... ابنِ آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔" (متی ۱۳: ۴۱)

"...... اور وُہ ...... اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔" (متی ۲۴: ۳۱)

"...... مَیں اپنے باپ سے منّت کر سکتا ہُوں اور وُہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے پاس ابھی موجُود کر دے گا۔" (متی ۲۶: ۵۳)

۳- اُس نے دعویٰ کیا کہ وُہ ہیکل پر اختیار رکھتا ہے۔

"... میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ" (یُوحنّا ۲: ۱۳-۱۶)

"... لکھا ہے کہ میرا گھر ...." (متّی ۲۱: ۱۲-۱۷)

"... تُو ان کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہے؟" (متّی ۲۱: ۲۳-۲۷)

۴- اُس نے اپنا اختیار ناپاک رُوحوں پر استعمال کیا۔

"... یسُوع نے اُسے جھڑک کر کہا، چُپ رہ اور اُس میں سے نکل جا ...... بدرُوح ..... اُس میں سے نکل گئی ... بدرُوحیں جانتی تھیں کہ یہ مسیح ہے"۔ (لُوقا ۴: ۳۵-۳۶، ۴۱)

"... اگر مَیں بدرُوحوں کو خُدا کی قدرت سے نکالتا ہُوں ...."
(لُوقا ۱۱: ۲۰)

"..... بدرُوحوں نے اُس کی منّت کی .... اُس نے اُن سے کہا، جاؤ ..." (متّی ۸: ۳۱)

۵- یسُوع نے اِس بات پر زور دیا کہ اُس کے معجزات اُس کے اختیار کی علامتیں ہیں۔

"... یُوحنّا کی گواہی سے بڑی ... یہی کام جو مَیں کرتا ہُوں وُہ میرے گواہ ہیں ...." (یُوحنّا ۵: ۳۶)

"... جو کام مَیں ... کرتا ہُوں وُہی میرے گواہ ہیں"۔
(یُوحنّا ۱۰: ۲۴-۲۵)

"اگر مَیں ان میں وُہ کام نہ کرتا جو کسی دُوسرے نے نہیں کئے تو

وہ گنہگار نہ ٹھہرتے مگر اب تو اُنہوں نے مجھے اور میرے باپ دونوں کو دیکھا اور دونوں سے عداوت رکھی"۔ (یُوحنّا ۱۵: ۲۴)

۶۔ اُس نے قدرتی عناصر پر حکم صادر کیا اور انہیں قابو میں رکھا۔

"..... اُس نے اُٹھ کر ہَوا کو اور پانی کے زور شور کو جھڑکا اور دونوں تھم گئے اور امن ہو گیا"۔ (لُوقا ۸: ۲۴-۲۵)

"..... وہ جھیل پر چلتا ہُوا اُن کے پاس آیا ....."

(مرقس ۶: ۴۸-۵۱)

۷۔ اُسے بیماریوں پر اختیار تھا اور اُس نے انسانی جسم کو مختلف بیماریوں سے شفا بخشی۔

"..... سُوکھا ہُوا ہاتھ" (لُوقا ۶: ۱۰-۱۱)

"..... بہرہ آدمی" (مرقس ۷: ۳۲-۳۷)

"..... کوڑھ" (مرقس ۱: ۴۰-۴۳)

"تپ" (بُخار) (مرقس ۱: ۳۱)

"اندھا آدمی" (متی ۲۰: ۳۰)

۸۔ وہ موت پر اختیار رکھتا تھا۔

"وہ اُس پر ہنسنے لگے کیونکہ جانتے تھے کہ وہ مر گئی ہے۔ اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور پکار کر کہا، اَے لڑکی! اُٹھ اُس کی رُوح پھر آئی اور وہ اُسی دم اُٹھی"۔ (لُوقا ۸: ۵۳)

"..... اُس نے بلند آواز سے پُکارا کہ اَے لعزر! نکل آ۔ جو مر گیا

تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نکل آیا۔۔۔۔"

(یُوحنّا ۱۱: ۴۳-۴۴)

"۔۔۔اے جوان! مَیں تجھ سے کہتا ہُوں، اُٹھ۔ وُہ مُردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا۔۔۔۔"

۹۔ وُہ اپنی قُدرت کے وسیلے تھوڑی سی خوراک سے بہت سا کھانا پیدا کر سکتا تھا۔

"۔۔۔چار ہزار لوگوں کو سات روٹیوں اور تھوڑی سی مچھلیوں سے سیر کیا۔" (مرقس ۸: ۱-۹)

"۔۔۔پانچ ہزار لوگوں کو پانچ روٹیوں اور دو چھوٹی مچھلیوں سے سیر کیا۔" (یُوحنّا ۶: ۱-۱۴)

۱۰۔ وُہ پانی کو مَے میں تبدیل کر سکتا تھا۔

(یُوحنّا ۲: ۹)

۱۱۔ وُہ مچھلیوں پر اختیار رکھتا تھا۔

(لُوقا ۵: ۴-۹ ، یُوحنّا ۲۱: ۳-۶)

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ کیا مَیں خُداوند یسُوع کو اپنے کل خیالات اور افعال کا مختار قبُول کرنے کے لئے کلی طور سے تیار ہُوں؟

۲۔ ہمارے خُداوند نے اپنی زندگی کے لئے پستی اور قُربانی کی راہ

قبول کی کیونکہ یہ اُس کے باپ کی مرضی تھی اور اگر خداوند مجھ سے یہ مطالبہ کرے کہ اپنی تمام دِلی آرزوؤں کو قُربان کر دُوں تو کیا میں خُداوند کی مخالفت اور بغاوت کروں گا؟

سوالات

۱۔ ایلیاہ اور دیگر انبیا نے کن الفاظ سے اپنے کلمات کو شرُوع کیا؟
۲۔ متّی رسُول کی انجیل سے حوالہ جات پیش کر کے واضح کرو کہ خُداوند یسُوع نے کس طرح مُوسیٰ کی تعلیم کا اپنی تعلیم سے موازنہ کیا؟
۳۔ ہمارے خُداوند نے کن کن چیزوں پر اختیار رکھنے کا دعویٰ کیا حوالہ جات کی مدد سے واضح کرو؟
۴۔ کس چیز کی بابت خُداوند یسُوع نے حوالہ دیا تھا کہ وہ اُس کی گواہی دیتی ہے؟
۵۔ خُداوند یسُوع نے کس طرح بیماری اور موت پر اپنی اعلیٰ قُدرت اور اختیار کا ثبوت پیش کیا۔ حوالہ جات کی مدد سے واضح کرو؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ اِس حِصّہ کے شرُوع میں جو دلیل پیش کی گئی ہے اُس پر بحث کرو؟
۲۔ کیا ہمارے خُداوند نے لوگوں پر اپنے اختیار کو نامناسب طریق یا متلوّن مزاجی سے استعمال کیا تھا؟

۳ - خُداوند یسُوع مسیح کے اختیار کے آگے کُلی طور پر جُھک جانے سے کس قسم کا کردار پیدا ہونا ہے، بحث کرو؟

۴ - کیا انسان اس لائق ہیں کہ وُہ کُلی طور پر ایک دُوسرے پر اپنا اختیار جمائیں؟ عام مشاہدہ کے مطابق دُوسرے لوگوں پر اختیار رکھنے والے رہنماؤں پر اُن کی اس حرکت کا کیا اثر پڑتا ہے؟

حصّہ چہارم

ہر نقطۂ نظر سے خُداوند یسُوع مسیح کُل دیگر انبیا سے افضل ہے۔ وُہ اس بات کا مُدعی تھا کہ وُہ اُن اُصولات کا ماہر ہے جن کے تحت نیکی اُور بدی میں امتیاز معلُوم کیا جا سکتا ہے۔ وُہ دُنیا کے بلند ترین اخلاقی معیاروں کا اُستادِ کامل ہے اُور ایسے مذہب کا بانی ہے جو رُوحانیت کے اعتبار سے تمام دیگر مذاہب سے اعلیٰ و افضل ہے۔

ہم یسُوع کی بابت ان خُوبیوں کو تسلیم کرتے ہُوئے بھی ایک اہم حقیقت کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ مسیحیت کا مفہُوم شخصی طور سے مسیح کا حصُول ہے۔ مسیح سے کم درجہ کی کسی اُور چیز کو اپنے دل میں جگہ دینا مسیحیت نہیں ہو سکتا۔ ممکن ہے کہ ہم یسُوع کی تعلیم سے اچھی طرح واقف ہوں یا ممکن ہے کہ ہم اپنے تمام مسائل کو اُس کے الفاظ، محاورات، تمثیلات اُور معجزات کی روشنی میں حل کرنے کے مُشتاق ہوں، لیکن اس کے باوجُود ہم اُس کی ذاتِ اقدس کی اہم ترین حقیقت سے نا آشنا ہوں۔

ایک سچّا مسیحی اپنی زندگی میں خُداوند یسُوع مسیح اُور اُس کے کفّارہ کی تکمیل شدہ خدمت کو قبُول کرتا ہے۔ اس کے بعد زندہ مسیح اپنے

رُوح کے وسیلے انسانی زندگی میں سکونت کرتا ہے، اس پر حکم صادر کرتا ہے، اسے قوت بخشتا ہے، اسے شرمندہ کرتا ہے، اسے تربیت دیتا ہے، اس کی پرورش کرتا ہے اور اپنے شاگرد کی زندگی میں رُوح پھونکتا ہے، حتیٰ کہ خداوند مسیح اپنے خادم کے وسیلے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ہے مسیحیت کا حقیقی تصور اور بانیٔ مسیحیت اسی چیز کا متمنی تھا۔

خداوند یسُوع مسیح الُوہیت کا مُدعی تھا۔

۱۔ اُس نے اپنے الفاظ، اپنی تعلیم اور اپنی شخصیت میں وُہی اختیار پیش کیا جو ہم خُدا کے الفاظ اور اُس کی تعلیم اور شخصیت سے منسُوب کرتے ہیں۔ (موازنہ کیجیے یسعیاہ ۴۵: ۵-۶ / ۱۸: ۲۱-۲۳)

"... کیونکہ جو کوئی اس زناکار اور خطاکار قوم میں مجھ سے اور میری باتوں سے شرمائے گا، ابن آدم بھی جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا تو اُس سے شرمائے گا۔" (مرقس ۸: ۳۸)

"... اور جو کوئی ایک پیالہ پانی تُم کو اس لئے پلائے کہ تُم مسیح کے ہو میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ وُہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔"

(مرقس ۹: ۴۱)

"... قیامت اور زندگی تو میں ہوں، جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وُہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وُہ ابد تک کبھی نہ مرے گا ..." (یُوحنّا ۱۱: ۲۵-۲۶)

"... تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں۔ جس طرح ڈالی اگر انگور کے درخت میں قائم نہ رہے تو اپنے آپ سے پھل نہیں لا سکتی، اسی طرح تم بھی اگر مجھ میں قائم نہ رہو تو پھل نہیں لا سکتے۔" (یوحنا ۱۵: ۴)

"..... آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے، پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور ان کو یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔" (متی ۲۸: ۱۸-۲۰)

"..... جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرے، ابن آدم بھی خدا کے فرشتوں کے سامنے اس کا اقرار کرے گا، مگر جو آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرے خدا کے فرشتوں کے سامنے اس کا انکار کیا جائے گا۔" (لوقا ۱۲: ۸-۹)

"... اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے وہ اسے کھوئے گا اور جو کوئی میری اور انجیل کی خاطر اپنی جان کھوئے گا وہ اسے بچائے گا۔"

(مرقس ۸: ۳۴-۳۵)

۱- خداوند یسوع اپنی الوہیت کا مدعی تھا۔

"پس جو کوئی میری یہ باتیں سنتا اور ان پر عمل کرتا ہے وہ اس عقلمند

آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا۔"
(متی ۷: ۲۴-۲۶)

"۔۔۔ یہ میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے دیا جاتا ہے، میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔" (لوقا ۲۲: ۱۹)

قارئین سے درخواست ہے کہ وُہ سنجیدگی سے اس بات پر غور کریں کہ یسوع کیوں اپنے لئے ضمیر کا استعمال کرتا ہے۔

۲۔ اُس نے مندرجہ ذیل اشخاص کی عبادت کو قبول کیا۔

(الف) اپنے شاگردوں کی عبادت۔

"۔۔۔وُہ اُس کو سجدہ کر کے۔۔۔۔۔" (لوقا ۲۴: ۵۲)

"۔۔۔ اُنہوں نے اُس کو سجدہ کر کے۔۔۔" (متی ۱۴: ۳۳)

(ب) ایک عورت کی عبادت۔

"۔۔۔ اُس نے آکر اُسے سجدہ کیا۔۔۔" (متی ۱۵: ۲۵)

(ج) ایک آدمی کی عبادت۔

"۔۔۔۔ اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر۔۔۔" (متی ۱۷: ۱۴)

(د) ایک امیر حاکم کی عبادت۔

"۔۔۔۔ اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر۔۔" (مرقس ۱۰: ۱۷)

(ک) ایک اندھے آدمی کی عبادت۔

"۔۔۔۔ اور اُسے سجدہ کیا۔۔" (یُوحنا ۹: ۳۸)

خداوند اور شاگردوں کے نظریات کا باہمی موازنہ کرو۔ ملاحظ

ہو:- اعمال ۱۰: ۲۵، مکاشفہ ۱۹: ۱۰، مکاشفہ ۲۲: ۸)۔

۳- عوام کے گناہ معاف فرما کر۔

"... لیکن اس لئے کہ تم جان لو کہ ابنِ آدم کو زمین پر گناہ مُعاف کرنے کا اختیار ہے..... اُٹھ..... وُہ اُٹھ کر اپنے گھر چلا گیا"۔ (متّی ۹: ۲-۸)

"... تیرے گناہ مُعاف ہُوئے"۔ (لُوقا ۷: ۴۱-۵۰)

۴- اُس نے عوام کو سکھایا کہ وُہ اُس کے نام سے دُعا کریں:-

"... میرے نام سے .... مانگو..." (یُوحنّا ۱۶: ۲۳-۲۴)

"... اَور جو کُچھ میرے نام سے چاہو گے ..." (یُوحنّا ۱۴: ۱۳-۱۴)

۵- اُس نے عوام کو سکھایا کہ وُہ بپتسمہ کی رسم اس کے نام سے عمل میں لائیں:-

"... اُن کو باپ اَور بیٹے اَور رُوح القُدس کے نام سے بپتسمہ دو..." (متّی ۲۸: ۱۹)

۶- اُس نے حکم دیا کہ اُس کے نام سے بد رُوحیں نکالی جائیں:-

"... وُہ میرے نام سے بد رُوحوں کو نکالیں گے" (مرقس ۱۶: ۱۷)

۷- اُس نے اپنے نام کو خُدا باپ اَور رُوح القُدس کے نام کے ساتھ وابستہ کیا:-

"... باپ، بیٹے اَور روح القُدس کے نام سے"

(متّی ۲۸: ۱۹)

نوٹ :۔ صیغہ واحد استعمال کیا گیا ہے یعنی لفظ نام کے مفہوم میں کثرت نہیں بلکہ وحدت پائی جاتی ہے۔ یہ اسمِ اعظم خُدا کی ذاتِ واحد کے لئے استعمال ہُوا ہے۔

۸۔ اُس نے فرمایا کہ مَیں اُستاد اور خُداوند ہوں۔

"..... تُم مُجھے اُستاد اور خُداوند کہتے ہو اور خُوب کہتے ہو کیونکہ مَیں ہُوں ....." (یُوحنّا ۱۳ : ۱۳)

کسی انسان نے اس انسانِ کامل کی طرح کلام نہیں کیا۔

خلاصہ :۔

ہمارے سامنے ایک ایسی عجیب وغریب ہستی کے حالات موجُود ہیں، جس نے دعویٰ کیا کہ وُہ کائناتِ عالم کی تخلیق سے قبل خُدا کی ذات کے ساتھ سابق الوجُود تھا۔ اُس نے اپنے آپ کو خُدا کے برابر ظاہر فرمایا :۔

اُس نے ایسے علم وعرفان کا دعویٰ کیا جس کو ہم صرف خُدا کی ذات سے منسُوب کرتے ہیں۔ اُس نے مَوت کے بعد کے حالات کو اس انداز سے بیان فرمایا کہ گویا وُہ اُن سے کماحقہٗ واقف ہے اور اُس نے بڑے جاہ وجلال سے بنی نوعِ انسان کے سامنے دعویٰ کیا کہ اُسے انسانوں، فرشتوں، بدرُوحوں اور قُدرتی عناصر پر حُکم صادر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

اُس نے اپنے آپ کو خُدا کے مقام پر متعین کیا۔ اُس نے اپنے کلمات کو اختیار کے اعتبار سے وُہی معیار دیا جو معیار خُدا تعالےٰ کے کلمات کو حاصل ہے اَور دُوسروں سے اُن کی ویسی ہی قدر افزائی طلب کی۔
ان حالات میں یسُوع کی بابت ہمارا کیا تصوّر ہے۔

اگر ہم یسُوع کی شخصیت اَور اُس کے صریحی بیانات اَور ٹھوس احکام سے عمداً مُنہ موڑ کر کسی اَور روشنی یا سچائی کی تلاش میں لگ جائیں تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہمیں کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اس حیرت انگیز انسان یعنی مسیح یسُوع سے زیادہ اختیار رکھتا ہے۔ وُہ آسمانی باپ کی بابت زیادہ علم و عرفان کا مالک ہے، زیادہ رُوحانی، زیادہ رحمدل ہے اَور اس کا کردار زیادہ حسین ہے۔ ایسی صُورت میں کیا ہم یہ سوال پُوچھنے پر مجبُور نہیں ہو جاتے کہ "خُداوند ہم کس کے پاس جائیں؟

اَور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نُور دُنیا میں آیا اَور آدمیوں نے تاریکی کو نُور سے زیادہ پسند کیا اس لئے کہ اُن کے کام بُرے تھے"۔
(یُوحنّا ۳ : ۱۹)

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ کیا مَیں نے شاگردی کے اصل مفہوم کو جس کا تذکرہ خُداوند یسُوع نے مرقس ۸ : ۳۴ میں کیا ہے، صاف طور سے سمجھ لیا ہے؟

۲۔ وُہ کونسی خُوبی ہے جو مُجھے خُداوند یسُوع کی جانب سب سے زیادہ مائل کرتی ہے؟ کیا وُہ

(الف) اُس کے تخلیقی کاموں کی وُسعت اور قُدرت ہے۔

(ب) اُس کی حیرت انگیز حکمت جس کا ثبوت اُس کی صناعی سے ملتا ہے۔

(ج) قادرِ مُطلق، علیم و بصیر اور حاضر و ناظر ہونے کی صفات کی وجہ سے۔

(د) اُس کی گہری سرگرمی، محبت اور صبر جو اُس نے میری نجات کی خاطر انجام دیا یا جو اُس کے نجات بالکفارہ میں کام سے ظاہر ہوتے ہیں جو اُس نے میرے لئے تکمیل تک پہنچائے۔

سوالات

۱۔ عہد جدید کے حوالہ جات کی مدد سے ثابت کرو کہ یسُوعؔ نے کس طرح ذیل کے موضُوعات کے سلسلہ میں اپنے آپ کو خُدا کے مقام پر متعین کیا؟

(۱) تعلیم (۲) عِبادت (۳) دُعا (۴) اسمائے الٰہی کا باہمی تعلق

۲۔ یُوحنّا ۱۱: ۲۵ - ۲۶ میں خُداوند یسُوعؔ نے مارتھا کو مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی بابت کیا کہا تھا؟

۳۔ متّی ۲۸: ۱۹ - ۲۰ میں خُداوند یسُوعؔ نے ذیل کے [illegible] پر کون کون سی خصُوصی ہدایات دی ہیں؟

(الف) ہم نے جن کو تعلیم دینا ہے؟

(ب) ہم نے کیا تعلیم دینا ہے؟

۴۔ خُداوند یسُوعؔ نے اپنے پہاڑی وعظ کے اختتام پر کن لوگوں کو عقل مند قرار دیا ہے؟ کیا وُہ لوگ عقل مند ہیں جو خُوش قسمتی سے صرف اُس کا کلام اور اُس کی تعلیم سُنتے ہیں یا کیا وُہ لوگ عقلمند ہیں

جو اُس کی تعلیم کو سُننے کے بعد اُس پر عمل کرتے ہیں؟
(اپنی یادداشت سے انجیلی اقتباس بیان کرو)

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ مندرجہ ذیل شخصیّتوں کی زندگی، مقاصد اَور دُعاوی پر انفرادی حیثیت سے بحث کرو؟

(الف) خُداوند یسُوع مسیح (ب) حضرت محمدؐ (ج) کنفیوشس

۲۔ کیا اس معیار سے بڑھ کر کوئی اَور اخلاقی معیار ممکن ہے جو ہمارے خُداوند یسُوع نے دُنیا کے سامنے پیش کیا تھا؟ خُداوند کے اخلاقی معیّار کا اندازہ لگانے کے لئے متّی رسُول کی انجیل کے پانچویں، چھٹے اَور ساتویں باب کا مطالعہ کیجئے؟

۳۔ اس سبق کے خلاصہ پر بحث کرو؟

۴۔ مندرجہ ذیل کے مابین موازنہ کرو اَور پھر اس مبحث پر تبادلہ خیالات کرو۔

(الف) خُداوند یسُوع نے اُن سب لوگوں کو جو اُس کے شاگرد بنیں گے تکالیف کا سامنا کرنے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(ب) ہمارے خُداوند اَور حضرت محمدؐ صاحب کی تعلیمات کی تبلیغ واشاعت کے وسائل کا مقابلہ کرو؟

دلیل

عہد جدید میں ہمیں کہیں بھی یہ نظر نہیں آتا کہ حواریوں کو کسی بھی وقت خُداوند کی زندگی اور اُس کے کاموں کی بابت اپنے تحریری بیانات کی صحت پر جواب دہی کرنا پڑی۔ اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ عوام کے بے شمار ہجوم خُداوند کے تمام حالات سے ذاتی طور پر واقف تھے۔

ہم اس وقت صرف اُن مُستند احوال کا جائزہ لیں گے۔ جو اس عجیب وغریب شخصیّت کی زندگی کے متعلّق مہیّا ہو سکے ہیں۔ ہم سب حواریوں، شاگردوں اور دیگر اشخاص کے نظریات کا اندازہ لگائیں گے جو ہمارے خُداوند سے بے حد قریب کا رابطہ قائم کئے ہُوئے تھے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم مقدّس پولُس رسُول کی شہادت کو ایک آزاد خیال گواہ کی شہادت تصوّر کریں، کیونکہ اگر مقدّس پولُس کو مسیح یا اُس کے شاگردوں یا دیگر رسُولوں کی گواہی میں کوئی خامی نظر آتی تو وُہ ضرور مسیحی ایمان کا ہمیشہ اُسی قدر مخالف رہتا جس قدر کہ وُہ پہلے تھا۔

اگر ہم انسانی مُفاد کا خیال کریں تو ہمیں معلُوم ہوگا کہ حواریوں کو مسیح مصلُوب کی مُنادی کرنے کے عوض نفع کی بجائے سب کُچھ کھونا ہی پڑا، اور اگر روایت قابل اعتبار متصوّر کی جا سکتی ہے تو ماننا پڑیگا کہ ماسوائے ایک شاگرد کے سب دیگر شاگردوں نے اپنے ذاتی خُون سے اپنی گواہی کی تصدیق کی۔

تیسرا سبق

خُداوند یسُوع کے زمانے کے لوگوں نے اُس کی بابت کیا کیا دعوے کئے؟

حِصّہ اوّل

۱۔ یسُوع کی زندگی کی شہادت کے لئے انجیل نویسوں کے اقدام

"..... مَیں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سِلسِلہ شرُوع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے اُن کو تیرے لِئے ترتیب سے لکھوں تاکہ جن باتوں کی تُو نے تعلیم پائی ہے اُن کی پختگی تجھے معلُوم ہو جائے۔"

(لُوقا ۱: ۳-۴)

".... اُس نے دُکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو رسُولوں پر زندہ ظاہر بھی کیا۔ چنانچہ وُہ چالیس دِن تک اُنہیں نظر آتا اور خُدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔" (اعمال ۱: ۱-۳)

".... اَور یسُوع نے اَور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے .... لیکن یہ اس لئے لکھے گئے کہ تُم ایمان لاؤ کہ یسُوع

ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اُس کے نام سے زندگی پاؤ۔"

(یوحنا ۲۰ : ۳۱)

"اُس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا اور جسے ہم نے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چُھوا (یہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اُسے دیکھا اور اُس کی گواہی دیتے ہیں جو باپ کے ساتھ تھی اور ہم پر ظاہر ہوئی)"۔ (۱۔یوحنا ۱ : ۱-۲)

"پس میں ایسی کوشش کروں گا کہ میرے انتقال کے بعد تم اُن باتوں کو ہمیشہ یاد رکھ سکو، کیونکہ ہم نے ۔ ۔ ۔ ۔ دغا بازی کی گھڑی ہوئی کہانی کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اُس کی عظمت کو دیکھا تھا۔"

(۲۔پطرس ۱ : ۱۵-۱۶)

(الف) ہمارے لئے یہ بات کس قدر دلچسپ ہے کہ مقدسین مرقس اور لوقا کی اناجیل میں مقدس پولس رسول کے خیالات بلا واسطہ طور پر نقش ہیں۔ غالباً یہ اناجیل مرقس اور لوقا کی وفات سے قبل یعنی ۵۸ء اور ۶۷ء کے درمیان کلیسیاؤں کے پاس موجود تھیں۔

مقدسین مرقس اور لوقا دونوں مقدسین پولس رسول کے وفادار ساتھی تھے۔ (ملاحظہ ہو کلسیوں ۴ : ۱۰-۱۴، فلیمون ۲۴-۱۔پطرس ۵ : ۱۳) پہلے پہل مقدس پولس رسول نے مقدس مرقس سے اپنے تعلقات منقطع کر رکھے تھے۔ (اعمال ۱۵ : ۳۷-۴۱)

لیکن بعد ازاں جب وہ شہر روم میں قید کیا گیا اور مقدس لوقا اُس کی

خدمت پر مامور ہوا تو اُس وقت اُسے مرقس کی رفاقت کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ مقدس پولُس مقدس مرقس کے بارے میں رقمطراز ہے کہ "خدمت کے لئے وُہ میرے کام کا ہے" (۲۔تیمتھیس ۴: ۱۱) اِن واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پولُس رسُول اِن دو انجیل نویسوں کی کس قدر قدر وقیمت کا احترام کرتا تھا۔

ہمارے لئے یہ قیاس لگانا بھی کسی قدر دلچسپ ہے کہ مقدس پولُس رسُول نے ۲۔تیمتھیُس ۴: ۱۳ میں جن کُتب اور طُومار کا ذکر کیا ہے وُہ تحریریں کیا تھیں؟ مرقس کا حوالہ دینے کے فوراً بعد پولُس رسُول کو قُدرتی طور پر یہ کتابیں اور طُومار یاد آجاتے ہیں۔ بہُت ممکن ہے کہ یہ کُتب مقدسین لُوقا اور مرقس کی تکمیل شُدہ یا زیرِ تکمیل اناجیل تھیں۔

۲۔ خُداوند یسُوع کے شاگردوں کا ایمان تھا کہ ہمارا خُداوند ازلی و ابدی ہے

(الف) خُداوند یسُوع کے زمانہ کے لوگوں نے خُداوند کی پیدائش کو ایک مُعجزہ قرار دیا۔ (دیکھیں لُوقا ۱: ۲۶-۳۸، متّی ۱: ۱۸-۲۴)

(ب) اُنہوں نے اس حقیقت کو قلمبند کیا کہ فرشتوں نے خداوند یسُوع کی مُبارک پیدائش کا اعلان کیا تھا:۔

"...اور فرشتے نے اُن سے کہا ڈرو مت کیونکہ دیکھو......
آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک مُنجی پیدا ہُوا ہے یعنی مسیح خُداوند۔"
(لُوقا ۲: ۸-۲۰)

(ج) وُہ شہادت دیتے ہیں کہ چند مجُوسی خُداوند کی پیدائش کے مُنتظر تھے :- (متّی ۲: ۱-۱۲)

(د) شاگرد خُداوند یسُوع کو جہان کا خالق اَور پالنہار مانتے تھے :-

".... سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہُوئیں اَور جو کُچھ پیدا ہُوا ہے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہُوئی۔ دُنیا اُس کے وسیلہ سے پیدا ہُوئی .... اَور کلام مجسّم ہُوا .... اَور ہمارے درمیان رہا۔" (یُوحنّا ۱: ۳-۱۰، ۱۴)

"کیونکہ اُسی کی طرف سے اَور اُسی کے وسیلہ سے اَور اُسی کے لئے سب چیزیں ہیں۔" (رُومیوں ۱۱: ۳۶)

"خُدا نے .... بیٹے کی معرفت کلام کیا .... جس کے وسیلہ سے اُس نے عالم بھی پیدا کئے۔" (عبرانیوں ۱: ۱-۲)

"کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں .... آسمان کی، زمین کی .... سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اَور اُسی کے واسطے پیدا ہُوئی ہیں .... اُسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔" (کُلسّیوں ۱: ۱۶-۱۷)

مذکورہ شہادت کو ذیل کی شہادت سے ملا کر دیکھیں۔

"... خُداوند نے آسمان کو پیدا کیا۔" (یسعیاہ ۴۲: ۵-۱۸)

"... خُدا نے دُنیا اَور اُس کی سب چیزوں کو پیدا کیا..." (اعمال ۱۷: ۲۳-۲۴)

(ر) شاگردوں کا ایمان تھا کہ خُداوند یسُوع ازل سے ہے

"... اُس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا..." (۱-یُوحنّا ۱: ۱)

"۔۔۔۔ ابتدا میں کلام تھا۔۔۔۔ اور کلام مجسّم ہُوا۔۔۔۔ اور ہمارے درمیان رہا۔۔۔" (یُوحنّا ۱: ۱-۱۴)

(ص) وُہ اُسے خُدا کے برابر مانتے تھے۔

"۔۔۔۔ اُس نے اگرچہ خُدا کی صُورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔" (فلپیوں ۲: ۶-۸)

"۔۔۔ کیونکہ الُوہیت کی ساری معمُوری اُسی میں مجسّم ہو کر سکُونت کرتی ہے۔" (کلسیوں ۲: ۹)

(ض) وُہ مانتے تھے کہ خُداوند یسُوع خُدا کا بیٹا ہے اور وُہ اُسے خُدا کا بیٹا کہہ کر پُکارتے تھے:-

۱۔ مقدّس فلپّس کی شہادت

"پس فلپّس نے کہا کہ اگر تُو دِل و جان سے ایمان لائے۔۔۔۔۔ اُس نے جواب میں کہا، مَیں ایمان لاتا ہُوں کہ یسُوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے۔" (اعمال ۸: ۳۷)

۲۔ مقدّس پولُس کی شہادت

"۔۔۔۔ عبادت خانوں میں یسُوع کی مُنادی کرنے لگا کہ وُہ خُدا کا بیٹا ہے۔" (اعمال ۹: ۲۰)

"۔۔۔۔ اپنے بیٹے ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی نسبت وعدہ کیا تھا جو جسم کے اعتبار سے تو داؤد کی نسل سے پیدا ہُوا۔" (رُومیوں ۱: ۳)

٣- مقدّس پطرس کی شہادت :- ٢- پطرس ١: ١٦- ١٧

"... تُو زندہ خُدا کا بیٹا مسیح ہے"- (متّی ١٦: ١٦- ١٧)

نوٹ :- ہمارے خُداوند نے نہ صرف مقدّس پطرس کی گواہی کو قبُول فرمایا بلکہ خُداوند نے اُسے سراہا بھی -

٤- مارتھا کی شہادت

"... اُس نے اُس سے کہا، ہاں اَے خُداوند! مَیں ایمان لا چکی ہُوں کہ خُدا کا بیٹا مسیح جو دُنیا میں آنے والا تھا تُو ہی ہے"۔

(یُوحنّا ١١: ٢٧)

٥- یُوحنّا اصطباغی کی شہادت

"... چنانچہ مَیں نے دیکھا اور گواہی دی ہے کہ یہ خُدا کا بیٹا ہے"۔ (یُوحنّا ١: ٣٢- ٣٤)

مراقبہ کے لئے خیالات

١- "سب چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہُوئیں اور جو کُچھ پیدا ہُوا ہے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہُوئی"۔

کتنی مرتبہ مَیں خُدا کی مخلوقات کی رعنائیوں پر غور و پرداخت کے لئے رُک جاتا ہُوں؟

کیا میرے لئے لازم آتا ہے کہ مَیں خُدا کی حکمت کو مناظرِ قُدرت میں تلاش کروں؟

۲۔ کیا ایوب باب ۳۸ میں مرقومہ سوالات میرے نزدیک کوئی اہمیت رکھتے ہیں؟ میں کتنی مرتبہ داؤد کی خاموش عبادت کی قدردانی کرتا ہوں جو آٹھویں زبور میں مرقوم ہے؟

سوالات

۱۔ کن کن انجیل نویسوں نے اپنے بیان میں اس امر کو خاص طور پر قلمبند کیا ہے کہ ہمارے خداوند کی پیدائش کنواری مریم سے ہوئی تھی؟
۲۔ کم از کم تین حوالہ جات بیان کر کے ثابت کرو کہ انجیل نویسوں کا یہ ایمان تھا کہ خداوند مسیح فی الحقیقت دنیا کا خالق ہے؟
۳۔ مقدس پولس رسول کے اس قول کا حوالہ دو جس میں وہ ہمارے خداوند کو خدا تعالیٰ کے برابر قرار دیتا ہے؟
۴۔ اناجیل سے ثابت کرو کہ مختلف لوگ جو ہمارے خداوند سے واقف تھے، ایمان رکھتے تھے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے؟
۵۔ کتاب مقدس سے ثابت کرو کہ مرقس اور لوقا دونوں پولس رسول کے ساتھی تھے؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ ہمارے خداوند کے اس فعل کی دانائی پر بحث کرو جب اس نے اپنے گواہوں کو ایسے لوگوں میں سے چنا جو زیادہ تر کاروبار یا صنعت

سے تعلق رکھتے تھے۔

۲۔ مندرجہ ذیل حقائق کی کیا وجہ تھی؟

(الف) عوام میں ہمارے خداوند کی مشہوری۔

(ب) اہلِ یہود کے مذہبی پیشواؤں کی خداوند کے خلاف انتہائی دلدوزی۔

۳۔ ہمارے خداوند کے چند افعال اور الفاظ کے متعلق شاگردوں کی کم اعتقادی اور نکتہ چینی پر بحث کرو؟

۴۔ خداوند المسیح کی ذاتِ پاک اور اُس کی خدمت کے متعلق شاگردوں کی تاریک اور تنگ نظر تنقید پر سیر حاصل بحث کرو؟

۵۔ ہمارے خداوند اور اُس کے شاگردوں کی نکتہ چینی، انجیلی بیانات کی صحت پر کیا دلالت رکھتی ہے؟

حصّہ دوم

دورِ حاضرہ کے متلاشئ حق کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "شاگردوں نے کس طرح یسُوع کے الفاظ کو یاد رکھا اور کئی سال بعد بڑے خلوص سے ضبطِ تحریر کیا؟

ہمیں اس سوال کے جواب کا حصّہ ایک حالیہ مصنّف بنام باٹی فول[1] کے الفاظ میں ملتا ہے۔ باٹی فول ایک اور مصنّف بنام رینان[2] کی تصنیفات سے حوالہ پیش کرتا ہے کہ:۔

"قوّتِ یادداشت لکھنے کی عادت سے بالکل اُلٹی نسبت رکھتی ہے"۔ اور پھر وہ لکھتا ہے کہ:۔

"یہودی فقیہوں اور ربیّوں نے تعلیم و تربیّت کا ایک سُنہرا اصُول بنا رکھا تھا جس کے تحت ایک شاگرد کے لئے لازمی تھا کہ وہ اپنے اُستاد کی گفتگو کو سُننے کے بعد اُس کے مقولات کو مکمل صحت سے دُہرائے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ ایک ہونہار شاگرد پتھر کے ایک حوض کی مانند ہوتا ہے جس میں سے پانی کا ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہوتا، چنانچہ جب وہ کسی ربّی مثلاً ربّی جوخانن[3] بن زکئی کی تعریف کرنا چاہتے تو وہ کہتے کہ "اُس نے کبھی بھی کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں

---

[1] BATIFFOL [2] RENAN [3] JOCHANAN BEN ZAKKAI.

کیا جو اُس نے اپنے اُستاد سے نہیں سُنا تھا۔" اس جواب کے دُوسرے حِصّہ کے لیئے ہم اس عظیم المرتبت ہستی کے الفاظ بطور حوالہ پیش کرتے ہیں جو ذہن انسانی پر اقتدار و اختیار رکھتا ہے۔ وُہ اس واسطے انسانی ذہن کے افعال سے بخُوبی واقف ہے کیونکہ اُسی نے اُسے تخلیق کیا:۔

چنانچہ لکھا ہے "لیکن مددگار یعنی رُوح القُدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وُہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ مَیں نے تُم سے کہا ہے وُہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔" (یُوحنّا ۱۴ : ۲۶)

خُداوند مسیح کے شاگرد اُس کی اُلوہیّت پر ایمان رکھتے تھے

۱۔ وُہ ایمان رکھتے تھے کہ ھمارا خُداوند، خُدا باپ کی طرف سے آیا ھے اور باپ کے ساتھ ایک ھے۔

"... اس سبب سے ہم ایمان لاتے ہیں کہ تُو خُدا سے نکلا ہے"۔
(یُوحنّا ۱۶ : ۲۸ - ۳۰)

"... خُدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا۔" (یُوحنّا ۱ : ۱۸)

"... مگر بیٹے کی بابت کہتا ہے کہ اَے خُدا تیرا تخت ابدالآباد رہے گا۔" (عبرانیوں ۱ : ۸)

"... کہ اُس نے خُدا باپ سے اُس وقت عزّت اور جلال پایا

جب اُس افضل جلال میں سے اُسے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔" (۲-پطرس ۱: ۱۷)

۲۔ شاگردوں نے خداوند یسوع کی بابت تعلیم دی کہ وہ فرشتوں سے افضل ہے۔

" اور فرشتوں سے اسی قدر بزرگ ہو گیا جس قدر اُس نے میراث میں اُن سے افضل نام پایا۔" (عبرانیوں ۱: ۴-۱۳)

۳۔ انھوں نے یہ بشارت دی کہ صرف خداوند مسیح کے نام کے وسیلہ سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

"... کہ یسوع مسیح ناصری جس کو تم نے مصلوب کیا.... اُسی کے نام سے .... اور کسی دوسرے کے وسیلہ نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔" (اعمال ۴: ۱۰-۱۲)

۴۔ خداوند یسوع مسیح کے نام سے معجزات عمل میں آیا کرتے تھے۔

"... یسوع مسیح ناصری کے نام سے چل پھر۔" (اعمال ۳: ۶-۷)

"... میں تجھے یسوع مسیح کے نام سے حکم دیتا ہوں کہ اس میں سے نکل جا۔" (اعمال ۱۶: ۱۶-۱۸)

۵۔ شاگردوں نے ہمارے خداوند کے نام کو خدا کے نام کے ساتھ جوڑا۔

"ہمارے باپ خُدا اور خُداوند یسُوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔" (افسیوں ۱:۲)

"اُسی واحد حکیم خُدا کی یسُوع مسیح کے وسیلہ سے ابد تک تمجید ہوتی رہے۔" (رُومیوں ۱۶ : ۲۷)

"خُدا کے بھید یعنی مسیح کو پہچانیں۔" (کُلسیوں ۲ : ۲)

ان بیانوں کو ذیل کے بیانات سے ملا کر پڑھو۔

"... خُداوند تیرا خُدا ... مَیں ہُوں۔ میرے حضُور تُو غیر معبُودوں کو نہ ماننا۔" (خرُوج ۲۰ : ۲-۳)

"... کیا میرے سوا کوئی اَور خُدا ہے؟ نہیں کوئی چٹان نہیں۔ مَیں تو کوئی نہیں جانتا۔" (یسعیاہ ۴۴ : ۸)

۲۔ یسُوع کے شاگرد (جو سب یہودی تھے) اس حقیقت کے گواہ تھے کہ وُہ خُداوند ہے۔

(یسُوع پر ایمان نہ لانے والے یہودی کے واسطے یہ ٹھوکر کا سبب ہے)

"... زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے"۔ (اعمال ۱ : ۸)

"... اسی یسُوع کو خُدا نے جلایا جس کے ہم سب گواہ ہیں .... خُدا نے اسی یسُوع کو ..... خُداوند بھی کیا اَور مسیح بھی۔"

(اعمال ۲ : ۳۲-۳۶)

"..... خُداوند نے اُس سے کہا کہ ..... قوموں، بادشاہوں اَور

بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا میرا چنا ہُوا وسیلہ ہے"۔

۷۔ شاگرد یسُوع مسیح کو موعود مانتے تھے جس کی پیشنگوئی مُوسیٰ اور انبیاء کی کُتب میں کی گئی تھی۔

"جس کا ذکر مُوسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے وُہ ہم کو مل گیا۔ وُہ ..... یسُوع ناصری ہے"۔ (یُوحنّا ۱: ۴۵)

۸۔ شاگردوں کا ایمان تھا کہ یہ اصطلاحات یعنی "خُدا کا بیٹا، مسیح اور اسرائیل کا بادشاہ وغیرہ کا اطلاق صرف ایک ہی شخصیّت پر ہے۔

"..... تُو خدا کا بیٹا ہے۔ تُو اسرائیل کا بادشاہ ہے"۔ (یُوحنّا ۱: ۴۹)

"..... کیا ممکن ہے کہ مسیح یہی ہے ..... یہ فی الحقیقت دُنیا کا مُنجّی ہے"۔ (یُوحنّا ۴: ۲۹-۴۲)

"..... ہم کو خرستُس یعنی مسیح مل گیا"۔ (یُوحنّا ۱: ۴۱)

۹۔ شاگردوں نے "کلمۃ اللہ" اور یسُوع مسیح کی گواہی کی اصطلاحات کو باہم مُنسلک کر دیا۔

"..... خُدا کے کلام اور یسُوع کی نسبت گواہی ..."۔ (مکاشفہ ۱: ۹)

"..... تاکید کی کہ یسُوع کا نام لے کر ہرگز بات نہ کرنا اور نہ تعلیم دینا ..... آیا خُدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خُدا کی بات سے تُمہاری بات زیادہ سُنیں"۔ (اعمال ۴: ۱۸-۱۹)

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ کیا میں یسُوع کی بابت اس قدر سرگرم ہُوں جس قدر پنتیکُست کے لئے ابتدائی شاگرد جاں فشاں تھے؟ اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

۲۔ کیا میں خُداوند یسُوع سے اس قدر ذاتی طور پر واقف ہُوں کہ مُجھے توقع ہے کہ وُہ میری خاص التجاؤں پر متوجّہ ہوگا اَور جواب بھی دیگا؟

سوالات

۱۔ اگر تُمہارے سامنے یہ بیان پیش کیا جائے کہ یسُوع محض ایک نیک انسان تھا تو تُم اس بیان کا کس طرح خیر مقدم کرو گے؟ (انجیل سے ثبُوت پیش کرو)

۲۔ کیا مقدّس پطرس رسُول نے خُداوند یسُوع مسیح کے علاوہ حصولِ نجات کے لئے کسی دُوسرے وسیلہ کی اُمید ظاہر کی ہے؟ (اپنے جواب کے ثبُوت میں دلیل پیش کرو)

۳۔ احکام عشرہ میں سے کس حُکم کے تحت ہم یسُوع کو اپنی عبادت میں سے خارج کر دیتے اگر اُس میں الُوہیّت نہ ہوتی؟

۴۔ ہمارے خُداوند نے اعمال ۱: ۸ میں رسُولوں کو کس قسم کی خدمت کا حُکم دیا تھا؟

۵۔ گواہ کی تعریف بیان کرو؟

۶۔ ثابت کرو کہ یسوع کے شاگرد ایمان رکھتے تھے کہ وُہ عہدِ عتیق کی نبوّتوں کی تکمیل ہے؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ کیا ہمارا خُداوند انسانوں کو اپنی حضُوری سے خارج کر دے گا یا کہ انسان گناہ اُور گناہ اُٹھا لے جانے والے کی نسبت اپنے نظریہ کے سبب خود بخُود اُس کی پاک حضُوری سے علیحدہ ہو جائیں گے؟

۲۔ ذیل کے بیان پر بحث کرو :۔

"مَیں یسُوع مسیح کو خُدا کا بیٹا تو نہیں مانتا، البتہ میرا خیال ہے کہ وُہ ایک نہایت نیک انسان تھا۔"

(الف) مرقس ۱۰: ۱۷-۱۸ میں جو تادیب مرقوم ہے اُس کی وجہ بیان کرو؟

حصّہ سوم

صداقت کے نشانات

خداوند یسوع کے طرزِ بیان کی اعلیٰ خصوصیات ، اُس کی گفتگو میں نظر آتی ہیں ۔

لہٰذا لازم آتا ہے کہ ہم اپنے کلام میں جن جن تشبیہات کو استعمال کریں وُہ سامعین کے روزمرّہ کے تجربات سے تعلّق رکھتی ہوں ------

---

مقدّس پولُس رسُول اپنے خط میں جو اُس نے کرنتھیوں کے نام لکھا ، ایک مسیحی کی زندگی کا مقابلہ دَوڑوں سے کرتا ہے جو کسی وسیع میدان میں دوڑی جاتی ہیں ۔ رسُول نفس کشی کے موضُوع پر جو ہر ایک کھلاڑی کے لئے ضرُوری ہے ، یُوں رقمطراز ہے ۔

" کیا تُم نہیں جانتے کہ دَوڑ میں دوڑنے والے دوڑتے تو سب ہی ہیں مگر انعام ایک ہی لے جاتا ہے ؟ تُم بھی ایسے ہی دوڑو تاکہ جیتو ۔ ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے ... پس مَیں بھی اسی طرح دوڑتا ہُوں " (ا۔ کرنتھیوں ۹ : ۲۴-۲۵)

فوجی زندگی کا حوالہ بھی دیگر مقامات میں دیا گیا ہے (افسیوں ۶ : ۱۳-۱۶)

لیکن اناجیل کی زبان میں اس قسم کی تشبیہات کہاں ؟ وہاں تو ایک فروتن اور حلیم قوم کے تجربات کی تشبیہات ہماری نظر کے سامنے سے گذرتی ہیں۔ ایسی قوم یونانی تفریحات اور رومی دستوں کے قلعوں سے بہت دور اپنا ڈیرا لگائے پڑی تھی۔ ہم اپنی قوّتِ تخیّل پر زیادہ زور دیئے بغیر اس چھوٹی سی تنگ اور غریب گلیلی دُنیا کے ماحول کا نقشہ کھینچ سکتے ہیں جس کو یسوع نے اس لئے چُنا تھا تاکہ وہ اُس سے کلام کرے۔

خداوند یسوع مالکوں اور نوکروں سے کلام کرتا ہے۔ وہ اپنے کلام میں فصل بونے اور کاٹنے کے اوقات کا ذکر کرتا ہے۔ وہ اُن کے انگوروں اور اُن کی کوٹھیوں، اُن کی کشتیوں اور اُن کے جالوں کا ذکر کرتا ہے۔ وہ اُن کی روزی، بھیڑوں، بکریوں، انجیر کے درختوں غرضیکہ اُن کی زندگی کے ہر ایک پہلو کا ذکر کرتا ہے۔ وہ وہاں کے آسمان کا بھی ذکر کرتا ہے جو غروب آفتاب کے وقت سُرخ ہو جاتا ہے۔ وہ اُس ٹمٹماتے چراغ کا بھی ذکر کرتا ہے جو ایک غریب آدمی کی رہائش گاہ کو روشن کرتا ہے۔ خُداوند مسیح کے کلام کی ہم آہنگی میں کسی جبلی عنصر کا دخل نہیں اور نہ ہی اُس کی زبان میں کوئی ایسی تشبیہ پائی جاتی ہے جو اجنبی یا بیرونی زبان سے تعلّق رکھتی ہو۔

خُداوند یسُوع کے شاگرد خُداوند کی بے گناہی پر ایمان رکھتے تھے۔

۱۔ ہمارے خُداوند کے شاگرد ایمان رکھتے تھے کہ وہ قطعی طور پر بے گناہ ہے۔

(الف) عبرانیوں کے نام کے خط کا مُصنّف لکھتا ہے ۔
"چنانچہ ایسا ہی سردار کاہن ہمارے لائق بھی تھا جو پاک اور بے ریا اور بیداغ ہو اور گنہگاروں سے جُدا ....."
(عبرانیوں ۷ : ۲۶)

(ب) مقدّس پطرس فرماتا ہے ۔
"ایک بے عیب اور بے داغ برّے یعنی مسیح ....." "نہ اُس نے گناہ کیا اور نہ اُس کے مُنہ سے کوئی مکر کی بات نکلی"۔
(۱- پطرس ۲ : ۲۲)

(ج) مقدّس پولُس رسُول رقمطراز ہے ۔
"جو گناہ سے واقف نہ تھا ...." (۲- کرنتھیوں ۵ : ۲۱)

(د) مقدّس یُوحنّا نے خوب فرمایا ہے ۔
"..... اُس کی ذات میں گناہ نہیں"۔ (۱- یُوحنّا ۳ : ۵)

۲ - خُداوند مسیح کے شاگردوں کا ایمان تھا کہ وہ عہدِ قدیم کے مثالی گناہ اُٹھانے والے برّے کی تکمیل ہے ۔
(ملاحظہ ہو احبار ۱۶ اور ۲۲ باب)

"دیکھو یہ خُدا کا برّہ ہے جو دُنیا کا گُناہ اُٹھا لے جاتا ہے"۔
(یُوحنّا ۱ : ۲۹)

"..... اس کا محتاج نہ ہو کہ ہر روز پہلے اپنے گناہوں اور پھر اُمّت کے گناہوں کے واسطے قُربانیاں چڑھائے کیونکہ اسے وہ ایک ہی

بار کر گذرا، جس وقت اپنے آپ کو قربان کیا۔" (عبرانیوں ۷: ۲۷)

"... مگر اب زمانوں کے آخر میں ایک بار ظاہر ہُوا تاکہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو مٹا دے۔" (عبرانیوں ۹: ۱۴-۲۶)

"... وُہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہُوئے صلیب پر چڑھ گیا ..." (۱-پطرس ۲: ۲۴)

"... محبّت اس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے محبّت کی بلکہ اس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبّت کی اور ہمارے گناہوں کے کفّارہ کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا۔" (۱-یُوحنّا ۴: ۱۰)

"... جو ہم سے محبّت رکھتا ہے اور جس نے اپنے خُون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے خلاصی بخشی۔" (مکاشفہ ۱: ۵-۶)

"... تُو ہی ..... لائق ہے کیونکہ تُو نے ذبح ہو کر اپنے خُون سے ... خُدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔" (مکاشفہ ۵: ۹)

۲۔ یسُوع کے ساتھیوں کے علاوہ دیگر اشخاص نے بھی اُس کے حق میں شہادت دی۔

(الف) رُومی صوبہ دار کی شہادت:۔

"... بے شک یہ خُدا کا بیٹا تھا۔" (متّی ۲۷: ۵۴)

(ب) پیلاطس کی شہادت:۔

"... مَیں اس کا کچھ جُرم نہیں پاتا۔" (یُوحنّا ۱۹: ۶-۱۲)

"... اِس راستباز ...." (متّی ۲۷: ۲۴)

(ج) یہوداہ اسکریوطی کی شہادت، جس نے خُداوند کو دامِ فریب میں پھنسانے کی جسارت کی۔

"... مَیں نے گناہ کیا کہ بے قصور کو قتل کے لئے پکڑوایا...."

(متّی ۲۷: ۳-۴)

۴۔ شاگردوں کا یہ ایمان تھا کہ خُداوند یسُوع روزِ قیامت کو مُردوں کا مُنصف مقرّر کیا گیا ہے۔

"... خُدا کی طرف سے زندوں اور مُردوں کا مُنصف مقرّر کیا گیا"۔

(اعمال ۱۰: ۴۱-۴۲)

"... عادِل مُنصف یعنی خُداوند...." (۲۔تیمتھیُس ۴: ۸)

"... اور سب کے مُنصف خُدا...." (عبرانیوں ۱۲: ۲۳)

"... کیونکہ اُس نے ایک دِن ٹھہرایا ہے جس میں وُہ راستی سے دُنیا کی عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا جسے اُس نے مقرّر کیا ہے اور اُسے مُردوں میں سے جلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے۔" (اعمال ۱۷: ۳۱)

"... ہم تو سب خُدا کے تختِ عدالت کے آگے کھڑے ہوں گے"۔

(رُومیوں ۱۴: ۱۰)

۵۔ وُہ خُداوند یسُوع کو عالِمِ مطلق مانتے تھے:۔

"... جب تُو انجیر کے درخت کے نیچے تھا مَیں نے تجھے دیکھا"

(یُوحنّا ۱: ۴۸-۴۹)

"..... وہ آپ جانتا تھا کہ انسان کے دل میں کیا کیا ہے۔"
(یُوحنّا ۲: ۲۴-۲۵)

"..... اُن کے دِلوں کا خیال معلوم کر کے ....." (لُوقا ۹: ۴۷)

"..... جب تُو بُوڑھا ہوگا تو اپنے ہاتھ لمبے کرے گا اَور دُوسرا شخص تیری کمر باندھے گا اَور جہاں تُو نہ چاہے گا وہاں تجھے لے جائے گا۔" (یُوحنّا ۲۱: ۱۸)

"..... یسُوع اُن سب باتوں کو جو اُس کے ساتھ ہونے والی تھیں جان کر ....." (یُوحنّا ۱۸: ۴)

"..... شمعُون! شمعُون! دیکھ شیطان نے تُم لوگوں کو مانگ لیا۔" (لُوقا ۲۲: ۳۱)

"..... مَیں تیرے کاموں ..... کو تو جانتا ہُوں ....."
(مکاشفہ ۲: ۲، ۹، ۱۳، ۱۹)

۶۔ وُہ خُداوند یسُوع کو حاضر ناظر جانتے تھے:۔

"..... مَیں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں۔" (متّی ۲۸: ۲۰)

"..... خُداوند اُس کے پاس آ کھڑا ہُوا ....." (اعمال ۲۳: ۱۱)

"..... مگر خُداوند میرا مددگار تھا ....." (۲۔ تیمتھیُس ۴: ۱۷)

۷۔ وُہ خُداوند یسُوع کو قادرِ مُطلق مانتے تھے۔

(الف) جس کو بیماری اَور روگ سے شفا بخشنے کی قُدرت حاصل تھی۔

"... ہاتھ رکھ کر اُنہیں اچھا کیا۔" (لُوقا ۴: ۳۸-۴۰)

"... یسُوع نے اُس سے کہی اَور چلا گیا۔" (یُوحنّا ۴: ۵۰)

"... ہَوا اَور پانی بھی اُس کا حُکم مانتے ہیں۔" (متّی ۸: ۲۶-۲۷)

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ کیا مَیں خُداوند یسُوع کو محض ایک تواریخی ہستی جانتا ہُوں جو کئی سو سال پہلے اس دُنیا میں رہتا تھا یا کہ مَیں اُسے ایک لافانی شخصیت مانتا ہُوں جو مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا؟

۲۔ کیا مَیں خُداوند یسُوع مسیح سے اس لئے محبّت رکھتا ہُوں کیونکہ اُس نے میری خاطر ایک عظیم خدمت انجام دی یا اس لئے کہ وُہ اب بھی میری خاطر جاں فشاں ہوتا ہے؟

سوالات

۱۔ عہد جدید سے ثابت کرو کہ عوام النّاس خُداوند یسُوع مسیح کو بے گناہ مانتے تھے؟

۲۔ اناجیل سے ثابت کرو کہ ہمارے خُداوند کی ذاتی قُربانی رضاکارانہ تھی؟

۳۔ خُداوند یسُوع کی بابت چند ایسے لوگوں کی گواہی پیش کرو جو اُس کے شاگرد نہ تھے؟

۴ - ثابت کرو کہ خُداوند کے شاگرد اپنے آقا کو (الف) علیم و بصیر (ب) حاضر و ناظر اور (ج) قادرِ مُطلق مانتے تھے۔

بائبل کلاس کے لئے کام

۱ - ہمارے خُداوند کی تشبیہات اور پولُس رسُول کی بیان کی ہُوئی مثالوں کی قدر و قیمت پر بحث کرو۔ کیا یہ تشبیہات انجیلی بیانات کو زیادہ یقینی ثابت کرنے میں ہماری مدد کرتی ہیں؟

۲ - عہدِ عتیق میں مذکورہ گناہ اُٹھانے والے برّے اور ہمارے خُداوند کے مابین قُربانی کے موضُوع پر جو موافقت اور مطابقت پائی جاتی ہے اُس پر بحث کرو؟

۳ - مقدّس پطرس رسُول کے کردار کی بابت انجیلی نقطۂ نظر پر بحث کرو۔ کیا اس نقطۂ نظر سے انجیلی بیانات کو زیادہ یقینی ثابت کیا جا سکتا ہے؟

حصہ چہارم

کسی شخص کے لئے ایک حیرت انگیز دعوے کرنا کسی قدر آسان کام ہے لیکن عوام کو مجبور کرنا کہ وہ اُس دعوے پر ایمان لائیں ذرا مشکل ہے۔ انجیل تو بس اس حقیقت کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتے کہ شروع شروع میں وہ خود دیگر شاگردوں سمیت خداوند مسیح کی زندگی کے مقصد کو یا اُس کے دعوؤں کو سمجھنے میں افسردہ رہے لیکن مشاہدہ اس امر کی تائید کرتا ہے کہ خداوند مسیح کی قیامت کے فوراً بعد اس چھوٹے سے گروہ میں ایک حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوئی۔

ان کی زندگی سے تمام افسردگی، پس وپیش اور بے بسی جاتی رہی چنانچہ وہ نہایت مستعد اور دلیر بن گئے اور ایسے گروہ کی صورت میں تبدیل ہو گئے جو خداوند مسیح پر پختہ ایمان رکھتے تھے۔ اُنہوں نے ہمیں خود اس تبدیلی کی وجہ بیان کی ہے جو بصورتِ دیگر ہمارے لئے ایک معمہ بن کر رہ جاتی۔

اُنہوں نے ایک شخص کو مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، اُسے پہچانا تھا اور اُس سے گفتگو کی تھی۔ اُن کی افسردہ عقل اُس شخص کی زندگی، اُس کی قربانی اور اُس کی قیامت

کے مقصد کو اُس وقت تک نہ سمجھ سکی جب تک کہ اُنہوں نے اُسے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیا اور اُس سے گفتگو نہ کر لی۔

خُداوند مسیح کے شاگردوں کا احوال اور قیامتِ مسیح کی بابت اُن کی گواہی :-

۱۔ خُداوند یسُوع کے شاگرد ایمان رکھتے تھے کہ وُہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا :۔

(الف) شروع شروع میں اُنہوں نے خُداوند مسیح کی موت اور قیامت کی بابت پاک نوشتوں کے بیان کو نہ سمجھا۔

"اس پر پطرس اُس کو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا.... یہ تجھ پہ ہرگز نہیں آنے کا۔" (متّی ۱۶: ۲۱-۲۲)

"..... وُہ آپس میں بحث کرتے تھے کہ مُردوں میں جی اُٹھنے کے کیا معنی ہیں۔" (مرقس ۹: ۹-۱۰)

"..... لیکن وُہ اس بات کو سمجھتے نہ تھے اور اُس سے پُوچھتے ہُوئے ڈرتے تھے۔" (مرقس ۹: ۳۱-۳۲)

ب۔ چند عورتوں کو یہ توقع تھی کہ وُہ خُداوند یسُوع کی مُردہ لاش کو قبر میں پائیں گی۔

(ملاحظہ ہو یُوحنّا ۲۰: ۲، ۱۳، ۱۵ ; متّی ۲۸: ۱ ; مرقس ۱۶: ۱-۳ ; لُوقا ۲۴: ۱-۴)

ج ۔ فرشتوں کے الفاظ نے عورتوں کو شروع میں بیحد خوفزدہ کر دیا اور وُہ خوف سے بول نہ سکیں :۔

(ملاحظہ ہو :- مرقس ۱۶ : ۸ ، لُوقا ۲۴ : ۵)

(د) شاگردوں نے پہلے پہل تو عورتوں کے بیان پر یقین نہ کیا :-

"اور اُنہوں نے . . . . . . یقین نہ کیا" (مرقس ۱۶ : ۱۱)

"مگر یہ باتیں اُنہیں کہانی سی معلُوم ہُوئیں اور اُنہوں نے اُن کا یقین نہ کیا" (لُوقا ۲۴ : ۱۱)

(ہ) اُنھوں نے ان دو شاگردوں کی باتوں کا یقین نہ کیا جنھیں اماؤس کی راہ پر خُداوند یسُوع نظر آیا تھا :-

(مرقس ۱۶ : ۱۳)

(ص) مقدّس پطرس خُداوند یسُوع کی قیامت کی خبر سُن کر تعجّب کرنے لگا (لُوقا ۲۴ : ۱۲)

(ض) تُوما نے دیگر شاگردوں سے خُداوند یسُوع کی قیامت کی حیرت انگیز خبر سُنی لیکن اس کے باوجود یقین نہ کیا۔

(یُوحنّا ۲۰ : ۲۴-۲۵)

(ط) جب شاگردوں نے خُداوند یسُوع کو اپنے بیچ میں دیکھا تو وُہ بے حد گھبرا گئے۔

(لُوقا ۲۴ : ۳۷-۴۱)

(ظ) اُنھوں نے قیامتِ مسیح کا یقین نہ کیا جب تک کہ :-

۱- اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے خُداوند یسُوع کے زخم نہ دیکھ لئے -

(لُوقا ۲۴ : ۳۸-۴۰)

۲۔ خُداوند یسُوع نے اُن کے سامنے کھانا نہ کھا لیا (لُوقا ۲۴ : ۴۲)
۳۔ خُداوند یسُوع نے اُن کا ذہن نہ کھولا کہ وُہ کتابِ مقدّس کو سمجھیں۔
(لُوقا ۲۴ : ۴۵)

(ج) خُداوند یسُوع نے اپنے شاگردوں کی بے اعتقادی اور نادانی پر اُن کو ملامت کی۔ (ملاحظہ ہو مرقس ۱۶ : ۱۴، لُوقا ۲۴ : ۲۵)
۲۔ وُہ اپنی ذاتی کوشش کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک خارجی قُوّت کے زیرِ اثر کمزور رضاکار ہوتے ہُوئے مضبُوط اور پختہ رسُول اور گواہ بن گئے۔
"لیکن جب رُوح القُدس تُم پر نازل ہوگا تو تُم قُوّت پاؤ گے اور ..... میرے گواہ ہو گے"۔ (اعمال ۱ : ۶، ۱۲-۱۶)
۳۔ ہر انجیل نویس انفرادی حیثیت سے خُداوند یسُوع کی قیامت کی گواہی دیتا ہے۔
(متّی ۲۸ : ۱-۱۸ ؛ مرقس ۱۶ : ۱-۱۹ ؛ لُوقا ۲۴ : ۱-۴۸
یُوحنّا ۲۰ : ۱ - ۲۹)
۴۔ پینتکُست کے موقع پر رسُولوں نے بھیڑ کے رُوبرُو یہ گواہی دی تھی کہ خُدا نے یسُوع کو مُردوں میں سے جلایا۔
(ملاحظہ ہو:۔ اعمال ۲ : ۲۴ ؛ اعمال ۳ : ۱۵ ؛ اعمال ۴ : ۱۰
افسیوں ۱ : ۱۹-۲۰)
پچھلے پہل پولُس کا یہ خیال تھا کہ خُداوند یسُوع کے شاگرد اور دیگر رسُول واجب القتل ہیں۔ اُس نے یسُوع کے

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی داستان پر یقین نہ کیا۔
(اعمال ۷ : ۵۸ ؛ اعمال ۸ : ۱-۴)

۶ - پولُس کی گواہی اس وجہ سے بیش قیمت ہے کیونکہ وُہ ایک تبدیل شُدہ رُوح کی گواہی ہے جو تبدیلی سے قبل مسیحیوں کے حق میں متعصّب، جفاجُو اور کینہ پرور تھا۔

(۱-کرنتھیوں ۱۵ : ۱-۵۸)

خلاصہ

اُن لوگوں کی گواہی جو خُداوند یسُوع کی صحبت میں آئے دِن رہا کرتے تھے، کسی بھی طرح سے خُداوند کے دعوؤں کو نہ ہی کمزور ثابت کرتی ہے اور نہ ہی ان کو جھٹلاتی ہے۔ اس کے برعکس ان لوگوں کی گواہی ہمارے خُداوند کے دعوؤں کو زیادہ قابلِ اعتماد بنا دیتی ہے اور ثابت کرتی ہے کہ وُہ بے گناہ اور علیم و بصیر تھا اور اُس کی زندگی میں نہ تو کوئی عیب تھا اور نہ ہی کوئی گناہ۔

یہ لوگ یسُوع کو اپنا خُداوند اور خُدا، خالق و مالک اور روزِ قیامت کا مُنصف مانتے تھے۔ وُہ اس حقیقت کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتے کہ وُہ اُس کی اُلوہیت سے بے بہرہ تھے یا وُہ اُن نبوّتوں کے بھید کو سمجھنے کے ناقابل تھے جو مسیحِ موعُود اور اُس کی اذیتوں کے سلسلہ میں تھیں اور اُس کی قیامت سے تعلّق رکھتی تھیں۔

یہ حیرت انگیز تبدیلی کا سبب جو شاگردوں کی زندگی میں رُونما ہُوئی صرف انجیلی بیانات کی وساطت سے ہم کو معلُوم ہوتی ہے۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا واقعہ بذاتِ خود مسیح کی اُلوہیت کے بارے میں بے شمار اثبات میں سے ایک ثبوت تھا جو خُداوند کی زندگی اور تعلیم کے تمام حقائق سے واضح ہو گیا تھا۔ اُن کے لئے صرف ایک ہی راستہ تھا کہ وُہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ دُنیا کے رُوبرُو

اُس کی گواہی دیتے۔

"ہم وُہ باتیں جو ہم نے سُنی اور دیکھیں، بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔"

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ میرا ایمان رکھنا کہ خُداوند یسُوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے، میرے ذاتی افعال اور گفت وشنید پر کیا اثر کر چُکا ہے؟

۲۔ اگر آج بھی پہلی صدی عیسوی کی طرح اذیّت رسانی شرُوع ہو تو کیا میری گواہی جُرأت دلیرانہ ہو گی؟

۳۔ خُداوند یسُوع مسیح کے متعلّق میری ذاتی گواہی کیا ہے؟

سوالات

۱۔ انجیل مقدّس سے حوالہ جات پیش کر کے ثابت کرو کہ خُداوند یسُوع کے شاگرد اُس کی موت اور قیامت کے اصل مفہُوم کو سمجھنے سے قاصر تھے؟

۲۔ کیا خُداوند یسُوع کی تدفین کے بعد اُن عورتوں کو توقع تھی کہ وُہ اُس کو دوبارہ زندہ دیکھیں گی؟ اپنے جواب کو مدلّل ثابت کرو؟

۳۔ ہمارے پاس کیا ثبُوت ہے کہ جب شاگردوں نے عورتوں کی زبانی خُداوند یسُوع کی قیامت کی خبر سُنی تو انہوں نے یقین نہ کیا؟

۴- ہمیں کس طرح معلوم ہے کہ مذکورہ عورتوں کو خالی قبر میں کسی فوق الفطرت ہستی کو دیکھنے کی توقع نہ تھی ؟

۵- حوالہ جات پیش کر کے ثابت کرو کہ شاگردوں نے خداوند مسیح کی قیامت کی خبر پر فی الفور یقین نہ کیا ؟

۶- مقدّس پولُس رسُول کی گواہی کے متعلّق تُمہارا کیا خیال ہے ؟

۷- تُمہارے خیال کے مطابق شاگردوں کے تبدیل شُدہ رویّہ کی کیا وجہ تھی ؟ خُداوند یسُوع کے مصلُوب ہونے کے وقت جو رویّہ شاگردوں نے اختیار کیا اُس کا موازنہ اُن کے اُس رویّہ سے کیجئے جس کا ذکر اعمال کی کتاب میں پایا جاتا ہے ؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱- خُداوند یسُوع کے مصلُوب ہونے کے وقت اور اُس سے پیشتر شاگردوں کی اہمیّت کیا تھی ؟ اُن کی زندگیوں کا مقابلہ پنتکست کے وقت سے کیجئے جب وُہ تبدیل ہو چُکے تھے اور ایمان کے اعتبار سے پُختہ بن گئے تھے۔ اُن کی اہمیّت میں یہ فرق کیونکر پڑا ، بحث کرو ؟

۲- خُداوند یسُوع کی قیامت کی بابت شاگردوں کی بے اعتقادی پر بحث کرو ؟ بحث کرو کہ یہ ناممکن تھا کہ شاگرد اپنے خُداوند کی قیامت کے متعلّق ایک فرضی قصّہ تراش لیتے ؟

۳- اگر بفرضِ محال یہ ثابت ہو جائے کہ خُداوند یسُوع مسیح مُردوں میں سے نہیں جی اُٹھا تھا، تو کیا اس سے ہمارے معاشرے کی بُنیادیں ہِل جانے کا امکان ہے؟

دلیل

اہلِ یہُود جن کو خُدا نے انبیاء کے وسیلے پاک نوشتے سپُرد کئے تھے آج بھی عہدِ عتیق کے اُنہی نوشتوں کے حامل ہیں جو ہمارے پاس ہیں۔

اگر یہ کتابیں جو کہ مسیح سے کئی سو سال قبل ضابطۂ تحریر میں آئی تھیں اور تواریخی مسیح کی زندگی، اُس کے کام، اور اُس کی موت کی بابت چھوٹی سے چھوٹی تفصیل کو بلا مُبالغہ رنگ میں پیش کرتی ہیں تو ایسی صُورت میں ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ خُداوند یسُوع مسیح فی الحقیقت مسیح موعُود تھا۔

اس نتیجہ کو قبُول کرنے کے بعد ہمیں یہ بھی ماننا ہو گا کہ انبیاءِ کرام کا کلام انسانی دماغ کی خُود ساختہ تخلیق نہ تھی بلکہ ہمیں اس کے برعکس اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہو گا کہ قادرِ مُطلق اور علیم و بصیر خُدا نے اپنے خُدام یعنی انبیا کی معرفت کلام کیا اور اُس نے ہماری تربیّت کے

واسطے ان تفصیلات کو نبیوں کے وسیلہ سے ضبطِ تحریر میں لانے کا انتظام کیا۔

اگر ہم انبیاء کے پیغام کی تفصیلات کی صداقت سے اپنی آنکھیں پھیر لیں جس کا انکشاف ہمیں عہدِ عتیق کے پاک نوشتوں میں ملتا ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم خُدا کے بیٹے اپنے خُداوند یسُوع مسیح کی سچّی گواہی دینے سے اپنے آپ کو محرُوم کر رہے ہیں۔

اگر ہم تواریخی واقعات کے باوجُود پُرزور دعویٰ کریں کہ قدیمی فقیہوں نے باہمی سازش کر کے مقدّس تحریرات میں جھُوٹ مُوٹ کی پیشنگوئیوں کو داخل کیا تھا تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم سچائی اور منطق کے معاملہ میں بڑی ناواقفیّت اور جہالت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اہلِ یہُود کا اپنے پاک نوشتوں میں ایسے واقعات کو داخل کرنا جو اُن کے مذہب کے خلاف شہادت دے ایک بالکل غیر ممکن سی بات ہے، چنانچہ وُہ آج تک یسُوع مسیح کے حوالہ کو تسلیم نہیں کرتے۔

جس خُدا نے کتابِ مقدّس کے مُصنّفین پر الہام نازل فرمایا، اُسی خُدا نے آنے والے کی خبر کی تفصیلات کو بڑی دانائی سے ایک طویل مدّت میں تقسیم کر کے پُشت در پُشت چند چُنے ہُوئے لوگوں کے وسیلے اُس حقیقت کا بتدریج انکشاف کیا تھا، چنانچہ اُن کے کلام کے مجمُوعہ سے ایک ایسی شبیہ مکمّل ہوگئی جس سے خُدا کے ممسُوح کا ظہُور ثابت ہوتا ہے۔ فی الحقیقت خُدا کا یہ منصُوبہ اُس کی حکمت کا ثبُوت ہے جس کے تحت وُہ انسان کے مختلف شکُوک اور بے اعتقادی کا ازالہ کرتا ہے۔

چوتھا سبق

خُداوند یسُوع مسیح کے دُعاوی کے متعلّق عہدِ عتیق کی شہادت

حِصّہ اوّل

سنہلی آیت :- "پھر مُوسیٰ سے اور سب نبیوں سے شرُوع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہُوئی ہیں، وُہ اُن کو سمجھا دیں۔" (لُوقا ۲۴ : ۲۷)

اُس کا نسب نامہ ——— نجات کے وسائل

۱۔ عورت کی نسل کے وسیلہ سے نجات کا وعدہ

حوالہ :- پیدائش ۳ : ۱۵

"عورت کی نسل . . . . وُہ تیرے سر کو کچلے گا اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔"

موازنہ کیجئے :- لُوقا ۱ : ۳۱ - ۳۶ ؛ متّی ۱ : ۱۹ - ۲۱ ؛

۲. ابرہام کے وسیلہ سے :-

حوالہ :- پیدائش ۱۲ : ۳ -

"...... اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائینگے"۔

موازنہ کیجئے :- متّی ۱:۱ - "یسوع مسیح ..... ابن ابرہام کا نسب نامہ"۔

۳. یعقوب کے وسیلہ سے :-

حوالہ :- پیدائش ۲۸ : ۱۴ - "اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گے"۔

گنتی ۲۴ : ۱۷ - ۱۹ - "..... یعقوب میں سے ایک ستارہ نکلے گا اور اسرائیل میں سے ایک عصا اُٹھے گا ..... اور یعقوب ہی کی نسل سے فرمانروا اُٹھے گا ......"

موازنہ کیجئے :- متّی ۱ : ۱ - ۲ "یسوع مسیح ..... کا نسب نامہ ..... یعقوب سے یہُوداہ اور اُس کے بھائی پیدا ہُوئے"۔

۴ یہوداہ کی قوم کے وسیلہ سے :-

حوالہ :- پیدائش ۴۹ : ۱۰

موازنہ کیجئے :- عبرانیوں ۷ : ۱۴

"چنانچہ ظاہر ہے کہ ہمارا خداوند یہُوداہ میں سے پیدا ہُوا"۔

۵. داؤد کے گھرانے کے وسیلہ سے :-

حوالہ :- ۲-سموئیل ۷ : ۱۲، ۱۶ "..... میں اُس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کروں گا ..... تیرا تخت ہمیشہ کے لئے قائم

کیا بچائے گا۔"

۱۔ تواریخ ۱۷ : ۱۲-۱۴۔ "وہ میرے لئے گھر بنائے گا اور میں اُس کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کروں گا۔"

یسعیاہ ۹ : ۶-۷ "....اور سلطنت اُس کے کندھے پر ہوگی اور اُس کا نام عجیب مُشیر خُدائے قادر، ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ ہوگا... وہ داؤد کے تخت اور اُس کی مملکت پر آج سے ابد تک حکمران رہے گا اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشے گا۔

موازنہ کیجئے :۔ لُوقا ۲ : ۴ "پس یُوسف بھی گلیل کے شہر ناصرت سے داؤد کے شہر بیت لحم کو گیا جو یہودیہ میں ہے اس لئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا۔"

لُوقا ۱ : ۳۲-۳۳ "وہ بزرگ ہوگا اور خُدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور خُداوند خُدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کریگا، اور اُس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔"

۶۔ خُداوند کو ایک کنواری کے بطن سے پیدا ہونا تھا۔

حوالہ :۔ یسعیاہ ۷ : ۱۴ "لیکن خُداوند آپ تُم کو ایک نشان بخشے گا دیکھو! ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اُس کا نام عمانوایل رکھے گی۔"

موازنہ کیجئے :۔ لُوقا ۲ : ۵ - ۷ ، متّی ۱ : ۱۸ - ۲۵

۷۔ اُس کی جائے پیدائش بیت لحم مقرر کی گئی تھی ۔

حوالہ :۔ میکاہ ۵ : ۲ "لیکن اَے بیت لحم اِفراتاہ ۔ ۔ ۔ ۔ تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہوگا اور اُس کا مصدر زمانۂ سابق ہاں قدیم الایّام سے ہے "

موازنہ کیجئے :۔ لُوقا ۲ : ۴ - ۷ ۔

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ یُوحنّا ۱۱ : ۴۹ - ۵۱ کو مدِّ نظر رکھتے ہُوئے بتایئے کہ کیا عہدِ قدیم کے انبیاء اُن تمام باتوں کو سمجھتے تھے جو اُنہوں نے خُداوند یسُوع کے متعلّق قلمبند کی تھیں یا نہیں ؟ کیا مَیں توقع رکھتا ہُوں کہ مَیں اُن تمام کاموں کو دیکھ کر سمجھ سکوں گا جو خُدا کا رُوح مُجھ کو کرنے پر آمادہ کرتا ہے ؟

۲۔ ذرا اُن مقدّسین کی بابت غور فرمائیں جو اس وقت خُداوند کے حضور میں ہیں ۔ آپ کے خیال کے مطابق کیا اُنہوں نے زمین پر اپنی دُنیوی اشیا کو خُداوند کے جلال کے لئے ترک کرنے کے موقع پر مایُوسی اور پشیمانی کا اظہار کیا ہوگا ؟

سوالات

۱۔ کتاب مقدّس میں مندرج نبوّتی کلمات میں سے کون سا کلام سب

سے پہلے ضبطِ تحریر میں لایا گیا تھا؟

۲۔ کیا تمہیں یسعیاہ ۷: ۱۴ اور "عورت کی نسل" کے مابین کوئی تعلق نظر آتا ہے؟

۳۔ متی باب ۱ اور لوقا باب ۳ میں جو نسب نامے مندرج ہیں اُن میں کون کون سے فرق موجود ہیں؟ کیا تم اس فرق کی وجہ بتا سکتے ہو؟

۴۔ کیا وہ وعدہ پورا ہو چکا ہے جو خدا نے داؤد نبی سے کیا تھا؟ وہ کب پورا ہوگا؟

۵۔ کیا وہ وعدہ پورا ہو چکا ہے جو خدا نے ہمارے خداوند کی والدہ ماجدہ مریم سے کیا تھا؟ اس وعدہ کا کون سا حصہ ابھی پورا ہونا باقی رہ گیا ہے؟

۶۔ اسرائیل کے حاکم کی پیدائش کس جگہ ہوئی تھی؟ (صحیح صحیح حوالہ دو) وہ کب حکومت کرے گا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ اپنے نوشتوں کے متعلق اہلِ یہود کے موجودہ رویّہ پر بحث کرو؟

(الف) کیا اُن کے نوشتے ہمارے عہدِ عتیق سے متفق ہیں؟

(ب) کیا وہ اب بھی مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں؟

(ج) اُن کی شریعت کب موجودہ حالت میں تشکیل دی گئی تھی؟

(د) اہلِ یہود نے کن تدابیر سے اپنے نوشتوں کو اغلاط سے محفوظ رکھا؟

۲- اہلِ یہود جن نوشتوں کو مقدس مانتے تھے وُہی اُن کے خلاف ایک عظیم گواہی کی حیثیت رکھتے ہیں؛ اس بیان پر بحث کرو؟

۳- ہم جانتے ہیں کہ یشوع کی ماں مریمؔ سے جو وعدہ کیا گیا تھا وُہ مکمل طور پر پُورا نہیں ہُوا - کیا اس امر سے وعدے میں تضاد ثابت ہوتا ہے؟ اس وعدے کے ادھورے حِصّہ پر بحث کرو اور وجہ بیان کرو کہ وُہ کیونکر پُورا نہ ہوسکا؟

حصہ دوم

اگر ہم بائیسویں زبور کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں یقیناً اس محنت کا خاطر خواہ معاوضہ ملے گا۔ مذکورہ زبور مسیح سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے قلمبند کیا گیا تھا۔ اس میں دُکھ اُٹھانے والے مُنجی کی تصویر کھینچی گئی ہے جو عوام کے ہاتھوں تکلیف برداشت کر رہا ہے چنانچہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ زبور ہر لحاظ سے غیر یہودی ہے۔ بسن کے سانڈوں اور کتوں کا حوالہ بڑی آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے (بسن ایک صوبہ تھا جس کو بنی اسرائیل نے شاہ بسن بنام ہاگ سے حاصل کیا تھا)۔ (گنتی ۱۵: ۲۴-۲۶)

اس زبور میں ہمیں رُومی لشکروں اور سزاؤں کے خاص طریقوں کی جھلک ملتی ہے۔ صلیب کا واقعہ بھی بڑی صفائی سے بیان کیا گیا ہے۔ دیگر تفصیلات مثلاً عوام کا مذاق اُڑانا یا گھورنا یا صلیب کے تلے ہجوم کا جوا کھیلنا اس خوش اسلوبی اور وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں یہ گمان ہوتا ہے کہ داؤد نبی تقریباً دس صدیاں بعد انجیل نویسوں کے ہمراہ کھڑا ہو کر کوہ کلوری پر صلیب کا نظارہ دیکھ رہا ہے۔

اس بات پر بھی خاص دھیان دیں کہ اس زبُور کا اختتام بھی سراسر غیر یہُودی ہے:۔

"ساری دُنیا خُداوند کو یاد کرے گی اور اُس کی طرف رجُوع لائے گی اور قوموں کے سب گھرانے تیرے حضُور سجدہ کریں گے کیونکہ سلطنت خُداوند کی ہے، وُہی قوموں پر حاکم ہے"۔

خُداوند مسیح کی اذیّت اور قیامت کی کہانی زبُور کی زبانی

۱۔ حوالہ:۔ زبُور ۲۲: ۱:۔ "اے میرے خُدا! اے میرے خُدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ تُو میری مدد اور نالہ و فریاد سے کیوں دُور رہتا ہے؟"

موازنہ کیجئے:۔

متّی ۲۷: ۴۶ "اور تیسرے پہر کے قریب یسُوع نے بڑی آواز سے چلّا کر کہا۔ ایلی۔ ایلی۔ لما شبقتنی؟ یعنی اے میرے خُدا! اے میرے خُدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"

۲۔ حوالہ جات:۔

زبُور ۲۲: ۶ "پر مَیں تو کیڑا ہُوں، انسان نہیں۔ آدمیوں میں انگشت نما ہُوں اور لوگوں میں حقیر"۔

زبُور ۲۲: ۱۴ "مَیں پانی کی طرح بہہ گیا۔ میری سب ہڈیاں اُکھڑ گئیں۔

میرا دل موم کی مانند ہو گیا۔ وُہ میرے سینہ میں پگھل گیا"۔
زبُور ۲۲ : ۱۶ "کیونکہ کتّوں نے مجھے گھیر لیا۔ بدکاروں کا گروہ مجھے گھیرے ہُوئے ہے۔ وُہ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھیدتے ہیں"۔
موازنہ کیجیے :- لُوقا ۲۳ : ۳۳ "....... اُسے مصلوب کیا اور بدکاروں کو بھی ایک کو دہنی اور دُوسرے کو بائیں طرف"۔
حوالہ :- زبُور ۲۲ : ۷-۸ "وُہ سب جو مجھے دیکھتے ہیں میرا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔ وُہ مُنہ چڑاتے، وُہ سر ہلا ہلا کر کہتے ہیں اپنے کو خُداوند کے سُپرد کر دے، وُہی اُسے چھُڑائے جبکہ وُہ اُس سے خُوش ہے تو وُہی اُسے چھُڑائے۔
موازنہ کیجیے :-
متّی ۲۷ : ۳۹-۴۳ "اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے ...... اپنے تئیں بچا اگر تو خُدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ ...... سردار کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کر ٹھٹھے سے کہتے تھے، اس نے اوروں کو بچایا، اپنے تئیں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے، اب صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں۔ اس نے خدا پر بھروسہ کیا ہے، اگر وُہ اسے چاہتا ہے تو اب اس کو چھُڑا لے، کیونکہ اس نے کہا تھا میں خُدا کا بیٹا ہُوں"۔

۴۔ حوالہ جات :۔ زبور ۲۲ : ۱۵ "میری قوت ٹھیکرے کی مانند خشک ہو گئی اور میری زبان میرے تالو سے چپک گئی اور تو نے مجھے موت کی خاک میں ملا دیا۔"

زبور ۶۹ : ۲۱ "انہوں نے مجھے کھانے کو اندرائن بھی دیا اور میری پیاس بجھانے کو انہوں نے مجھے سرکہ پلایا۔"

موازنہ کیجئے :۔

یوحنا ۱۹ : ۲۸۔۳۰ "اس کے بعد جب یسوع نے جان لیا کہ اب سب باتیں تمام ہوئیں تاکہ نوشتہ پورا ہو تو کہا کہ میں پیاسا ہوں ... پس انہوں نے سرکہ میں بھگوئے ہوئے سپنج کو...... اس کے منہ سے لگایا۔"

۵۔ حوالہ :۔ زبور ۲۲ : ۱۸ "وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے ہیں اور میری پوشاک پر قرعہ ڈالتے ہیں۔"

موازنہ کیجئے :۔

یوحنا ۱۹ : ۲۳۔۲۴ "سپاہی ......اس کے کپڑے لے کر چار حصے کئے۔ ہر سپاہی کے لئے ایک حصہ اور اس کا کرتہ بھی لیا.... انہوں نے آپس میں کہا...... اس پر قرعہ ڈالیں تاکہ معلوم ہو کہ کس کا نکلتا ہے۔"

حوالہ :۔ زبور ۲۲ : ۱۷ "میں اپنی سب ہڈیاں گن سکتا ہوں ۔ وہ مجھے تاکتے اور گھورتے ہیں۔"

موازنہ کیجئے :۔

لُوقا ۲۲ : ۳۵ "اور لوگ کھڑے دیکھ رہے تھے ...."

متّی ۲۷ : ۳۶ "اور وہاں بیٹھ کر اُس کی نگہبانی کرنے لگے"۔

۷۔ قیامت

حوالہ :۔ زبُور ۱۶ : ۱۰ "کیونکہ تُو نہ میری جان کو پاتال میں رہنے دیگا، نہ اپنے مقدس کو سڑنے دے گا"۔

موازنہ کیجئے

متّی ۲۸ : ۱-۶ ؛ اعمال ۲ : ۲۹-۳۲ ؛ اعمال ۱۳ : ۳۳-۳۷

۸۔ مسیح کی قیامت اور صعوُد

حوالہ :۔ زبُور ۶۸ : ۱۸ "تُو نے عالم بالا کو صعوُد فرمایا۔ تُو قیدیوں کو ساتھ لے گیا۔ تجھے لوگوں سے بلکہ سرکشوں سے بھی ہدیے ملے تاکہ خُداوند خُدا اُن کے ساتھ رہے"۔

موازنہ کیجئے :۔ اعمال ۱ : ۹ ؛ افسیوں ۴ : ۸-۱۰

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ میرا گناہ ذاتی طور پر خُداوند یسُوع کے واسطے بہت ہی مہنگا رہا ہے۔ کیا میں حقیقتِ گناہ کو سمجھنے میں غیر سنجیدہ اور غافل رہتا ہوُں؟

۲۔ "اُس نے اپنے آپ کو حقیر بنایا"۔ اپنی مخلوق اور جس جہان میں وُہ مخلوق رہتی ہے۔ اُس کا خالق ہونے کی حیثیت سے، اور اُن کو روز کی روٹی دینے والے اَن داتا کی حیثیت سے، اُن کو زندگی

بخشنے والے کی حیثیت سے ہمارے خُداوند کی کیا شہرت ہے؟ کیا مَیں خُداوند کی رضاکارانہ شرمساری کے اس پہلُو کو اچھی طرح سمجھتا ہُوں؟

سوالات

۱۔ کیا یہ ممکن تھا کہ لوگ بائیسویں ۲۲ زبُور کی تفصیلات کی بابت یُوں قیاس آرائی کرتے کہ گویا اس کا اطلاق عین مسیح کی زندگی ہی پر ہوتا ہے؟

۲۔ کس طرح بائیسویں زبُور کا نقطۂ نظر غیر یہُودی ہے؟

۳۔ اپنی یادداشت سے اس زبُور میں سے کم از کم چار نبوّتی کلمات کا حوالہ نئے عہدنامہ میں ان کی مماثل تکمیل کے ساتھ بیان کرو؟

۴۔ سولھویں زبُور میں خُداوند یسُوع کی قیامت کی بابت کیا حوالہ دیا گیا ہے؟

۵۔ زبُور ۶۸ میں خُداوند کے صعُود کے متعلّق جو حوالہ دیا گیا ہے اُس کو بیان کرو؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ صلیبی مَوت کے متعلّق جو پیشین گوئیاں بائیسویں ۲۲ زبُور میں کی گئی ہیں اُن کا موازنہ پیشہ ورانہ نجُومیوں کی اُن مبُہم باتوں سے کرو جو وُہ کسی کی مَوت کی بابت بتاتے ہیں؟

۲۔ کیا یہ ممکن ہے کہ زبُور نویس کے زمانہ میں صلیبی مَوت کا عام رواج تھا اور مصنّف اس سے واقف تھا؟ (مسیح سے تقریباً ایک ہزار سال قبل)

۳۔ قربانی کے بکرے کی تکالیف اور ہمارے خداوند کی ذہنی کوفت جس کا انکشاف زبور کی پہلی آیت میں کیا گیا، دونوں موضوعات کے باہمی تعلق پر بحث کرو؟

۴۔ جب ایک یہودی کفارہ کے دن قربانی کے بکرے کو مذبح کی طرف جاتے دیکھتا اور اپنی آنکھوں سے قربانی کی رسم ادا ہوتے ہوئے مشاہدہ کرتا تو ایسی حالت میں اُس کے ذہن میں کیا خیال آتا ہوگا لہٰذا اس رسم کا مقصد کیا تھا؟

حصّہ سوم

یسعیاہ نبی ہمارے سامنے خُدا کے دُکھ اُٹھانے والے برّے کی ایک مخصُوص یہُودی تصویر پیش کرتا ہے جس سے ہم قُربانی کی کارروائی کی تفصیلات کو بڑی آسانی سے ذہن نشین کر سکتے ہیں اس لئے کہ ہر فقرے کا تعلق گناہ کی قُربانی سے ہے جو کفّارہ کے دِن گذرانی جاتی ہے۔

چنانچہ خُدا کا برّہ یعنی اُس کا خادم بڑی پستی کی حالت میں ہے۔ اُس میں کوئی جسمانی حُسن و جمال نہیں۔ وُہ ایک بے زبان قُربانی کا برّہ ہے جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں۔ اُسے ستانے والوں نے اپنی حماقت سے خُدا کے حُکم سے طمانچے مارے۔ اُسے بوقتِ مصلُوبیت زخمی کیا گیا۔ اُس کے خلاف بے انصافی کی گئی۔ اُس کی جان گناہ کے عوض میں قُربان کی گئی اور اُس کا خُون متعدد اقوام پر چھڑکا گیا۔ اُس نے بُہتوں کا جواز پیش کیا اور اُن کی بے انصافی برداشت کی، خطا کاروں کی شفاعت فرمائی اور بالآخر اپنی جان کا دُکھ اُٹھا کر دیکھا اور سیر ہُوا۔ وُہ کونسی ہستی ہے جس نے جہان کے نجات دینے والے اور خُدا کے خادم کی پیدائش سے سات سو برس پہلے اس کی بابت اس قدر تفصیلات مہیّا کیں اور یسعیاہ نبی کی آنکھوں کو کھول دیا کہ وُہ ان تمام باتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھے اور قلمبند کرے؟

مردِ غمناک اور پست حال خادم کا بیان

یسعیاہ نبی کے قلم سے

حوالہ :- یسعیاہ ۵۰ : ۵

"خداوند خدا نے میرے کان کھول دیئے اور مَیں باغی و برگشتہ نہ ہُوا"۔

موازنہ کیجئے :-

(الف) فلپیوں ۲ : ۸ "... اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ مَوت بلکہ صلیبی مَوت گوارا کی"۔

(ب) عبرانیوں ۵ : ۸ "... اور باوجود بیٹا ہونے کے اُس نے دُکھ اُٹھا اُٹھا کر فرمانبرداری سیکھی"۔

۲ - حوالہ :-

یسعیاہ ۵۰ : ۶ "مَیں نے اپنی پیٹھ پیٹنے والوں کے اور اپنی داڑھی نوچنے والوں کے حوالہ کی۔ مَیں نے اپنا مُنہ رُسوائی اور تھوک سے نہیں چھپایا"۔

موازنہ کیجئے :-

(الف) متّی ۲۶ : ۶۷ "اس پر اُنہوں نے اُس کے مُنہ پر تھوکا اور اُس کے مُکّے مارے اور بعض نے طمانچے مار کر کہا"۔

(ب) مرقس ۱۵: ۱۵-۲۰ "... یسُوع کو کوڑے لگوا کر ... اور وُہ اُس کے سر پر سرکنڈا مارتے اور اُس پر تھوکتے اور گھٹنے ٹیک کر اُسے سجدہ کرتے رہے ..."

۳- حوالہ

یسعیاہ ۵۳: ۲ "..... پر وُہ اُس کے آگے کونپل کی طرح اور خُشک زمین سے جڑ کی مانند پھُوٹ نکلا ہے ، نہ اُس کی کوئی شکل و صُورت ہے نہ خُوبصُورتی اور جب ہم اُس پر نگاہ کریں تو کچھ حُسن و جمال نہیں کہ ہم اُس کے مُشتاق ہوں"۔

موازنہ کیجئے :-

(الف) متّی ۱۳: ۵۵-۵۷ "..... کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ .... اور اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی ...."

(ب) یُوحنّا ۱۹: ۱۵ "پس وُہ چلاّئے کہ لیجا! لیجا! اِسے مصلُوب کر!"

(ج) یُوحنّا ۱: ۱۰-۱۱ "... وُہ دُنیا میں تھا اور دُنیا اُس کے وسیلہ سے پیدا ہُوئی اور دُنیا نے اُسے نہ پہچانا - وُہ اپنے گھر آیا اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبُول نہ کیا"۔

۴- حوالہ

یسعیاہ ۵۲: ۱۴ "..... جس طرح بُہتیرے تجھ کو دیکھ کر دنگ ہو گئے (اُس کا چہرہ ہر ایک بشر سے زائد اور اُس کا جسم بنی آدم سے زیادہ بگڑ گیا تھا)

موازنہ کیجئے :-

متی ۲۶ : ۶۷-۶۸ "۔۔۔۔ اس پہ اُنہوں نے اُس کے مُنہ پہ تھوکا اَور مُکّے مارے اَور بعض نے طمانچے مار کر کہا، اَے مسیح! ہمیں نبوت سے بتا کہ تجھے کس نے مارا؟"

۵ **حوالہ**

یسعیاہ ۵۳ : ۳ "۔۔۔۔ وہ آدمیوں میں حقیر و مردُود۔ مردِ غمناک اَور رنج کا آشنا تھا۔ لوگ اُس سے گویا رُوپوش تھے، اُس کی تحقیر کی گئی اَور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی۔"

موازنہ کیجئے :-

مرقس ۹ : ۱۲ "۔۔۔۔ وہ بہت سے دُکھ اُٹھائے گا اَور حقیر کیا جائے گا۔"

لُوقا ۲۴ : ۲۵-۲۶ "۔۔۔۔ کیا مسیح کو یہ دُکھ اُٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرُور نہ تھا؟"

۶ **حوالہ**

یسعیاہ ۵۳ : ۷ "وہ ستایا گیا تو بھی اُس نے برداشت کی اَور مُنہ نہ کھولا، جس طرح برّہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اَور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اُسی طرح وہ خاموش رہا۔"

موازنہ کیجئے

(الف) مرقس ۱۴ : ۶۰ - ۶۱ "........ پھر سردار کاہن نے...... یسُوع سے پُوچھا کہ تُو کچھ جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ مگر وُہ خاموش ہی رہا اور کچھ جواب نہ دیا......"

(ب) ۱-پطرس ۲ : ۲۳ "نہ وُہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا اور نہ دُکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا بلکہ اپنے آپ کو سچے انصاف کرنے والے کے سپُرد کرتا تھا۔"

(ج) متّی ۲۷ : ۱۲ - ۱۴ "جب سردار کاہن........ الزام لگا رہے تھے تو اُس نے کچھ جواب نہ دیا...... ایک بات کا بھی اُس کو جواب نہ دیا۔"

(۷) حوالہ

یسعیاہ ۵۳ : ۹ "..... اُس کی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی اور وُہ اپنی موت میں دولتمندوں کے ساتھ ہُوا، حالانکہ اُس نے کسی قسم کا ظلم نہ کیا اور اُس کے مُنہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔"

موازنہ کیجئے :-

(الف) متّی ۲۷ : ۳۸ "...اُس وقت اُس کے ساتھ دو ڈاکو مصلوب ہُوئے، ایک دہنے اور ایک بائیں۔"

(الف) یُوحنّا ۱۸: ۳۹-۴۰ "مگر تمہارا دستور ہے...... اُنہوں نے چِلّا کر کہا برابا کو......"

(ج) متّی ۲۷: ۵۷-۶۰ "...یُوسف نام ارمتیہ کا ایک دولت مند آدمی آیا...... اُس نے پیلاطُس کے پاس جا کر یسُوع کی لاش مانگی.... اور یُوسف نے لاش کو لے کر.... اپنی نئی قبر میں.... رکھا۔"

(د) یُوحنّا ۱۹: ۳۹-۴۲ "...خُوشبُودار چیزوں کے ساتھ کفنایا...."

(ہ) ۱-پطرس ۲: ۲۲ "نہ اُس نے گناہ کیا اور نہ اُس کے مُنہ سے کوئی مکر کی بات نِکلی۔"

۸- حوالہ

یسعیاہ ۴۲: ۱-۷ "دیکھو میرا خادم.... میرا برگزیدہ جس سے میرا دِل خُوش ہے.... وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا.... وہ راستی سے عدالت کرے گا.... جزیرے اُس کی شریعت کا انتظار کریں گے ....لوگوں کے عہد اور قوموں کے نُور کے لئے تجھے دُوں گا...."

موازنہ کیجئے

(الف) متّی ۱۲: ۱۸-۲۰ "دیکھو! یہ میرا خادم ہے.... مَیں اپنا رُوح اِس پر ڈالوں گا اور یہ غیر قوموں کو انصاف کی خبر دے گا۔"

(ب) متّی ۳: ۱۷ "اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خُوش ہُوں۔"

(ج) لُوقا ۲: ۳۲ "تاکہ غیر قوموں کو رَوشنی دینے والا نُور اور تیری اُمّت اسرائیل کا جلال بنے۔"

(د) لوقا ۱: ۷۹ "۔۔۔ تاکہ اُن کو جو اندھیرے اور موت کے سایہ میں بیٹھے ہیں روشنی بخشے اور ہمارے قدموں کو سلامتی کی راہ میں ڈالے"۔

۹۔ یسعیاہ ۵۳: ۸ "۔۔۔ وہ ظلم کرکے اور فتویٰ لگا کر اُسے لے گئے پر اُس کے زمانہ کے لوگوں میں سے کس نے خیال کیا کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا۔ میرے لوگوں کی خطاؤں کے سبب سے اُس پر مار پڑی۔

مرقس ۱۴: ۵۵-۵۹، یوحنّا ۱۱: ۵۰-۵۳+

موازنہ کیجئے :-

۱۰۔ یسعیاہ ۵۳: ۱۲ "اس لئے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصّہ دوں گا۔

(الف) مکاشفہ ۴: ۱۱ "۔۔۔ اے ہمارے خداوند اور خدا تو ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے"۔

(ب) مکاشفہ ۵: ۹ "۔۔۔۔ تو ہی ۔۔۔ لائق ہے۔۔"

(ج) فلپیوں ۲: ۹-۱۱ "اسی واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے ۔۔۔ اور خدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے"۔

حوالہ

یسعیاہ ۵۳: ۱۲ "اور وہ لوٹ کا مال زورآوروں کے ساتھ بانٹ لے گا کیونکہ اُس نے اپنی جان موت کے لئے اُنڈیل دی۔۔۔"

موازنہ کیجئے :۔

کلسیوں ۲ : ۱۵ "۔۔۔۔ اُس نے حکومتوں اَور اختیاروں کو اپنے اُوپر سے اُتار کر اُن کا برملا تماشا بنایا اَور صلیب کے سبب سے اُن پر فتحیابی کا شادیانہ بجایا"۔

۱۲۔ حوالہ

یسعیاہ ۵۳ : ۱۲ "۔۔۔ اَور وُہ خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا"۔

موازنہ کیجئے :۔

مرقس ۱۵ : ۲۸ "۔۔۔ تب اِس مضمون کا وُہ نوشتہ کہ وُہ بدکاروں میں گِنا گیا، پُورا ہُوا"۔

۱۳۔ حوالہ

یسعیاہ ۵۳ : ۱۲ "۔۔۔ اَور خطاکاروں کی شفاعت کی"۔

موازنہ کیجئے :۔

(الف) عبرانیوں ۷ : ۲۵ "۔۔۔ اِسی لئے جو اُس کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں وُہ اُنہیں پُوری پُوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وُہ اُن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے"۔

(ب) لُوقا ۲۳ : ۳۴ "یسُوع نے کہا۔ اَے باپ! ان کو مُعاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔۔۔"

"اُس کی قبر شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی"۔

۱۴۔ حوالہ

یسعیاہ ۵۳ : ۹ "۔۔۔۔ اُس کی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی اور وُہ اپنی موت میں دولت مندوں کے ساتھ ہُوا۔۔۔"

موازنہ کیجئے :۔ یُوحنّا ۱۹ : ۳۸ ۔

۱۵ ۔ حوالہ

یسعیاہ ۵۳ : ۹ ۔ ۱۰ "۔۔۔ حالانکہ اُس نے کسی طرح کا ظُلم نہ کیا اور اُس کے مُنہ میں ہرگز چھل نہ تھا لیکن خُداوند کو پسند آیا کہ اُسے کُچلے ۔ اُس نے اُسے غمگین کیا۔۔۔"

مطالعہ کیجئے :۔ احبار ۲۲ : ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۲ ۔

موازنہ کیجئے :۔

(الف) متّی ۲۷ : ۲۴ "۔۔۔ پیلاطُس نے ۔۔۔۔ کہا مَیں اس راستباز کے خُون سے بری ہُوں"۔

(ب) لُوقا ۲۳ : ۱۴ ، ۱۵ ، ۲۲ ۔

(ج) لُوقا ۲۳ : ۴۷ "۔۔۔ صُوبہ دار نے ۔۔۔ کہا بیشک یہ آدمی راستباز تھا"۔

(د) متّی ۲۷ : ۴ "مَیں نے گُناہ کیا کہ بے قصُور کو قتل کے لئے پکڑوایا"۔

مراقبہ کے لئے خیالات

"وُہ اپنی مُوت تک فرماں بردار رہا"۔

۱ ۔ کیا مَیں خُداوند یسُوع مسیح کا انتا وفادار شاگرد ہُوں کہ چاہے مجھے

کتنی بڑی قیمتی قربانی کیوں نہ دینی پڑے، مَیں خُداوند مسیح کا دامن ہرگز نہ چھوڑوں گا؟

۲۔ "اپنی جان ہی کا دُکھ اُٹھا کر وُہ اُسے دیکھے گا اور سیر ہوگا۔"
کیا مَیں اپنے حالیہ آرام اور فوائد کو دُوسروں کی نجات کے لئے قُربان کرنے کے لئے اُسی قدر رضامند ہُوں جس قدر یسُوع تھا؟

سوالات

۱۔ یسعیاہ نبی کی کتاب میں سے وُہ حوالہ پیش کریں جو ہمارے خُداوند کے مصلُوب ہونے سے پیشتر اُس کی اذیت اور اُس کی تحقیر سے تعلق رکھتا ہے؟

۲۔ یسعیاہ باب ۵۳ میں سے وُہ حوالہ پیش کرو جہاں نبی نے پیشگوئی کی ہے کہ خُداوند فطری انسان سے درخواست نہ کرے گا؟

۳۔ اپنی یادداشت سے یسعیاہ باب ۵۳ بیان کریں؟

۴۔ خُداوند کے قبُول نہ کئے جانے کی بابت نبی کیا الفاظ استعمال کرتا ہے؟

۵۔ ہمارے خُداوند نے اپنی قیامت کے بعد اپنی اذیت کی بابت کیا فرمایا، حوالہ دیں؟

۶۔ ہمارے خُداوند نے کن معنوں میں مذکورہ بے زبان برّے کی پیشگوئی کو پُورا کیا؟

۷۔ مندرجہ ذیل اُمور کے متعلّق یسعیاہ نبی کے الفاظ کا حوالہ دیں؟
(الف) ہمارے خُداوند کی قبر۔
(ب) موت کے وقت اُس کے ساتھی۔
(ج) اُس کی شفاعت۔
(د) اُس کی پاکیزگی۔

بائبل کلاس کے لئے کام :۔

۱۔ احبار باب ۱۶ اور باب ۲۲، ۱۷ تا ۲۵ آیات میں کفّارہ کے دِن کی رسم کے سلسلہ میں چند ہدایات سردار کاہن کو دی گئیں ہیں اور یسعیاہ باب ۵۳ میں خُدا کے برّے کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اب مسئلہ زیرِ غور یہ ہے کہ ان دونوں کے مابین کس درجہ کی موافقت پائی جاتی ہے؟

۲۔ ہمارے خُداوند کے متعلّق یسعیاہ نبی کی پیشین گوئیوں اور انجیلی بیانات کے اُن نقات پر بحث کرو جو باہم مشترک ہیں؟

حصّہ چہارم

کیا بنی نوع انسان میں سے کوئی ایسا شخص پیدا ہُوا ہے جس نے نبی کی حیثیت سے خُداوند کی مانند تعلیم دی ہو؟ ایک کاہن کی حیثیت سے کیا کوئی اس قدر قابلِ قبُول کاہن گُذرا ہے جس نے خُداوند کی مانند بھیڑ کی جگہ اپنی زندگی کو قُربان کیا ہو؟ کیا ایک بادشاہ کی حیثیت سے یشُوع کے علاوہ، کوئی ایسا بادشاہ گُذرا ہے جس کی بادشاہی میں نیکی، انکساری، پاکیزگی اور عدل و انصاف تخت نشین تھا؟

"تیری بادشاہی آئے"

خُداوند کے عہدے بحیثیت نبی، کاہن اور رد کیا ہُوا بادشاہ

۱۔ نبی کی حیثیت سے:-

(الف) حوالہ

یسعیاہ ۶۱ : ۱ "...... خُداوند خُدا کی رُوح مجھ پر ہے کیونکہ اُس نے مجھے مسح کیا تاکہ حلیموں کو خُوشخبری سُناؤں۔ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ شکستہ دلوں کو تسلّی دُوں، قیدیوں کے لئے رہائی اور اسیروں کے لئے آزادی کا اعلان کروں"۔

موازنہ کیجئے :- لُوقا ۴ : ۱۶ - ۲۰ +

(ب) حوالہ

اِستثنا ۱۸ : ۵ "کیونکہ خُداوند تیرے خُدا نے اُس کو تیرے سب قبیلوں میں سے چُن لیا ہے تاکہ وُہ اور اُس کی اولاد ہمیشہ خُداوند کے نام سے خدمت کے لئے حاضر رہے۔"

استثنا ۱۸ : ۱۵ - ۱۸ "... خُداوند تیرا خُدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا، تُم اُس کی سُننا۔"

موازنہ کیجئے :-

اعمال ۳ : ۲۰ - ۲۲ "اور وُہ اُس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہُوا ہے یعنی یسُوع کو بھیجے۔ ضرُور ہے کہ وُہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وُہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خُدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دُنیا کے شرُوع سے ہوتے آئے ہیں چنانچہ مُوسیٰ نے کہا کہ خُداوند خُدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مُجھ سا ایک نبی پَیدا کرے گا، جو کُچھ وُہ تُم سے کہے اُس کی سُننا۔"

نبی کی حیثیت سے خُداوند یسُوع نے ذیل کی پیشگوئی کی۔

۱۔ ہیکل کی تباہی (متی ۲۴ : ۱ - ۳)

۲۔ یروشلیم کی تباہی و بربادی (لُوقا ۲۱ : ۲۴)
۳۔ اقوام عالم میں گواہی کے لئے انجیل کی مُنادی (متی ۲۴ : ۱۴)
۴۔ غیر اقوام کی حکومت کے خاتمہ پر یروشلیم کی رہائی (لُوقا ۲۱ : ۲۴)
۵۔ اُس کی آمدِ ثانی (یُوحنا ۱۴ : ۲-۳)
۶۔ ابنِ آدم بڑے جاہ و جلال کے ساتھ آئے گا۔
(متی ۲۴ : ۳۰، لُوقا ۲۱ : ۲۷)

۲۔ کاہن کی حیثیت سے۔

حوالہ

زبُور ۱۱۰ : ۴ "خُداوند نے قسم کھائی ہے اَور پھریگا نہیں کہ تُو ملکِ صدق کے طور پر اَبد تک کاہن ہے"۔

موازنہ کیجئے :۔

عبرانیوں ۷ : ۲۱-۲۴ "کیونکہ وُہ تو بغیر قسم کے کاہن مقرر ہُوئے ہیں مگر یہ قسم کے ساتھ اُس کی طرف سے ہُوا جس نے اس کی بابت کہا کہ خُداوند نے قسم کھائی ہے اَور اس سے پھرے گا نہیں کہ تُو اَبد تک کاہن ہے ..... مگر چُونکہ یہ اَبد تک قائم رہنے والا ہے اس کی کہانت لازوال ہے"۔

عبرانیوں ۹ : ۱۱ : ۱۵، ۲۴-۲۸ +

۳۔ بادشاہ کی حیثیت سے۔

حوالہ

زکریاہ ۹:۹ ”اَے بنّتِ صیّون تُو نہایت شادمان ہو۔ اَے دُخترِ یروشلیم خُوب للکار کیونکہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وُہ صادق ہے اَور نجات اُس کے ہاتھ میں ہے۔ وُہ حلیم ہے اَور گدھے پر سوار ہے۔“

موازنہ کیجئیے :۔

(الف) متّی ۲۱:۱-۹ (ب) لُوقا ۱۹: ۲۸-۴۰

حوالہ

میکاہ ۵: ۲ ”لیکن اَے بیت لحم افراتاہ اگرچہ تُو یہُوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اَور میرے حضُور اسرائیل کا حاکم ہوگا اَور اُس کا مصدر زمانہ سابق ہاں قدیم الایّام سے ہے۔“

موازنہ کیجئیے :۔

(الف) متّی ۲: ۶ (ب) یُوحنّا ۷: ۴۲۔

۴۔ یسعیاہ نبی کی گواہی :۔

حوالہ

یسعیاہ ۹: ۶-۷ ”اس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولّد ہُوا اَور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اَور سلطنت اُس کے کندھے پر ہوگی اَور اُس کا نام عجیب مشیر خُدائے قادر ابدیّت کا باپ سلامتی کا شہزادہ

ہوگا۔ اُس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔ وُہ داؤد کے تخت اور اُس کی مملکت پر آج سے ابد تک حکمران رہے گا اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشے گا۔ ربّ الافواج کی غیوری یہ کرے گی"۔

موازنہ کیجئے :۔

(الف) لوقا ۱ : ۳۲ - ۳۳ "... وُہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا اور وُہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اُس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا"۔

(ب) لوقا ۲ : ۱۱ "... کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند"۔

(ج) متّی ۲۸ : ۱۸ "... آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے"۔

۵۔ خدا کا پیغمبر جو راہ تیار کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا۔

حوالہ

ملاکی ۳ : ۱-۲ "..... دیکھو میں اپنے رسُول کو بھیجوں گا اور وُہ میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند جس کے تم طالب ہو ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہوگا"۔

موازنہ کیجئے :۔

متی ۱۱: ۱۰-۱۱ "..... یہ وُہی ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہُوں جو تیری راہ تیرے آگے تیار کریگا۔"

۶۔ ایک حلیم بادشاہ۔

حوالہ

زکریاہ ۹: ۹ "..... تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے..... وُہ حلیم ہے اُور گدھے..... پر سوار ہے۔"

موازنہ کیجئے:-

مرقس ۱۱: ۷-۱۰

۷۔ بادشاہ کے ہاتھ پاؤں زخمی ہوئے تھے۔

حوالہ جات:- زبُور ۲۲: ۱۶ "..... وُہ میرے ہاتھ اُور میرے پاؤں چھیدتے ہیں"۔

زکریاہ ۱۳: ۶ "جب کوئی پُوچھیگا کہ کیسے ہیں؟... کہ وُہ زخم ہیں جو دوستوں کے گھر میں لگے۔

موازنہ کیجئے:-

یُوحنّا ۲۰: ۲۴-۲۷ "..... اپنی اُنگلی پاس لاکر میرے ہاتھوں کو دیکھ۔"

۸۔ دغا دینے کی قیمت اُور کمہار کا کھیت۔

حوالہ

زکریاہ ۱۱: ۱۱-۱۳ "..... اُنھوں نے میری مزدُوری کے لئے تیس روپے تول کر دیئے..... یہ تیس روپے لے کر خُداوند کے

گھر میں کمہار کے سامنے پھینک دیئے"۔

موازنہ کیجئے:۔

متی ۲۶ : ۱۴-۱۵ "اُس وقت اُن بارہ میں سے ایک نے جس کا نام یہوداہ اسکریوتی تھا.... اُنہوں نے اُسے تیس روپے تول کر دے دیئے"۔

متی ۲۷ : ۷-۱۰ "پس اُنہوں نے مشورہ کر کے اُن روپوں سے کمہار کا کھیت پردیسیوں کے دفن کرنے کے لئے خریدا"۔

۹ - پراگندہ شاگرد۔ (بچھڑے ہوئے شاگرد)۔

حوالہ

زکریاہ ۱۳ : ۷ "....اے تلوار تو میرے چرواہے پر... بیدار ہو۔ چرواہے کو مار کہ گلہ پراگندہ ہو جائے..."

موازنہ کیجئے:۔

متی ۲۶ : ۳۱ "اُس وقت یسوع نے اُن سے کہا۔ تم سب اسی رات میری بابت ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ میں چرواہے کو ماروں گا اور گلہ کی بھیڑیں پراگندہ ہو جائیں گی"۔

متی ۲۶ : ۵۶ "....اس پر سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے"۔

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ کیا میں اس دُعا کو کہ "تیری بادشاہی آئے" محض رسمی طور سے

مانگتا ہوں یا کہ یہ دُعا مانگتے وقت مجھے اس حقیقت کا گہرا احساس ہوتا ہے کہ دُنیا کی سب سے بڑی ضرورت "تیری بادشاہی ہی ہے"؟

۲۔ جب میں خُدا کی بادشاہی کے لئے دُعا مانگتا ہوں تو میرے ذہن میں کون سا خیال سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے؟

(الف) میرے ذاتی مفاد!

(ب) اوروں کے فوائد!

(ج) خُداوند یسُوع مسیح کا جلال!

اگر موخر الذکر خیال سب سے نمایاں ہے تو کیا یہ لازم نہیں آتا کہ باقی دو خیالات بھی بعد ازاں میرے ذہن میں اُٹھ آتے ہوں؟

سوالات

۱۔ یسعیاہ ۶۱: ۱ اور لُوقا ۴: ۱۶-۲۰ کا موازنہ کریں۔ ہمارے خُداوند نے کس مرحلہ پر یسعیاہ نبی کی کتاب کے حوالہ کو ختم کیا تھا وجہ بیان کرو؟

۲۔ مُوسیٰ نے ہمارے خُداوند کے متعلّق کیا حوالہ دیا تھا؟

(الف) نئے عہدنامہ میں کس شخص نے اسی پیشین گوئی کا حوالہ دیا تھا؟

۳۔ ہمارے خُداوند کی چند پیشین گوئیاں بیان کرو جو مندرجہ ذیل سے تعلّق رکھتی ہیں؟

(الف) یروشلیم (ب) انجیل مقدّس (ج) اُس کی کلیسیا

(د) اُس کی آمدِ ثانی۔

۴۔ آنے والے بادشاہ کی بابت وُہ پیشین گوئیاں بیان کریں جو مندرجہ ذیل سے تعلق رکھتی ہوں؟

(الف) اُس کی جائے پیدائش (ب) اُس کی فروتنی اور یروشلیم میں اُس کا داخلہ (ج) اُس کی حکومت اور اُس کے مختلف نام (د) اُس کا پیغمبر (ر) اُس کے زخم (ص) اُس کو پکڑوانے کی مزدوری (ض) اُس کے پراگندہ شاگرد۔

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ عہدِ عتیق کی پیشین گوئیوں کے مطابق خُداوند یسوع نے اس زمین پر جو بادشاہی قائم کرنی ہے اُس کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں؟ اس موضوع پر بحث کریں؟

۲۔ ۱۹۱۸ء میں یروشلیم کی رہائی کی اہمیت پر اور لوقا ۲۱: ۲۴ میں ہمارے خُداوند کے فرمان پر بحث کرو؟

۳۔ آپ کے خیال کے مطابق جو پیشین گوئیاں آنے والے بادشاہ کی بابت کی گئی تھیں، وُہ کیونکہ مختلف اوقات اور مختلف اشخاص کی وساطت سے رُونما ہوئیں۔ کیا وجہ ہے کہ ہر ایک پیشین گوئی کا طریقۂ فرمان بھی بالکل نرالا ہے؟

پانچواں سبق

"کیونکہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تو مجھے بتا۔ تو کہاں تھا جب میں نے زمین کی بنیاد ڈالی؟ تو دانشمند ہے تو بتا۔ کیا تجھے معلوم ہے کس نے اُس کی نام ٹھہرائی؟ یا کس نے اُس پر سوت کھینچا؟ کس چیز پر اُس کی بنیاد ڈالی گئی؟ یا کس نے اُس کے کونے کا پتھر بٹھایا جب صبح کے ستارے مل کر گاتے تھے اور خدا کے سب بیٹے خوشی سے للکارتے تھے؟"

"۔۔۔ کیا موت کے پھاٹک تجھ پر ظاہر کر دیئے گئے ہیں؟۔۔۔ باطن میں حکمت کس نے رکھی؟ اور دل کو دانش کس نے بخشی؟"

"تب ایوب نے خداوند کو یوں جواب دیا:۔

میں جانتا ہوں کہ تو سب کچھ کر سکتا ہے اور تیرا کوئی ارادہ رُک نہیں سکتا۔"

ایوب ۳۸: ۴-۷، ۱۶، ۱۷-۳۶۔

ایوب ۴۲: ۱-۲

دلیل

اگر خداوند یسوع مسیح فی الحقیقت خُدا کا بیٹا تھا تو ہمیں توقع کرنی چاہیئے کہ اُس کی تعلیم کا معیار دیگر تعلیمات کے معیار سے بے حد اعلیٰ و افضل ہوگا جو بنی نوع انسان نے اب تک انسانی وسائل سے حاصل کی ہیں یا مستقبل میں حاصل کریں گے۔

اگر یسوع خُدا کا بیٹا تھا تو لازم آتا ہے کہ اُس کی تعلیم سے خُدا کا کردار منعکس ہو اور مقدس و پاک ہونے کے علاوہ وُہ تمام انسانی اُستادوں کی تعلیمات سے اعلیٰ بھی ہو۔ علاوہ بریں یہ بھی لازم آتا ہے کہ خُداوند کی تعلیم نہ صرف انبیاء کے قول و اقرار کی تردید نہ کرے بلکہ وُہ اُن کی تعلیمات کی وضاحت کرے اور اُن کی تعلیم کو تکمیل تک بھی پہنچائے۔

آپ نے ابتدائی اسباق میں غالباً اس بات پر غور کیا ہوگا کہ ہمارے خُداوند نے ہم سے کس طرح زندگی بسر کرنے کے بلند ترین معیار کا تقاضہ کیا ہے۔ پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی ہے جو ہمارے روزمرّہ کے ان کاموں میں منعکس ہو جو ہمارے باہمی تعلّقات سے واسطہ رکھتے ہیں۔ اس پاکیزگی کی بُنیاد ہمارے دِل کی تہ تک ہونی چاہیئے اور محض بیرونی طور سے اظہار کرنا کہ ہم پاک وصاف ہیں، قابلِ تحسین نہیں۔ ضروری

ہے کہ انسان کا دِل پاک اور اس کے خیالات اور ارادے نیک ہوں۔ ہمارا خُداوند انسان کی رُوح کا امتحان اُس کے ارادوں، اُس کی مرضی، اُس کی خواہشات اور جذبات کی بنا پر لیتا ہے لہٰذا وُہ محض بیرونی فعل یا اس کے واضح نتیجہ کی بنا پر انسان کی رُوح کو نہیں جانچتا۔

جب ہم مشہور و معرُوف انسانی مُصنّفین کے اسلُوبِ بیان اور زبان دانی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم ان کی تخلیقات کو سراہتے ہیں، لیکن جب ہم خُداوند مسیح کی تعلیم کو پڑھتے ہیں تو ہم فوراً دِل ہی دِل میں اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں اور رُوح کے اعتبار سے شرمسار ہو جاتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح کی زندگی اور تعلیم کی اخلاقی فضیلت

حصہ اول

وہ شریعت یا انبیاء کی کتب کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے کے لئے آیا تھا

متی ۵ : ۱۷-۱۸ "... یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں، منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں، ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔"

۱۔ مسیح کی تعلیم موسوی شریعت سے اعلیٰ ہے۔

(الف) قتل کے متعلق۔

خواللہ

متی ۵ : ۲۱-۲۲ "... تم سن چکے ہو.... کہ خون نہ کرنا.... لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا وہ عدالت

کی سزا کے لائق ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ اور جو اُس کو احمق کہے گا وُہ آتشِ جہنم کا سزاوار ہوگا"۔

موازنہ کیجیئے :-

خرُوج ۲۰ : ۱۳ "تُو خُون نہ کرنا"۔

(ب) زِنا کے متعلّق ۔

حوالہ

متّی ۵ : ۲۷ - ۲۸ "۔ ۔ ۔ ۔ تُم سُن چُکے ہو ۔ ۔ ۔ ۔ کہ زِنا نہ کرنا، لیکن مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی، وُہ اپنے دِل میں اُس کے ساتھ زِنا کر چکا"۔

موازنہ کیجیئے :-

خرُوج ۲۰ : ۱۴ "تُو زِنا نہ کرنا"۔

(ج) شادی اَور طلاق کے متعلّق ۔

حوالہ :- لُوقا ۱۶ : ۱۸ "۔ ۔ ۔ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ کر دُوسری سے بیاہ کرے، وُہ زِنا کرتا ہے اَور جو شخص شوہر کی چھوڑی ہُوئی عورت سے بیاہ کرے وُہ بھی زِنا کرتا ہے"۔

متّی ۵ : ۳۱ - ۳۲ "۔ ۔ ۔ ۔ لیکن مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سِوا کسی اَور سبب سے چھوڑ دے وُہ اُس سے زِنا کراتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔"

موازنہ کیجیئے :-

اِستثنا ۲۴ : ۱ "... اگر کوئی مرد کسی عورت سے بیاہ کرے ... اور اُس میں کوئی بیہودہ بات پائے .... تو وُہ اُس کا طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالہ کرے ....."

(۸) قسم کھانے کے متعلّق۔

حوالہ

متّی ۵ : ۳۳ - ۳۷ "..... لیکن میں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ بالکل قسم نہ کھانا، نہ تو آسمان کی کیونکہ وُہ خُدا کا تخت ہے، نہ زمین کی ..... نہ یروشلیم کی ..... نہ اپنے سر کی قسم کھانا .... بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو، کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے وُہ بدی سے ہے۔"

موازنہ کیجیئے :-

احبار ۱۹ : ۱۲ "اور تُم میرا نام لے کر جُھوٹی قسم نہ کھانا جس سے تُو اپنے خُدا کے نام کو ناپاک ٹھہرائے۔ مَیں خُداوند ہُوں۔"

(۹) بدلہ لینے کے متعلق۔

حوالہ :- متّی ۵ : ۳۸ - ۳۹ +

"... لیکن مَیں تم سے یہ کہتا ہُوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دُوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے۔"

موازنہ کیجیئے :-

خرُوج ۲۱ : ۲۴ - ۲۵ "... اور آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت

کے بدلے دانت اَور ہاتھ کے بدلے ہاتھ۔ پاؤں کے بدلے پاؤں جلانے کے بدلے جلانا۔ زخم کے بدلے زخم اَور چوٹ کے بدلے چوٹ۔"

(ص) دُشمنوں کے متعلّق۔

حوالہ:۔ متّی ۵ : ۴۳-۴۴

"تم سُن چُکے ہو۔۔۔۔ لیکن مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ اپنے دُشمنوں سے محبّت رکھو اَور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرو۔"

موازنہ کیجئے:۔ استثنا ۲۳ : ۳-۷+

نوٹ:۔ اس سے یہ استدلال نِکلتا ہے کہ بنی اسرائیل کو اُن اقوام سے نفرت کرنے کی اجازت تھی جن کا حوالہ خاص طور پر نہیں دیا گیا تھا۔

۲۔ اَوروں کی معافی۔

مُعافی کے موضُوع پر ہمارے خُداوند کی تعلیم بالکل نرالی ہے

حوالہ جات

متّی ۶ : ۱۲-۱۵ "۔۔۔۔ اس لئے کہ اگر تُم آدمیوں کے قصُور مُعاف کرو گے تو تُمہارا آسمانی باپ بھی تُم کو مُعاف کرے گا اَور اگر تُم آدمیوں کے قصُور مُعاف نہ کرو گے تو تُمہارا باپ بھی تُمہارے قصُور مُعاف نہ کرے گا۔"

متّی ۱۲ : ۳۱-۳۲ "۔۔۔۔ اس لئے مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ آدمیوں کا ہر گُناہ اَور کُفر تو مُعاف کیا جائے گا مگر جو کُفر رُوح کے حق میں ہو وُہ مُعاف نہ کیا جائے گا۔"

لُوقا ۱۷: ۳-۴ "... اگر تیرا بھائی گناہ کرے تو اُسے ملامت کر۔ اگر توبہ کرے تو اُسے مُعاف کر..."

متّی ۱۸: ۲۱-۳۵ "... اُس وقت پطرس نے پاس آکر اُس سے کہا، اَے خُداوند! اگر میرا بھائی میرا گناہ کرتا رہے تو مَیں کتنی دفعہ اُسے مُعاف کروُں؟ کیا سات بار تک؟ یسُوع نے اُس سے کہا مَیں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار بلکہ سات دفعہ کے ستّر بار تک... میرا آسمانی باپ بھی تُمہارے ساتھ اسی طرح کرے گا اگر تُم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کو دِل سے مُعاف نہ کرے۔"

نوٹ:- اِس نوشتے کی خُوبی معلُوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اُمور پر غور کیجئے۔

"خادم" سے کس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

"بادشاہ" سے کس کی تشبیہ دی گئی ہے؟

ہمارے مُلک کے سکّہ میں دس ہزار توڑے کتنے روپوں کے برابر ہوتے ہیں؟

ایک سو دینار ہماری کس رقم کے برابر ہوتے ہیں؟

۳۵ ویں آیت کی روشنی میں ۲۷ تا ۳۰ آیات کی ترجمانی کرو؟

مرقس ۱۱: ۲۴-۲۶ "... اور جب کبھی تُم کھڑے ہُوئے دُعا کرتے ہو اگر تُمہیں کسی سے کُچھ شکایت ہو تو اُسے مُعاف کرو تاکہ تُمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تُمہارے گناہ مُعاف کرے..."

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ جب میں بائبل مقدس کا مطالعہ کرتا ہوں تو کیا میں ہمیشہ خداوند یسوع مسیح کی طرف دھیان دیتا ہوں اور اُس کو رُوحانی معاملات میں ہمیشہ بہترین ماہر پانے کی توقع کرتا ہوں؟

۲۔ کیا میں خداوند کے الفاظ کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ میری زندگی اور میرے افعال کی نکتہ چینی کریں؟ یا کہ میں ہردم خداوند اور اُس کے کلام کی نقطہ چینی کرتا ہوں؟

سوالات

۱۔ پُرانے اور نئے عہدناموں کا موازنہ کر کے ثابت کریں کہ اخلاقیات کے موضوع پر ہمارے خداوند کی تعلیم کا معیار بے حد بلند تھا خصوصاً قتل، زِنا، شادی، بدلہ اور مُعافی کے معاملات میں؟

۲۔ ہمارے خداوند کے اُس جواب کا اطلاق جو اُس نے پطرس کو متی ۱۸: ۲۱-۳۵ میں دیا، ہماری روزمرہ کی زندگی پر ہو سکتا ہے؟

۳۔ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم خداوند یسوع کے پیرو ہوتے ہوئے مُعافی کی بجائے کینہ پروری کی رُوح رکھیں؟

بائبل کلاس کے لئے کام:-

۱۔ متی ۵: ۱۷-۱۸ پر بحث کریں اور بتائیں کہ ہمارے خداوند نے پاک نوشتوں کے الہامی ہونے کے مسئلہ پر کیا روشنی ڈالی ہے؟

۲- دَورِ حاضرہ کی مسیحیّت پر بحث کریں۔ کیا خُداوند یسُوع کی تعلیم اس مقصد کے لئے ہے کہ اُسے محض گرجا گھروں میں پڑھا جائے یا اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی روزمرّہ کی زندگی میں اس کے تحت عمل کریں؟ خُداوند یسُوع اپنی تعلیم کی بابت لوگوں کو تلقین کرتا ہے کہ وہ اُسے سُنیں اور اُس پر عمل کریں۔ ملاحظہ ہو متّی ابواب ۵، ۶ اور ۷۔

۳- کیا خُداوند یسُوع کی تعلیمات تجارت کو فروغ دینے میں ہماری مدد کرتی ہیں؟

۴- کیا تجارت میں بددیانتی اور بے ایمانی کرنے والے تاجر اپنے ہم پیشہ تاجروں کا احترام کرتے ہیں؟ کیا ایک چور دُوسرے چور پر اعتماد کر سکتا ہے؟

حصّہ دوم

خُداوند مسیح کی تعلیم تمام دوسری تعلیمات سے اعلیٰ و افضل ہے ہمیں سب سے پہلے اس کی زبانی ہدایات دی جاتی ہیں، بعدازاں مسیح کی روزمرہ زندگی کے تانا بانا میں ہم اپنی رہبری کے لئے اس نُورِ ہدایت کو پاتے ہیں جس سے ہم زندگی کے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔

پہاڑی وعظ میں جو متی ۵ : ۷ میں مرقُوم ہے، آپ اس کی بے مثال تعلیم کی رُوحانی خصُوصیات پر خاص توجہ دیں۔

مسیحیّت کے بانی کا منشا تھا کہ مسیحیّت کی تکمیل پاکیزہ زندگی میں ہو جو صرف خُداوند مسیح سے یگانگت اختیار کرنے سے ہوتی ہے۔

"تم دُوسروں سے زیادہ کیا کرتے ہو؟" متی ۵ : ۴۴-۴۷ کی تعلیم ہمارے خُداوند کی ایسی توقعات کا اظہار کرتی ہے جو اُسے ان لوگوں سے ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں وُہ چیز حاصل کی ہے جو دُوسروں کے پاس نہیں۔

پہاڑی وعظ رُوحانی بھی ہے اور عملی بھی :-

اس بات پر غور کریں کہ خُداوند یسُوع اپنے شاگردوں سے کیا چاھتا ھے :-

متّی ۵: ۱۳ "اُنہیں نمک کی مانند ہونا ہے جو کھانے کو پاک و صاف کرتا ہے اور اُسے خراب نہیں ہونے دیتا۔"

متّی ۵: ۱۴ "اُنہیں نُور کی مانند ہونا ہے جو تاریک جگہوں کو روشن کرتا ہے۔"

متّی ۵: ۲۰ "اُن کی راستبازی باطنی ہونی چاہیئے۔"

۲۱۔ اُنہیں ناحق غصّہ نہیں کرنا چاہیئے (دیکھو مرقس ۳: ۵ متّی ۲۳: ۱۳-۳۳)

۲۴۔ اُنہیں عبادت سے پہلے دُوسروں سے ملاپ کرنا چاہیئے۔

۲۸۔ اُنہیں بُری خواہش کو دِل سے نکالنا چاہیئے۔

۳۱۔ اُنہیں بیاہ کو مقدّس تصوّر کرنا چاہیئے۔

۳۴۔ اُنہیں قسم کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۳۹۔ اُنہیں اپنے ستانے والوں کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے۔

۴۲۔ اُنہیں ضرُورت مندوں کی مدد کرنا چاہیئے۔

۴۴۔ اُنہیں چاہیئے کہ دُشمنوں سے محبّت رکھیں اگرچہ وُہ بُہت کا اجر نہیں دیتے۔

متّی ۶: ۲-۳، ۶۔ ہمیں انسانوں سے تعریف حاصل کرنے کی خاطر نہ تو دُوسروں کو خیرات دینی چاہیئے اور نہ ہی اس غرض سے دُعا مانگنی چاہیئے۔

آیت ۹۔ ہمیں خُدا کی بادشاہی کے لئے جو راستبازی کی بادشاہی ہے دُعا کرنی چاہیئے اور اپنے قرضداروں کو مُعاف کرنا چاہیئے۔

آیت ۲۰۔ ہمیں چاہیئے کہ رُوحانی خزانے کو زمین کے خزانوں پر سبقت دیں۔
" ۳۲۔ سب انسانی زندگیوں کی یہ آرزو ہونی چاہیئے کہ خُدا کی بادشاہی
اور اُس کی راستبازی کو حاصل کریں۔
متّی ۷: ۱-۵۔ اپنے بھائیوں سے پہلے ہم اپنی عیب جوئی کریں۔
۶۔ نیک اور بد کا امتیاز کریں۔
۷-۱۱۔ اپنے باپ سے مانگنے کی عادت سیکھیں۔
متّی ۷: ۱۵۔ جو کسی بات کے مُدعی ہیں انہیں اُن کے پھلوں سے
پہچانو۔
۲۱ - ۲۹۔ خُدا کی بادشاہی اُن لوگوں کے لئے نہیں جنہیں خُداوند یسُوع
کی بابت محض عقلی علم ہے بلکہ یہ اُن کے لئے ہے
جو خُدا کی مرضی کو جانتے اور اُسے پُورا کرتے ہیں۔
کیا کوئی اور اُستاد یا اور مذہب یا اور قوم اس تعلیم سے زیادہ
عملی اور بہتر نتائج پیدا کرنیوالی تعلیم پیش کر سکتی ہے؟ اس کا ثبوت
ہمیں اُس شخص کی زندگی سے ملتا ہے جو خُدا کے بیٹے ہمارے خُداوند
یسُوع مسیح کے اصُولوں پر زندگی بسر کرتا ہے؟
خُداوند کی تعلیمات اپنی شان و شوکت میں لاثانی ہیں۔ ان پر عمل
کرنے کے نتائج سے اِن تعلیمات کی تصدیق ہوتی ہے جو تمام زمانوں
اور تمام بنی نوع انسان میں بے مثل اور لاثانی ہیں۔

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ کیا مَیں خُداوند یسُوع کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے اَور دُوسروں کے سامنے ان کا چرچا کرنے کے لئے تیار ہُوں؟

۲۔ کیا میری زندگی کی راستبازی نمک کی مانند ہے جو میرے کھانے کو ذائقہ بخشتا ہے اَور دُوسروں کی راستبازی سے مُختلف ہے؟

"تم دُنیا کے نُور ہو"۔ کیا مَیں کسی دُوسرے کو اپنا نُور بخشتا ہُوں یا کہ مَیں خُود رُوحانی طور پر تاریکی کے گڑھے میں پڑا ہُوا ہُوں؟

سوالات

۱۔ متّی ۵: ۱۳-۱۵ میں یسُوع نے اپنے شاگردوں کو کن دو چیزوں کی مانند ٹھہرایا؟

(الف) حوالہ جات پیش کرو؟

۲۔ ثابت کرو کہ خُداوند یسُوع کی تعلیمات ہماری زندگیوں میں شخصی اَور عملی طور پر مستعمل ہونی چاہئیں؟

۳۔ ہمارے خُداوند کی تعلیمات دیگر اُستادوں کی تعلیمات سے کس طرح مندرجہ ذیل معاملات میں مختلف ہے؟

(الف) ہمارے ذاتی دُشمنوں کی بابت۔

(ب) اُن کی بابت جو ہماری محبّت کا اجر نہیں دیتے۔

۴۔ انسانوں کو کونسی چیز پہلے تلاش کرنے کا حُکم دیا گیا ہے؟ اس کے ساتھ ان سے کیا وعدہ کیا گیا ہے؟

۵۔ متّی ابواب ۶، ۷ سے دُعا کے موضُوع پر ہمارے خُداوند کی

تعلیم کا حوالہ دو؟۔
(الف) دُعا کس طرح نہیں کرنی چاہیئے؟
(ب) دُعا کس طرح کرنی چاہیئے؟
(ج) دُعا کرنے والوں سے وعدے۔
(د) دُعا کے دعویداروں اور ظاہری عبادت کرنے والوں کو تنبیہ۔

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ ہمارے خُداوند کی زندگی کے اُن تمام پہلوؤں پر بحث کرو جن کی بابت اُس نے تعلیم دی اور پستی کی حد تک عملی شہادت پیش کی۔
۲۔ یسُوع کی تعلیمات کی عملی پاکیزگی پر بحث کرو؟
۳۔ ہمارے خُداوند نے کیونکر اس بات پر زور دیا کہ ہمارے دِل میں سب سے پہلے اُس کی بادشاہی کے لئے ذاتی تمنّا ہونی چاہیئے؟ کیا ہمیں اس سوال کا جواب متّی ۱۲ : ۲۲-۲۳ میں ملتا ہے؟ (مرقس ۴ : ۱۹؛ ویماؤتھ[ا])
۴۔ اس حصّہ کے اختتام پر جو سوال کیا گیا ہے اس پر بحث کرو؟

[ا] WAYMOUTH

حصّہ سوم

خُداوند یسُوع مسیح کا مطالبہ ہماری زندگی کی رُوحانیت سے ہے اور اسے ایماندار کے ہر فعل سے ظاہر ہوتا ہے۔

خُدا کی راستبازی کی بادشاہی میں داخل ہونے کا واحد وسیلہ ایمان ہے اور ایمان کا پھل ہوتا ہے۔ حقیقی ایمان کے پھل کے مفہوم کو مختلف طریقوں سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ ایمان کی راہ بہت تنگ ہے۔ یہ صرف اُن ایمانداروں پہ ظاہر کی جاتی ہے جو سُنتے اور ایمان لاتے ہیں (زمانۂ حال) اور خُداوند کی آواز پر مسلسل کان دھرتے ہیں اور زندگی کے چشمہ سے متواتر پانی پیتے ہیں چنانچہ کتابِ مقدّس ہمیں ابدی زندگی کی واحد تعریف مہیّا کرتی ہے:۔

"اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وُہ تجھ خُدائے واحد اور برحق کو اور یسُوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں"۔

انسان اور اُس کے مُستقبل کی بابت خُداوند یسُوع مسیح کی تعلیم بالکل بے مثال ہے۔

(الف) گناہ سے انسان کی تباہ شدہ حالت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے خُداوند یسُوع نے انسان کیلئے نئی روحانی پیدائش کی ضرورت پر بے حد زور دیا۔

یُوحنّا ۳ : ۳-۶ "یسُوع نے جواب میں اُس سے کہا۔۔۔ کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وُہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔۔۔ جب تک کوئی آدمی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو، وُہ خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

(ب) اُس نے پہلی مرتبہ مندرجہ ذیل اہم موضُوعات پر صریح بیانات دیئے۔

۱۔ ابدی زندگی اور آسمان کی بادشاہی کو حاصل کرنے کا واحد وسیلہ۔

یُوحنّا ۳ : ۱۶ "کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبّت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"

متّی ۷ : ۱۴ "کیونکہ وُہ دروازہ تنگ ہے اور وُہ راستہ سکڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور اس کے پانے والے تھوڑے ہیں۔"

یُوحنّا ۵ : ۲۴ "مَیں تم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔"۔۔۔

یُوحنّا ۱۰ : ۲۸ "میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں۔۔۔ اور مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہُوں اور وُہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی۔۔۔"

یُوحنّا ۴ : ۱۴ "مگر جو کوئی اُس پانی سے پیئے گا جو مَیں اُسے دُوں گا وُہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا، بلکہ جو پانی مَیں اُسے دُوں گا وُہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہے گا۔"

متّی ۷ : ۲۱ "۔۔۔ ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی

جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے"۔

یُوحنّا ۱۷: ۳ "اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وُہ تجھ خُدائے واحد اور برحق کو اور یسُوع مسیح کو...... جانیں"۔

یُوحنّا ۱۴: ۱-۳ "..... تُم خُدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو .... مَیں جاتا ہُوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کرُوں تو پھر آکر تُمہیں اپنے ساتھ لے لُوں گا تاکہ جہاں مَیں ہُوں تُم بھی ہو"۔

۲- آسمان کی بادشاہی سے خارج کئے ہوئے انسان کی بابت -

متّی ۸: ۱۲ "مگر بادشاہی کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے"۔

لُوقا ۱۶: ۲۴-۲۸ "اور اُس نے پُکار کر کہا.... مجھ پر رحم کر کے لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی میں بھگو کر میری زبان تر کرے کیونکہ مَیں اس آگ میں تڑپتا ہُوں...."

لُوقا ۱۳: ۲۷-۲۸ "... مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ مَیں نہیں جانتا تُم کہاں کے ہو۔ اَے بدکارو! تُم سب مجھ سے دُور ہو۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تُم ... خُدا کی بادشاہی .... اور اپنے آپ کو باہر نکالا ہُوا دیکھو گے"۔

مرقس ۳: ۲۹ "لیکن جو کوئی رُوح القُدس کے حق میں کُفر بکے وُہ اَبد تک معافی نہ پائے گا بلکہ اَبدی گُناہ کا قصُوروار ہے"۔

متّی ۲۵: ۴۱ "پھر وُہ بائیں طرف والوں سے کہے گا، اَے ملعُونو! میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اُس کے

فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

۳۔ زندگی اور سزا کی قیامت

یُوحنّا ۶ : ۴۰ "کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور مَیں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں"۔

یُوحنّا ۵ : ۲۵ "..... مُردے خُدا کے بیٹے کی آواز سُنیں گے اور جو سُنیں گے وُہ جئیں گے"۔

یُوحنّا ۵ : ۲۸-۲۹- "..... وُہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اُس کی آواز سُن کر نکلیں گے ..... زندگی کی قیامت کے واسطے ...... سزا کی قیامت کے واسطے"۔

یُوحنّا ۱۱ : ۲۴-۲۶- "..... یسُوع نے اُس سے کہا قیامت اور زندگی تو مَیں ہُوں۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وُہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وُہ ابد تک کبھی نہ مرے گا"۔

متّی ۲۲ : ۳۰-۳۲-۳۳ "کیونکہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے ..... وُہ تو مُردوں کا خُدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے"۔

۴۔ عدالت

یُوحنّا ۵ : ۲۴ "مَیں تم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو میرا کلام سنتا ہے اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور اُس

پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وُہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا۔"

یُوحنّا ۳ : ۱۸ "جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم ہو چکا۔ اِس لئے کہ وُہ خُدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔"

یُوحنّا ۵ : ۲۷ "بلکہ اُسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا۔ اِس لئے کہ وُہ آدم زاد ہے۔"

یُوحنّا ۵ : ۲۲ "کیونکہ باپ کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے۔"

متّی ۲۳ : ۳۳ "اَے سانپو! اَے افعی کے بچّو! تُم جہنّم کی سزا سے کیونکر بچو گے؟"

۵۔ ایماندار کے لئے زندگی کا دروازہ موت ہے۔

یُوحنّا ۸ : ۵۱ "مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے گا تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھے گا۔"

۵۲ آیت "یہُودیوں نے اُس سے کہا کہ اب ہم نے جان لیا کہ تجھ میں بدرُوح ہے۔ ابرہام مر گیا اور نبی مر گئے مگر تُو کہتا ہے کہ اگر کوئی میرے کلام پر عمل کرے گا تو ابد تک کبھی موت کا مزہ نہ چکھیگا۔"

۵۶ آیت تمہارا باپ ابرہام میرا دن دیکھنے کی اُمّید پر بہت خوش تھا۔ چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہُوا۔"

یُوحنّا ۵ : ۲۴ "مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ اور اُس پر

سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وُہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔"

لُوقا ۲۰: ۳۸ "لیکن خُدا مُردوں کا خُدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے کیونکہ اُس کے نزدیک سب زندہ ہیں۔"

یُوحنّا ۱۱: ۱۱ "..... ہمارا دوست ... سو گیا ہے ....."

یُوحنّا ۱۱: ۲۵-۲۶ "قیامت اور زندگی تو مَیں ہُوں، جو مُجھ پر ایمان لاتا ہے گو وُہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا اور جو کوئی زندہ ہے اور مُجھ پر ایمان لاتا ہے وُہ ابد تک کبھی نہ مرے گا۔"

لُوقا ۲۳: ۴۳ "آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔"

مُراقبہ کے لئے خیالات

"جو پانی مَیں اُسے دُوں گا وُہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہے گا۔" کیا مَیں اطمینان پا چکا ہُوں؟ کیا مُجھے ان چیزوں کی پیاس ہے، جو خُداوند یسُوع مسیح کے پیرو کے لئے ضروری ہیں؟ کیا مُجھے دیگر چیزوں کی خواہش ہوگی، اگر مَیں خُداوند یسُوع کی دعوت پر عمل کر دوں؟

سوالات

(۱) خُدا کی بادشاہی کے موضُوع پر ہمارے خُداوند نے نیکدیمس سے کس بات کی پُر زور تاکید کی؟

(۲) کم از کم چار انجیلی اقتباسات پیش کرو جن سے واضح ہو کہ ہمیشہ

کی زندگی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔

(۳) بائبل کے اقتباسات پیش کر کے ثابت کرو کہ کچھ لوگ خدا کی بادشاہی سے خارج کئے جائیں گے۔

(۴) خداوند یسوع نے قیامت کے متعلق کیا تعلیم دی ہے ؟

(ب) کس طرح خداوند قیامت کے ساتھ اپنا تعلق پیش کرتا ہے ؟

(ج) قیامت کے متعلق خداوند کن نئی باتوں کے بھید معلوم کرنے میں ہمیں مدد دیتا ہے ؟

(۵) خداوند یسوع نے مندرجہ ذیل امور کے متعلق کیا فرمایا ہے ؟

(ا) بے ایمان کی موجودہ حالت۔

(ب) ایماندار کی موجودہ حالت۔

(۶) قیامت کے موضوع پر خداوند ایمانداروں کے حق میں کس نئی تعلیم کو بے نقاب کرتا ہے ؟

بائبل کلاس کے لئے کام

(۱) عہد عتیق قیامتِ مُردگان کی بابت ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے۔ عہدِ جدید کس طرح ہمارے سابقہ علم کو وسیع اور برتر بناتا ہے۔

(۲) یوحنا ۱۷: ۳ کے پیغام کو ابدی زندگی کی تعریف متصوّر کر کے اس کے متن پر بحث کرو۔ موجودہ استعمال کے مطابق لفظ " جانیں " کا کیا مفہوم ہے۔ خداوند یسوع نے کس خیال کو پیش کرنے کی خاطر اس لفظ کو استعمال کیا تھا۔

۳ مندرجہ ذیل اقتباسات کو مدِ نظر رکھ کر خداوند کے اصل مفہوم

پر بحث کرو۔

یوحنا ۸: ۵۱، ۵۲، ۵۶   لوقا ۲۰: ۲۷-۳۸

لوقا ۲۳: ۴۳۔

حصّہ چہارم

زندگی کے افکار و حوادث

یا۔ مادی اشیاء پر انتہائی بھروسہ رکھنا۔
یا۔ دُعا مانگتے وقت ایمان کے بغیر الفاظ کو دُہرانا۔
یا۔ عوام کی نظروں کے سامنے تحائف کی نمائش کرنا۔

جہان کے اِس بے مثال اُستادِ کامل کی تعلیم میں مذکورہ بالا باتوں کی سخت مذمت کی گئی ہے۔

خُدا باپ کے متعلّق ہمارے خُداوند کی سادہ اور خوبصُورت تعلیم ایسی نوعیت کی ہے کہ یہ انسانی ذہن کے تصوّرات سے بے حد اعلیٰ و بالا ہے۔ اِنسانی ذہن فطرتی طور پر خُدا سے ڈرتا ہے اور ہمارے خُداوند کی یقین دہانی کے علاوہ کوئی سبب نہیں کہ ہم اس شخصیّت سے ایسے الفاظ میں کلام کرنے کی جرأت کریں جو ہم عام طور پر انسانی تعلّقات میں استعمال کرتے ہیں۔

خُدا، دُعا اور مادی ضروریات کے متعلّق خُداوند مسیح کی نئی تعلیم

(۱) **خُدا بحیثیّت باپ**۔ خُدا کے متعلّق ایک نیا انکشاف جو خُداوند یسُوع کے وسیلے ہُوا۔

فرمایا تم اسے ہمارے باپ کہو۔

متّی ۶ : ۸-۹ "پس اس طرح دُعا کیا کرو کہ اَے ہمارے باپ تُو ... تیرا نام

پاک مانا جائے۔

(۲) باپ مُعاف کرتا ہے

متّی ۶: ۱۵ ؛ "اور اگر تُم آدمیوں کے قصُور معاف نہ کروگے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا...... تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تُجھے روزہ دار جانے۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔"

(۳) باپ دیکھتا ہے۔ متّی ۶: ۱۸

(۴) باپ خوراک دیتا ہے۔

متّی ۶: ۲۶ "ہَوا کے پرندوں کو دیکھو...... تو بھی تمہارا آسمانی باپ اُن کو کھلاتا ہے کیا تُم اُن سے زیادہ قدر نہیں رکھتے۔"

(۵) باپ فکر کرتا ہے۔

لُوقا ۱۲: ۶-۷ "کیا دو پیسے کی پانچ چڑیاں نہیں بکتیں؟ تو بھی خُدا کے حضُور اُن میں سے ایک بھی فراموش نہیں ہوتی بلکہ تمہارے سر کے سب بال بھی گنے ہوئے ہیں۔ ڈرو مت تمہاری قدر تو بہت سی چڑیوں سے زیادہ ہے۔"

(۶) باپ جانتا ہے۔

متّی ۶: ۳۲ "...... تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تُم ان سب چیزوں کے محتاج ہو۔"

(۷) باپ تحائف دیتا ہے۔

متّی ۷ : ۱۱ "تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا"

(۸) اپنے باپ سے مانگو۔

یُوحنّا ۱۵ : ۱۶ "تاکہ میرے نام سے باپ سے جو کچھ مانگو تم کو دے"

(۹) باپ محبّت کرتا ہے۔

یُوحنّا ۱۴ : ۲۱ "...... جو مجھ سے محبّت رکھتا ہے وُہ میرے باپ کا پیارا ہوگا اور مَیں اُس سے محبّت رکھوں گا"

دُعا کے متعلّق خداوند مسیح کی تعلیم بالکل نئی اور حیات بخش ہے۔

پوشیدگی میں دُعا کرو اور بے فائدہ الفاظ کو نہ دُہراؤ۔

متّی ۶ : ۵-۱۳ "بلکہ جب تُو دُعا کرے تو اپنی کوٹھڑی میں جا اور ..... اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دُعا کر ..... غیر قوموں کے لوگوں کی طرح بک بک نہ کرو کیونکہ وُہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہت بولنے کے سبب سے ہماری سنی جائے گی ..... تمہارا باپ تمہارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو"

ایمان رکھتے ہوئے دُعا مانگو۔

متّی ۲۱ : ۲۱-۲۲ "اور جو کچھ دُعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وُہ سب تم کو ملے گا"

لُوقا ۱۱ : ۵-۱۰ "پس مَیں تم سے کہتا ہُوں مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو

تو پاؤ گے دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔

خُدا کے رُوح القُدس کے لئے دُعا مانگو۔

لُوقا ۱۱: ۱۱-۱۳ "پس جب تم بُرے ہو کر بچّوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو رُوح القُدس کیوں نہ دے گا؟"

خُداوند یسُوع کے نام سے دُعا مانگو۔

یُوحنّا ۱۴: ۱۳-۱۵ "اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے مَیں وُہی کروں گا۔ ..... اگر میرے نام سے مُجھ سے کچھ چاہو گے تو مَیں وُہی کروں گا۔"

یُوحنّا ۱۵: ۱۶ "..... میرے نام سے جو کچھ باپ سے مانگو وُہ تم کو دیگا۔"

رُوح اور سچّائی سے دُعا مانگو۔

یُوحنّا ۴: ۲۱، ۲۳، ۲۴ "..... سچے پرستار باپ کی پرستش رُوح اور سچّائی سے کریں گے۔ کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔ خُدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچّائی سے پرستش کریں۔"

(۳) ہماری موجُودہ زندگی کی ضروریات کے متعلّق ہمارے خُداوند کی تعلیم بے مثال ہے۔

(۱) خوراک اور پوشاک

متّی ۶: ۲۵-۳۴ "..... اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟ ..... ہوا کے پرندوں کو دیکھو ..... تمہارا آسمانی باپ اُن کو کھلاتا ہے۔ کیا تم اُن سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟ اور پوشاک کے لئے کیوں فکر کرتے ہو۔

جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وُہ کس طرح بڑھتے ہیں۔ وُہ نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہیں…. پس جب خُدا میدان کی گھاس کو…. ایسی پوشاک پہناتا ہے تو تم کو کیوں نہ پہنائے گا۔"

لُوقا ۸: ۱۴ "اور جو جھاڑیوں میں پڑا اُس سے وُہ لوگ مُراد ہیں جنہوں نے سُنا لیکن ہوتے ہوتے اِس زندگی کی فکروں اور دولت اور عیش و عشرت میں پھنس جاتے ہیں اور اُن کا پھل پکتا نہیں۔"

(ب) دولت

متّی ۶: ۱۹-۲۱ "اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔"

متّی ۱۹: ۲۱ "اگر تُو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال و اسباب بیچ کر غریبوں کو دے تو تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔"

(۴) خُداوند نے اس حقیقت کا انکشاف فرمایا ہے کہ رُوح کی ضروریات کو نظر انداز کرنا اور مادی اشیاء کو جمع کرنا سراسر حماقت ہے۔

متّی ۲۳: ۱۳ "اَے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیتے ہو۔"

مرقس ۸: ۳۶، ۳۷ "اور آدمی اگر ساری دُنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ اور آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے گا۔"

لوقا ۱۲: ۱۶-۲۱ "....کسی دولت مند کی زمین میں بڑی فصل ہوئی۔ پس وہ کہنے لگا میں یوں کروں گا کہ اپنی کوٹھیاں ڈھا کر اُن سے بڑی بناؤں گا، اور اُن میں اپنا سارا اناج اور مال بھر رکھوں گا اور اپنی جان سے کہوں گا۔ اَے جان تیرے پاس بہت برسوں کے لئے بہت سا مال جمع ہے، چین کر، کھا پی خوش رہ، مگر خدا نے اُس سے کہا اَے نادان! اِسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے گی۔"

مُراقبہ کے لئے خیالات

(۱) "اور جب تُم دُعا مانگو تو کہو۔" اَے ہمارے باپ! کیا میرے اعمال جو میں دُوسروں کے حق میں کرتا ہُوں میری دُعا کے الفاظ کی پُوری پُوری ترجمانی کرتے ہیں؟ یا کیا میرے اعمال میری دُعاؤں اور مذہب کے لئے نفرت پیدا کرنے کا موجب ہیں۔"

(۲) کیا میں نے وُہ سادہ ایمان سیکھ لیا ہے جو خُدا کو "باپ" کہہ کر پکارتا ہے یا کیا خدا کا وجُود میرے لئے ایک سخت گیر ہستی کی مانند ہے جو مجھ سے بہت دُور ہے۔"

(۳) میں کتنی مرتبہ دُعا میں خُدا باپ سے مشورہ لیتا ہُوں؟

سوالات

(۱) یسُوع نے خُدا کی ذاتِ پاک کی بابت کس نئی حقیقت کا انکشاف کیا تھا؟

(۲) خُدا باپ ایمانداروں کی جس طرح نگہداشت کرتا ہے اُس کو خداوند یسُوع نے مثال و تمثیل کی مدد سے کس طرح سمجھایا؟ اکم از کم چھ اقتباسات پیش کرو؟

(۳) ہمارے خداوند نے مندرجہ ذیل امور کے متعلق ہمیں کیا تعلیم دی ہے۔
(ا) ضروریاتِ زندگی کی بابت بے حد پریشان ہونا۔
(ب) دولت
(۴) کیا روحِ انسانی کو جسم کے مقابلہ میں زیادہ توجہ دینی چاہئے، یا کم کیوں؟ ہمارے خداوند نے امیر آدمی کی نادانی کو کیوں واضح کیا؟

بائبل کی جماعتوں کے لئے کام

(۱) خدا کی ذات کے متعلق ان تمام اصطلاحات پر بحث کرو، جو انسانوں میں مروّج ہیں۔ نیز بتاؤ کہ ان اصطلاحات کے وسیلے ذہنِ انسانی میں خدا کا کیسا تصوّر قائم ہوتا ہے؟
(۲) دُعا کے موضوع پر خداوند کی تعلیم پر بحث کرو؟
(۳) اُن لوگوں کی رُوحانی تاریکی پر بحث کرو جو مادی اشیاء سے رُوح کی بھوک کو سیر کرتے ہیں؟ (لوقا ۱۲: ۱۶-۲۰ میں اس کی تشریح پڑھیں)
(۴) اگر ہم ضروری رُوحانی قوت حاصل کئے بغیر جو دولت کے صحیح استعمال میں ہماری امداد کرتی ہے، اندھا دھند دولت جمع کرتے جائیں تو ایسے حالات میں کون کون سے خطرات لاحق ہونگے۔

حصّہ پنجم

جب ہم خُداوند کے قائم شدہ بُلند معیاروں پر غور کرتے ہیں، تو بعض اوقات ہم اُن کے قابلِ عمل ہونے پر شک کرنے لگتے ہیں۔ ہم اُس حیرت انگیز انسان کامل کو اپنی زندگی میں ہر لحاظ سے نفس کُشی کی حد تک اپنی تعلیمات پر عمل کرتا ہُوا پاتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں وُہ اِس حقیقت کا اِنکشاف کرتا ہے کہ اُس کی قائم کی ہُوئی صداقتوں کو ایک لادین اور بے ایمان پُشت کے رُوبرو عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے، بشرطیکہ خُداوند مسیح کی رُوح ہماری زندگی میں سکونت کرے، اور انسانی جسم مصلوب کیا جائے۔

ہمارے خُداوند نے اپنی تعلیم کو عملی جامہ پہنا کر دکھایا

الف، معافی اور شدید دُکھ

خُداوند نے کیا تعلیم دی۔

متّی ۶: ۱۴-۱۵ "اِس لئے کہ اگر تُم آدمیوں کے قصور معاف کروگے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا۔ اور اگر تُم آدمیوں کے قصور معاف نہ کروگے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور مُعاف نہ کرے گا۔"

خداوند نے کس طرح اس پر عمل کیا۔

متّی ۲۶ : ۵۰ "یسُوع نے اُس سے کہا میاں! جس کام کو آیا ہے وُہ کر لے۔ اس پر اُنہوں نے پاس آکر یسُوع پر ہاتھ ڈالا اور اُسے پکڑ لیا"۔

لُوقا ۲۲ : ۶۳ - ۶۵ " اور جو آدمی یسُوع کو پکڑے ہُوئے تھے اُس کو ٹھٹھوں میں اُڑاتے اور مارتے تھے اور اُس کی آنکھیں بند کر کے اُس سے پُوچھتے تھے کہ نبوّت سے بتا تجھے کس نے مارا۔ اور اُنہوں نے طعنہ سے اور بھی بہت سی باتیں اُس کے خلاف کہیں"۔

لُوقا ۲۳ : ۱۱ " پھر ہیرودیس نے اپنے سپاہیوں سمیت اُسے ذلیل کیا اور ٹھٹھوں میں اُڑایا اور چمکدار پوشاک پہنا کر اُس کو پیلاطُس کے پاس واپس بھیجا"۔

یُوحنّا ۱۹ : ۱، ۳، ۵ " اِس پر پیلاطُس نے یسُوع کو لے کر کوڑے لگوائے .... اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی اور اُس کے پاس آکر کہنے لگے اَے یہُودیوں کے بادشاہ آداب! اور اُس کے طمانچے بھی مارے۔ پیلاطُس نے لوگوں سے کہا کہ مَیں اُس کا کچھ جُرم نہیں پاتا۔ یسُوع کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر آیا اور پیلاطُس نے اُن سے کہا دیکھو یہ آدمی"۔

متّی ۲۷ : ۴۰ - ۴۴ " اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ... سردار کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کر ٹھٹھے سے کہتے تھے اِس نے اوروں کو بچایا، اپنے تئیں نہیں بچا

سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ اب صلیب پر سے اُتر آئے
تو ہم اس پر ایمان لائیں"۔

لُوقا ۲۳: ۳۴ "یسُوع نے کہا اَے باپ! اِن کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے
نہیں کہ کیا کرتے ہیں"۔

(ب) اِنکساری (اُس کی تعلیم)

متّی ۱۸: ۴ ، متّی ۲۳: ۱۲

متّی ۵: ۳۹ "لیکن مَیں تم سے یہ کہتا ہُوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا..."

اُس نے کس طرح اُس پر عمل کیا۔

مرقس ۱۵: ۲-۵ "اور پیلاطُس نے اُس سے پُوچھا کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ
ہے؟ اُس نے جواب میں اُس سے کہا تُو خود کہتا ہے۔ اور
سردار کاہن اُس پر بہت باتوں کا الزام لگاتے رہے۔ پیلاطُس
نے اُس سے دوبارہ سوال کر کے یہ کہا تُو کُچھ جواب نہیں
دیتا، دیکھ یہ تجھ پر کتنی باتوں کا الزام لگاتے ہیں۔
یسُوع نے پھر بھی کُچھ جواب نہ دیا، یہاں تک کہ پیلاطُس
نے تعجب کیا"۔

یُوحنّا ۱۹: ۱۰ "پس پیلاطس نے اُس سے کہا تُو مُجھ سے بولتا نہیں؟ کیا
تُو نہیں جانتا کہ مُجھے تجھ کو چھوڑ دینے کا بھی اختیار ہے اور
مصلُوب کرنے کا بھی اختیار ہے"۔

یُوحنّا ۱۳: ۲-۱۶ ۔ اس کے بعد برتن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھوئے
اور جو رُومال کمر میں بندھا تھا اُس سے پُونچھنے شروع

کیے۔

فلپیوں ۲: ۵-۱۰ "بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔"

فکرمندی اور محبّت

(۱) دشمنوں سے محبت کرنا (اُس کی تعلیم)

متّی ۵: ۴۴- "...... اپنے دشمنوں سے محبّت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرو۔"

خداوند نے کس طرح اس پر عمل کیا

لوقا ۲۲: ۶۳-۶۵

لوقا ۲۳: ۳۳-۳۴

(۲) دوسروں کے لئے فکرمندی اور ترس

اُس کی تعلیم

متی ۷: ۱۲ "..... جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں
وہی تم بھی اُن کے ساتھ کرو..."

اُس نے کس طرح اس پر عمل کیا:-

یوحنا ۱۹: ۲۵-۲۷ "....یسوع نے اپنی ماں اور اُس شاگرد کو جس سے محبت رکھتا تھا پاس کھڑے دیکھ کر ماں سے کہا کہ اے عورت! دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے۔ پھر شاگرد سے کہا، دیکھ تیری ماں یہ ہے اور اُسی وقت سے وہ شاگرد اُسے اپنے گھر لے گیا۔"

یوحنا ۲۱: ۹-۱۲، ۱۳ "جس وقت کنارے پر اُترے تو اُنہوں نے کوئلوں کی آگ اور اس پر مچھلی رکھی ہوئی اور روٹی دیکھی یسوع نے اُن سے کہا جو مچھلیاں تم نے ابھی پکڑی ہیں اُن میں سے کچھ لاؤ..... یسوع نے اُن سے کہا آؤ کھانا کھا لو اور شاگردوں میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ اُس سے پوچھتا کہ تو کون ہے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ خداوند ہی ہے۔ یسوع آیا اور روٹی لے کر اُنہیں دی، اسی طرح مچھلی بھی دی۔"

مرقس ۶: ۳۴-۳۷ "....اور اُسے اُن پر ترس آیا.... اُس کے شاگرد اُس کے پاس آکر کہنے لگے...... ان کو رخصت کر تاکہ.... جاکر اپنے لئے کچھ کھانے کو مول لیں۔ اُس نے اُن سے جواب میں کہا تم ہی اُنہیں کھانے کو دو۔ اُنہوں نے اُس سے کہا کیا ہم جاکر دو سو دینار کی روٹیاں مول لائیں اور ان کو کھلائیں؟"

مراقبہ کے لئے خیالات

۱- کیا مَیں اَوروں پر اِس عجیب و غریب علم کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہُوں جو مَیں اپنے خُداوند اَور مُنجی یسُوع مسیح کے متعلق جانتا ہُوں؟ اِس ضمن میں میری کوششیں مجھے کتنی گراں ثابت ہوتی ہیں؟

(الف) جسمانی طور پر۔

(ب) وقت کے لحاظ سے۔

(ج) مالی لحاظ سے۔

سوالات

۱- خُداوند یسُوع نے معافی کے موضُوع پر ہمیں کیا تعلیم دی ہے؟ نیز اُس نے اپنی تعلیم پر کس طرح عمل کر کے دکھایا ہے؟

۲- خُداوند یسُوع یہُوداہ اسکریوتی سے جس نے اُس کو پکڑوایا تھا کس طرح مخاطب ہُوا؟

۳- یسعیاہ نبی نے ہمارے خُداوند اَور اُس کے مصلُوب کرنے والوں کی معافی کے متعلق کیا پیشنگوئی کی تھی؟

۴- ہمارے خُداوند نے مندرجہ ذیل اشخاص کے رُوبرُو اپنی رُوح کی انکساری کی گواہی کس طرح دی؟

(الف) پیلاطُس (ب) شاگردوں

(ج) اپنی خلق کی ہُوئی مخلوقات

۵- ہمیں اپنے دُشمنوں سے کیسا سلُوک کرنا چاہیئے؟

۶۔ خُداوند یسُوع نے کس طرح سُنہری اصُول، پر عمل کر کے دکھایا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ ہمارے خُدا کی عظمت کی مثال اس بات میں ملتی ہے کہ وہ ذلیل انسانوں کی نجات کے اہتمام میں بہت سا ذاتی نقصان برداشت کرتا ہے۔ اس بیان پر بحث کرو؟

۲۔ کیا ہماری زندگی میں کوئی ایسا معاشرتی، کاروباری یا گھریلو پہلو موجود ہے جس کا خُداوند یسُوع نے اپنی تعلیم میں اہتمام نہیں کیا؟

۳۔ کیا خُداوند یسُوع کی تعلیم کا مقصد یہ تھا کہ وہ ایک فلسفہ بن کر رہ جائے جو محض عقل جز کو پسندیدہ ٹھہرے؟ یا ایک ایسی قوّت ہے جو اُس کی مخلوق کی زندگی کو ایک خاص سانچے میں ڈھالنے، اُسے گناہوں سے پاک کرنے، خوبصورت بنانے اور محبّت کی مٹھاس بخشنے کا موجب ہے؟

۴۔ اِن خطرات پر بحث کرو جو مسیحیت کی محض منادی کرنے اور اس کے اصُولوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں؟

حصہ ششم

جنہوں نے خُداوند یسُوع سے سوالات کے وسیلے سچائی دریافت کرنے کی کوشش کی تھی۔ اُن میں سے کسی کو بھی ہمارے خُداوند نے مایُوس نہ کیا۔ تاہم ہم ایک امر پر غور کئے بغیر رہ نہیں سکتے کہ ہمارے خُداوند نے ان متلاشیوں کے ہدف اور اُن کی عیّاری کا بڑی تیز فہمی سے ازالہ کیا جو سیاسی اور مذہبی حلقوں سے تعلّق رکھتے تھے۔

ہم خُداوند یسُوع سے سوال پُوچھنے والے ہر خاص و عام کے ممنونِ احسان ہیں کیونکہ ان کے چند سوالات کے عوض میں خُداوند یسُوع نے ایسے جوابات دیئے جو ہماری مقدّس ادبیات میں جواہر پاروں کی حیثیت رکھتے ہیں مثلاً

اوّل۔ عالم شرع کا سوال کہ میرا پڑوسی کون ہے؟

دوم۔ مقدّس پطرس کا سوال کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کو بار بار معافی دے؟

مندرجہ بالا دونوں مثالیں اس موضوع پر قابلِ غور ہیں۔

خُداوند مسیح کے دیگر جوابات نے مذہبی سوالات کو علم الٰہیات کی بیہودہ حیثیت سے اتنا بلند کر دیا ہے کہ وہ جوابات اب روشنی کے مینار بن گئے

ہیں جن کی روشنی میں شاکی دِل زندہ خُدا کے مُستند کلام میں روحانی اطمینان پاتے ہیں۔

اُس نے اپنے جوابات میں فطرتِ انسانی کے بارے کامل فہمیت کا ثبوت دیا ہے :-

پہلا حصّہ

عام سوالات

(الف) میرا پڑوسی کون ہے۔

سوال :- لُوقا ۱۰ : ۲۹ "... اور دیکھو ایک عالمِ شرع اُٹھا... اس نے ... یسُوع سے پُوچھا پھر میرا پڑوسی کون ہے؟"

جواب :- لُوقا ۱۰ : ۳۰ - ۳۷ -

(ب) آسمان کی بادشاہی میں سب سے بڑا کون ہے؟

سوال :- متّی ۱۸ : ۱ "... شاگرد یسُوع کے پاس آ کر کہنے لگے پس آسمان کی بادشاہی میں بڑا کون ہے؟"

جواب - متّی ۱۸ : ۲ - ۴ "اور یسُوع نے ایک بچّے کو پاس بُلا کر اُسے اُن کے بیچ میں کھڑا کیا اور کہا۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر تُم توبہ نہ کرو اور بچّوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ

ہو گئے۔ پس جو کوئی اپنے آپ کو اس بچے کی مانند چھوٹا بنائے گا وہی
آسمان کی بادشاہی میں بڑا ہو گا۔"
موازنہ کیجئے:۔ متی ۲۰ : ۲۰ - ۲۸ -

(ج) قیامت

سوال۔ متی ۲۲ : ۲۳ - ۲۸ "اُسی دن صدوقی جو کہتے ہیں کہ قیامت نہیں ہوگی اُس کے پاس آئے اور اُس سے یہ سوال کیا کہ ...."

جواب :- متی ۲۲ : ۲۹ - ۳۲ "یسوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ تم گمراہ ہو اس لئے کہ نہ کتاب مقدس کو جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو کیونکہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہو گی بلکہ لوگ آسمان میں فرشتوں کی مانند ہوں گے۔"

(د) ہمیشہ کی زندگی کا وارث بننا :-

سوال :- لوقا ۱۰ : ۲۵ "اور دیکھو ایک عالم شرع اُٹھا اور یہ کہہ کر اُس کی آزمائش کرنے لگا کہ اے اُستاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں ؟"

جواب :- لوقا ۱۰ : ۲۶ - ۲۸ "اُس نے اُس سے کہا توریت میں کیا لکھا ہے ؟ تو کس طرح پڑھتا ہے ؟ اُس نے جواب میں کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ اُس نے اُس سے کہا تو نے ٹھیک

جواب دیا۔ یہی کر تو تُو جئے گا۔"

متّی ۱۹ : ۱۶ "۔۔۔ اَے اُستاد! مَیں کونسی نیکی کروُں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟"

جواب۔ متّی ۱۹ : ۱۷ - ۲۲۔

(د) گناہگاروں کی صحبت میں رہنا :-

سوال :- لُوقا ۷ : ۳۹ "اُس کی دعوت کرنے والا فریسی یہ دیکھ کر اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو جانتا کہ جو اُسے چھُوتی ہے ۔۔۔۔ بدچلن ہے۔"

جواب۔ لُوقا ۷ : ۴۰ - ۵۰ "یسُوع نے جواب میں اُس سے کہا ۔۔۔ کسی ساہوکار کے دو قرضدار تھے۔ ایک پانسو دینار کا دُوسرا پچاس کا۔ جب اُن کے پاس ادا کرنے کو کچھ نہ رہا تو اُس نے دونوں کو بخش دیا۔ پس اُن میں سے کون اُس سے زیادہ محبّت رکھے گا؟ شمعُون نے جواب میں کہا، میری دانست میں وُہ جسے اُس نے زیادہ بخشا۔ اُس نے اُس سے کہا تُو نے ٹھیک فیصلہ کیا ۔۔۔"

سوال :- متّی ۹ : ۱۱ "فریسیوں نے یہ دیکھ کر اُس کے شاگردوں سے کہا، تمہارا اُستاد محصُول لینے والوں اَور گنہگاروں کے ساتھ کیوں کھاتا ہے؟"

جواب - متّی ۹ : ۱۲ - ۱۳ "اُس نے یہ سُن کر کہا کہ تندرُستوں کو طبیب

درکار نہیں بلکہ بیماروں کو۔ مگر تم جاکر اس کے معنی دریافت کرو کہ مَیں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہُوں کیونکہ مَیں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بُلانے آیا ہُوں"۔

سوال:- لُوقا ۱۵ : ۲ "اور فریسی اور فقیہہ بُڑبُڑا کر کہنے لگے کہ یہ آدمی گنہگاروں سے ملتا اور اُن کے ساتھ کھانا کھاتا ہے"۔

جواب:- لُوقا ۱۵ : ۳-۳۲، کھوئی ہُوئی بھیڑ، درہم اور مُسرف بیٹے کی تمثیلیں۔

(س) بدرُوحوں کو نکالنا:-

سوال:- متّی ۱۲ : ۲۴ "فریسیوں نے سُن کر کہا یہ بدرُوحوں کے سردار بعلزبُول کی مدد کے بغیر بدرُوحوں کو نہیں نکالتا"۔

جواب:-

متّی ۱۲ : ۲۵-۳۰ "اُس نے ... اُن سے کہا جس بادشاہی میں پھُوٹ پڑتی ہے وُہ ویران ہوجاتی ہے ... اور اگر شیطان ہی نے شیطان کو نکالا تو وُہ آپ اپنا مخالف ہوگیا۔ پھر اُس کی بادشاہی کیونکر قائم رہے گی؟"

(ش) نشان طلب کرنے والے:-

سوال:- متّی ۱۲ : ۳۸ "اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اُس سے کہا، اے اُستاد! ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں"۔

جواب ۔ متی ۱۲ : ۳۹ - ۴۲ "اُس نے جواب دے کر اُن سے کہا، اِس زمانہ کے بُرے اور زِناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں، مگر یُوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان اُن کو نہ دیا جائے گا"۔

سوال ۔ متی ۱۶ : ۱ "پھر فریسیوں اور صدوقیوں نے پاس آکر آزمانے کے لئے اُس سے درخواست کی کہ ہمیں کوئی آسمانی نشان دِکھا"۔

جواب ۔ متی ۱۶ : ۲ - ۴ "اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ شام کو تُم کہتے ہو کہ کُھلا رہے گا کیونکہ آسمان لال ہے اور صبح کو یہ کہ آج آندھی چلے گی کیونکہ آسمان لال اور دُھندلا ہے۔ تُم آسمان کی صُورت میں تو تمیز کرنا جانتے ہو مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز نہیں کر سکتے۔

سوال ۔ یُوحنّا ۶ : ۳۰ - ۳۱ "پس اُنہوں نے اُس سے کہا پھر تُو کونسا نشان دکھاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ہمارے باپ دادا نے بیابان میں مَن کھایا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اُس نے اُنہیں کھانے کے لئے آسمان سے روٹی دی"۔

جواب ۔ یُوحنّا ۶ : ۳۲ - ۴۱ "یسُوع نے اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں ۔ ۔ ۔ کیونکہ خُدا کی روٹی وُہ ہے جو آسمان سے اُتر کر دُنیا کو زندگی بخشتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ یسُوع نے اُن سے کہا۔ زندگی کی روٹی مَیں ہُوں، جو میرے پاس آئے وُہ ہرگز بھُوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وُہ کبھی پیاسا نہ ہوگا"۔

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ کیا خُداوند یسُوع مسیح کے متعلّق میرا تصوّر مجھے فروتن بنا دیتا ہے یا یہ ایسی نوعیّت کا ہے کہ مَیں بھی سردار کاہن یا لاوی کی مانند اپنا رویّہ اختیار کرنے لگتا ہُوں؟

۲۔ کیا مَیں کتابِ مقدّس کی تفہیم کے لیئے اپنی ذاتی دانائی پہ بھروسہ کرتا ہُوں؟ یا میرا ایمان اُس نُور پہ ہے جو رُوحِ صداقت سے آشکارہ ہوتا ہے؟

سوالات

۱۔ یسُوع نے لُوقا ۱۰: ۳۰۔۳۷ میں جن جن کردار کا ذِکر کیا ہے؛ اُن کے ہر ایک فعل کو بیان کرو؟

۲۔ اس سوال کے جواب میں کہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کون ہے، ہمارے خُداوند نے کیا جواب دیا؟

۳۔ قیامت کے سوال پہ بحث کرتے ہُوئے کس طرح ہمارے خُداوند نے اپنی دلیل کو جزوی طور پہ فعل کے صیغہ پہ مبنی کیا؟

۴۔ فریسیوں کے مندرجہ ذیل اعتراضات کے جواب میں ہمارے خُداوند نے کیا کہا؟

(الف) اُس کا ایسی عورت کے پاس بیٹھنا جو گنہگار تھی؟

(ب) محصُول لینے والوں اَور گنہگاروں کے ساتھ کھانا پینا؟

۵۔ ہمارے خُداوند نے کس طرح فریسیوں کی دلیل کو باطل ثابت کیا،

جب اُنہوں نے بدرُوحوں کے نکالنے کے متعلق اُس پر اعتراض کیا تھا؟

۶۔ ہمارے خُداوند نے اُن لوگوں کو کیا جواب دیا جو اُس سے نشان طلب کرتے تھے؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ مدلّل طور سے بحث کرو کہ :۔

(الف) خُداوند یسُوع کے جوابات میں کھُلی اور سیدھی چوٹ تھی۔

(ب) اُس کے جوابات میں دانائی تھی۔

(ج) خُداوند یسُوع نے کس طرح پاک نوشتوں کو استعمال کیا۔

(د) کیا تُم خُداوند یسُوع کے کسی جواب کو زیادہ واضح کرنے کے لئے کوئی جامع تفسیر پیش کر سکتے ہو؟

۲۔ کیا خُداوند یسُوع مسیح کے جوابات اسی نوعیت کے ہیں جو ہم خُدا کے بیٹے کی زبانی سُننے کی توقع کر سکتے ہیں؟

حصّہ ہفتم

دیگر اُستادوں پر خُداوند یسُوع مسیح کی عقلی اَور رُوحانی فوقیت کا اندازہ ہمیں اُن جوابات کے علاوہ کہیں بھی مکمل طور پر نہیں ملتا، جو اُس نے اپنے نقادوں اَور تلاشیانِ حق کے سوالات کے جواب میں دیئے تھے۔

وُہ ہر سائل کی تحقیق کی وجہ معلُوم کرنے کی خاطر ہمیشہ اُس کے سوال کے بُنیادی اصُول کا معائنہ کر کے ایک ایسا مکمل جواب دیتا ہے جس کو سُن کر سائل عموماً سراسر بااُمید ہو جاتا ہے۔

اس بات پر غور کرنا تصرفِ اوقات کے لائق ہے کہ خُداوند مسیح کی تمام مخالف مذہبی اَور سیاسی جماعتوں نے ہمارے خُداوند کو اپنے گھسے پٹے مقولات کی مدد سے اُلجھانے کے واسطے مُتحدہ محاذ اختیار کیا تھا۔ ان جماعتوں میں کاہن، ہیرودیس، عُلمائے شرع، فقیہہ، صدُوقی اَور فریسی نوعیت کے لوگ شامل تھے۔

ہمارے خُداوند نے اپنے جوابات میں انسانی دِل و دماغ کی کامل فہمیت اَور پاک نوشتوں کی بابت علم و عرفان کا ثبوت پیش کیا۔

خُداوند نے اپنے جوابات میں فطرتِ انسانی کے بارے میں کامل فہمیدت کا ثبوت دیا

دُوسرا حصّہ

یہُودی مضامین (موضُوعات)

(الف) سبت

سوال :- متّی ۱۲ : ۱۰ "...... کیا سبت کے دِن شفا دینا روا ہے ؟"

جواب :- متّی ۱۲ : ۱۱-۱۲ "..... تم میں ایسا کون ہے جس کی ایک ہی بھیڑ ہو اور وہ سبت کے دِن گڑھے میں گر جائے تو وہ اُسے پکڑ کر نہ نکالے ؟ پس آدمی کی قدر تو بھیڑ سے بہُت ہی زیادہ ہے ...."

سوال :- لُوقا ۱۳ : ۱۴-

جواب :- لُوقا ۱۳ : ۱۵-۱۷- آیت ۱۷ پر خاص غور کرو-

سوال :- مرقس ۲ : ۲۴ "اور فریسیوں نے اُس سے کہا، دیکھ یہ سبت کے دِن وُہ کام کیوں کرتے ہیں جو روا نہیں ؟"

جواب :- مرقس ۲ : ۲۵-۲۸ "....اُس نے اُن سے کہا، کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ داؤد نے کیا کیا ..... وُہ کیونکر .... خُدا کے گھر میں گیا اور اُس نے نذر کی روٹیاں کھائیں جن کو کھانا کاہنوں کے

سوا اَور کسی کو روا نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اَور اُس نے اُن سے کہا سبت آدمی کے لئے بنا ہے نہ آدمی سبت کے لئے"۔

(ب) فریسیوں کی نکتہ چینی اَور ریاکاری

اعتراض لُوقا ۱۱ : ۳۷ ۔ ۳۸ "۔ ۔ ۔ ۔ کسی فریسی نے اُس کی دعوت کی ۔ پس وُہ اندر جاکر کھانا کھانے بیٹھا ۔ فریسی نے یہ دیکھ کر تعجب کیا کہ اُس نے کھانے سے پہلے غسل نہیں کیا"۔

جواب :۔ لُوقا ۱۱ : ۳۹ ۔ ۴۴ "خُداوند نے اُس سے کہا ۔ اَے فریسیو ! تُم پیالے اَور رکابی کو اُوپر سے تو صاف کرتے ہو لیکن تمہارے اندر لُوٹ اَور بدی بھری ہے ۔ ۔ ۔ "

متّی ۲۳ : ۲۳ "اَے ریاکار فقیہو اَور فریسیو تُم پر افسوس ! کہ پودینہ اَور سونف اَور زیرہ پر تو دَہ یکی دیتے ہو پر تُم نے شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی انصاف اَور رحم اَور ایمان کو چھوڑ دیا ہے ۔ لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اَور وُہ بھی نہ چھوڑتے"۔

لُوقا ۱۸ : ۱۱ ۔ ۱۲ "دو شخص ہیکل میں دُعا کرنے گئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فریسی ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے جی میں ۔ ۔ ۔ ۔ دُعا کرنے لگا کہ اَے خُدا میں تیرا شُکر کرتا ہُوں کہ باقی آدمیوں کی ۔ ۔ ۔ ۔ مانند نہیں ہُوں ۔ ۔ "

لُوقا ۱۸ : ۱۳ ۔ ۱۴ "محصُول لینے والے نے ۔ ۔ ۔ ۔ اتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف آنکھ اُٹھائے بلکہ ۔ ۔ ۔ ۔ کہا اَے خُدا !

مُجھ گنہگار پر رحم کر۔ مَیں تم سے کہتا ہُوں کہ یہ شخص دُوسرے کی نسبت راستباز ٹھہر کر اپنے گھر گیا۔...."

(ج) خداوند کا اختیار

سوال:۔ متّی ۲۱: ۲۳ "... سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے اُس کے پاس آکر کہا تُو ان کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہے؟"

جواب:۔ متّی ۲۱: ۲۴-۲۷ "..... اس حوالہ کے مکمّل متن کو غور سے پڑھیں۔

(د) سب حُکموں میں اوّل اور عظیم حُکم

سوال:۔ مرقس ۱۲: ۲۸ ".. اور فقیہوں میں سے ایک نے ان کو بحث کرتے سُن کر جان لیا کہ اُس نے اُن کو خُوب جواب دیا ہے۔ وُہ پاس آیا اور اُس سے پُوچھا کہ سب حُکموں میں اوّل کونسا ہے؟"

جواب:۔ مرقس ۱۲: ۳۰-۳۱ "اور تُو خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبّت رکھ۔ دُوسرا یہ ہے کہ تُو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبّت رکھ۔"

سوال:۔ متّی ۲۲: ۳۶ اس حوالہ کے مکمّل متن کو غور سے پڑھیں۔

جواب:۔ متّی ۲۲: ۳۷-۴۰ اس حوالہ کے متن کو غور سے پڑھیں۔

یہُودی قوم کے بزرگوں کی وہ روایت۔

سوال:۔ متی ۱۵: ۲ "تیرے شاگرد بزرگوں کی روایت کو کیوں ٹال دیتے ہیں جو کہ کھانا کھاتے وقت ہاتھ نہیں دھوتے"؟

جواب:۔ متی ۱۵: ۳۔۹ "اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ تم اپنی روایت سے خدا کا حکم کیوں ٹال دیتے ہو؟ کیونکہ خدا نے فرمایا.... مگر تم تو کہتے ہو.... پس تم نے اپنی روایت سے خدا کا کلام باطل کر دیا۔"

۱۸ تا ۲۰ آیات کو بھی پڑھیں۔

(س) جزیہ دینا

سوال۔ متی ۱۷: ۲۴ "نیم مثقال لینے والوں نے پطرس کے پاس آکر کہا، کیا تمہارا اُستاد نیم مثقال نہیں دیتا"؟

جواب:۔ متی ۱۷: ۲۵۔۲۷ "اُس نے کہا ہاں.... یسوع نے.... کہا اے شمعون تو کیا سمجھتا ہے؟ دُنیا کے بادشاہ کن سے محصول یا جزیہ لیتے ہیں؟ اپنے بیٹوں سے یا غیروں سے؟ تو خداوند یسوع نے اُس سے کہا، پس بیٹے بری ہوئے لیکن مبادا ہم اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوں، تو جھیل پر جا کر بنسی ڈال اور جو مچھلی پہلے نکلے اُسے لے اور جب تو اُس کا مُنہ کھولے گا تو ایک مثقال پائے گا۔ وہ لے کر میرے اور اپنے لئے اُنہیں دے۔"

سوال:۔ متی ۲۲: ۱۷ "پس ہمیں بتا تو کیا سمجھتا ہے؟ قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں؟"

جواب:۔ متی ۲۲: ۱۸۔۲۲ "یسوع نے اُن کی شرارت جان کر کہا...."

جزیہ کا سِکّہ مجھے دکھاؤ۔ اُس نے اُن سے کہا یہ صُورت اور نام کس کا ہے؟ اُنھوں نے اس سے کہا، قیصر کا۔ اس پر اُس نے اُن سے کہا پس جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خُدا کا ہے خُدا کو ادا کرو۔۔۔"

(ش) بدچلن عورت۔

سوال:۔ یُوحنّا ۸: ۴۔۵ "اَے اُستاد! یہ عورت زنا میں عین فعل کے وقت پکڑی گئی ہے۔ توریت میں مُوسیٰ نے ہم کو حُکم دیا ہے کہ ایسی عورتوں کو سنگسار کریں۔ پس تُو اس عورت کی نسبت کیا کہتا ہے؟"

جواب:۔ یُوحنّا ۸: ۶۔۱۱۔۔۔" جو تُم میں بیگناہ ہو وہی پہلے اس کے پتّھر مارے۔۔۔۔۔۔ جا پھر گناہ نہ کرنا۔

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔" فریسی ۔۔۔۔۔ اپنے جی میں دُعا کرنے لگا" مَیں کس سے دُعا کرتا ہُوں؟ دُعا مانگنے کے لئے میرا صحیح رویّہ کیا ہونا چاہیئے؟ کیا میرا رویّہ زبور ۳۴: ۱۸ کے خیال کے مطابق ہے؟

سوالات

۱۔ سبت کے دِن شفا دینے کے اعتراض پر خُداوند یسُوع نے کون کون سے دو جوابات دے کر اپنے معترضین کی زبان بند کی؟

۲۔ ہمارے خُداوند نے کس طرح اس حقیقت کو افشاں کیا کہ ہم شریعت کے احکام پر عمل کرتے ہُوئے زیادہ رُوحانی پہلُو کو نظر انداز کر دیتے ہیں؟

۳۔ خُداوند نے کس طرح سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کو اپنے جواب سے حیران و پریشان کیا؟

۴۔ ہمارے خُداوند کے قول کے مطابق کن احکام پر تمام توریت اور انبیا کے صحیفوں کا دارومدار ہے؟

۵۔ کس میں زیادہ اختیار ہے، روایت میں یا پاک کلام میں؟

۶۔ کیا قیصر کو جزیہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ اس سوال میں فریسیوں کا چھپا ہؤا دام فریب کیا تھا؟ ہمارے خُداوند نے کیا جواب دیا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ ہمارے خُداوند کے جزیہ دینے کے معاملہ میں کونسا اصُول زیرِ بحث تھا؟ ہمارے خُداوند نے کس بلند اصُول کی پیروی کی؟

۲۔ چُونکہ کلیسیائے رُوم روایت کی حمایت کرتی ہے، لہٰذا اس ضمن میں متّی ۱۵: ۳۔۹ میں خُداوند کا مرقُومہ جواب، اس کلیسیا کی موجودہ روش پر کیا روشنی ڈالتا ہے؟

۳۔ مرقس ۱۲: ۲۸۔۳۱ پر بحث کرو۔ کیا "پہلے میں" کی تعلیم ہی نوعِ انسان کی صریحاً لعنت نہیں؟

دلیل

یہودی مذہب کے حکمرانوں کے مطابق خداوند یسوع مسیح ایک دھوکے باز انسان تھا اور اس کے علاوہ مسیح کو مصلوب کرنے کے لئے یہودیوں کی سرگرمی کی کوئی دوسری وجہ ہمیں نظر نہیں آتی۔ چنانچہ ماننا پڑے گا کہ اس بے مثال انسانِ کامل کی زندگی کا کوئی مقصد ضرور ہوگا۔

اس کا محرک کیا تھا؟

اس کی آرزو کیا تھی؟

چنانچہ ہم قدرتی طور پر اپنی نگاہ موجودہ نسخوں کی طرف مبذول کرتے ہیں تاکہ ہم اس بات کو معلوم کریں کہ کیا ہم اس حیرت انگیز شخصیت کی زندگی، اس کے کام اور تعلیم کی بنا پر اُس کے نقطۂ نظر کو سمجھ سکتے ہیں۔

اگر خداوند یسوع مسیح دھوکے باز تھا تو لازم آتا ہے کہ اُس کی ظاہری راستبازی کے پس پردہ کوئی مقصد بھی موجود ہو۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اُس کے شکی اور ہچکچانے والے دوست مخالفانہ عوامی نقطۂ چینی کی روشنی میں اُس کے فریب کا سُراغ لگا لیتے۔

اس کے برعکس اگر ہم کتاب مقدس کے بیان میں ایک مسلسل مقدس اور گناہوں سے پاک زندگی کو عالمِ وجود میں پاتے ہیں جو ہمیں خداوند مسیح کے وسیلہ سے خدا باپ، راستبازی، اخلاقیات اور انسانوں کے بیچ

حقیقی اُخوت کا جذبہ پیدا کرنے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے چنانچہ ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اہلِ یہود خود رُوحانی طور پر اپنی بے ثمر زندگی، جہالت اور تعصّب کے باعث دھوکے کا شکار بن گئے تھے۔

مرکزی خیالات

مسیح کے متعلق بے ایمان کا نقطۂ نظر۔

اس میں بد روح ہے اور وُہ دیوانہ ہے۔

یوحنا ۱۰ : ۲۰ "اس میں بدرُوح ہے اور وُہ دیوانہ ہے۔"

وہ ایک دھوکے باز ہے۔

متّی ۲۷ : ۶۳ "خداوند ہمیں یاد ہے کہ اس دھوکے باز نے جیتے جی کہا تھا کہ میں تین دن کے بعد جی اُٹھوں گا۔"

وُہ دھوکا دیتا ہے۔

یوحنا ۷ : ۱۲ .. بعض کہتے تھے کہ وُہ نیک ہے اور بعض کہتے تھے نہیں بلکہ وُہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔"

ہمارے خداوند کا الٰہی نقطۂ نظر۔

فلپیوں ۲ : ۵ - ۸ .. اُس نے اپنے آپ کو پست کیا.."

چھٹا سبق

خُداوند مسیح کی رُوحانی آرزو

حِصّہ اوّل

ہمارا خُداوند ہر موقع و محل پر اپنے باپ کے نام کے جلال کے لئے کوشاں رہا۔

۱۔ خُداوند یسُوع نے عوام کے آگے بحیثیت انسان اپنی عظمت کی نمائش کرنے کی بجائے اپنے باپ کی مرضی کو پُورا کیا اور اُسی کے نام کے جلال کے واسطے مصرُوفِ خدمت رہا۔

متّی ۱۶ : ۲۰ "اس وقت اُس نے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ مَیں مسیح ہُوں۔"

یُوحنّا ۱۴ : ۲۳ - ۲۴ "یسُوع نے ...... اُس سے کہا کہ اگر کوئی مجھ سے محبّت رکھے تو وُہ میرے کلام پر عمل کرے گا اور میرا باپ اُس سے محبّت رکھے گا اور ہم اُس کے پاس آئیں گے اور اُس کے ساتھ سکُونت کریں گے ... جو کلام تم سُنتے ہو وُہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا۔"

مرقس ۹ : ۹ "...... اُس نے اُن کو حکم دیا کہ جب تک ابنِ آدم مُردوں

میں سے جی نہ اُٹھے، جو کچھ تم نے دیکھا ہے کسی سے نہ کہنا۔"

مرقس ۸ : ۲۹-۳۰ "....تم مجھے کیا کہتے ہو؟ پطرس نے جواب میں اُس سے کہا تو مسیح ہے۔ پھر اُس نے اُن کو تاکید کی کہ میری بابت کسی سے یہ نہ کہنا۔"

یُوحنّا ۱۲ : ۴۴ "یسُوع نے پُکار کر کہا کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وُہ مجھ پر نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے۔"

مرقس ۳ : ۱۲ "اور وُہ اُن کو بڑی تاکید کرتا تھا کہ مجھے ظاہر نہ کرنا۔"

مرقس ۱ : ۴۴ "اور اُس سے کہا، خبردار کسی سے کچھ نہ کہنا مگر جا کر اپنے تئیں کاہن کو دکھا اور اپنے پاک صاف ہو جانے کی بابت اُن چیزوں کو جو مُوسیٰ نے مقرر کیں نذر گذران...."

مرقس ۵ : ۴۳ "پھر اُس نے اُن کو تاکید سے حکم دیا کہ یہ کوئی نہ جانے اور فرمایا کہ لڑکی کو کچھ کھانے کو دیا جائے۔"

۲- اُس کی اصل خواہش یہ تھی کہ لوگ اس کے وسیلے خدا کو بہتر طور پر جانیں اور اُسی کی ذات سے تعلق قائم کریں۔

یُوحنّا ۳ : ۱۶-۱۷ "کیونکہ خدا نے دُنیا سے ایسی محبّت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے کیونکہ خُدا نے بیٹے کو دُنیا میں اس لئے نہیں بھیجا کہ دُنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ دُنیا اُس کے وسیلہ سے نجات پائے۔"

یُوحنّا ۴ : ۱۰ ''اگر تُو خُدا کی بخشش کو جانتی اور یہ بھی جانتی کہ وُہ کون ہے جو تجھ سے کہتا ہے مُجھے پانی پلا تو تُو اُس سے مانگتی اور وُہ تُجھے زندگی کا پانی دیتا۔''

یُوحنّا ۴ : ۲۴ ''خُدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے پرستش کریں۔''

یُوحنّا ۸ : ۴۹-۵۰ ''یسُوع نے جواب دیا کہ مُجھ میں بدرُوح نہیں، مگر مَیں اپنے باپ کی عزّت کرتا ہُوں اور تُم میری بے عزّتی کرتے ہو۔ لیکن مَیں اپنی بزرگی نہیں چاہتا۔''

یُوحنّا ۱۵ : ۱ ''انگور کا حقیقی درخت مَیں ہُوں اور میرا باپ باغبان ہے''۔

یُوحنّا ۱۷ : ۳ ''اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وُہ تجھ خُدائے واحد اور برحق کو اور یسُوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔''

متّی ۶ : ۱ ''خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو، نہیں تو تُمہارے باپ کے پاس جو آسمان میں ہے تُمہارے لئے کُچھ اجر نہیں ہے۔''

متّی ۶ : ۴ ''اس صُورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تُجھے بدلہ دے گا۔''

متّی ۶ : ۸ ''پس اُن کی مانند نہ بنو کیونکہ تُمہارا باپ تُمہارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تُم کن کن چیزوں کے محتاج ہو۔''

متّی ۶ : ۹-۱۰ ''پس تُم اس طرح دُعا کیا کرو کہ اَے ہمارے باپ

تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے
تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔"

متی ۶: ۱۴-۱۵ "اس لئے اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے
تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا اور اگر تم آدمیوں کے
قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ
کرے گا۔"

متی ۷: ۱۱ "پس جبکہ تم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا
جانتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو
اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا؟"

۳۔ وہ عوامی مطالبات کے پیش نظر معجزہ کرنے سے انکار
کرتا تھا کیونکہ وہ اس طرح اپنے آپ کو مشہور نہیں
کرنا چاہتا تھا۔

لوقا ۱۱: ۲۹-۳۲ "جب بڑی بھیڑ جمع ہوتی جاتی تھی تو وہ کہنے لگا
کہ اس زمانہ کے لوگ بُرے ہیں۔ وہ نشان طلب کرتے ہیں مگر
یوناہ کے نشان کے سوا کوئی اور نشان اُن کو نہ دیا جائے گا، کیونکہ
جس طرح یوناہ نینوہ کے لوگوں کے لئے نشان ٹھہرا، اسی طرح
ابن آدم بھی اس زمانہ کے لوگوں کے لئے ٹھہرے گا۔"

یوحنا ۲: ۱۸ "پس یہودیوں نے جواب میں اُس سے کہا تو جو ان کاموں
کو کرتا ہے، ہمیں کونسا نشان دکھاتا ہے؟"

یُوحنّا ۶ : ۳۰ "پس اُنہوں نے اُس سے کہا، پھر تُو کونسا نشان دکھاتا ہے تاکہ ہم دیکھ کر تیرا یقین کریں؟ تُو کونسا کام کرتا ہے؟"

متّی ۱۲ : ۳۸ "اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اُس سے کہا، اَے اُستاد! ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔"

۴۔ عوام کی بے اعتقادی معجزہ دکھانے میں رکاوٹ تھی۔

(اگر یسُوع میں فریب کا عنصر ہوتا تو وُہ اپنے دعوؤں کے ثبُوت ظاہر کر دیتا)

مرقس ۶ : ۳ - ۶ "کیا یہ وُہی بڑھئی نہیں جو مریم کا بیٹا اور یعقوب اور یوسیس اور یہُوداہ اور شمعُون کا بھائی ہے؟ اور کیا اس کی بہنیں ہمارے ہاں نہیں؟ پس اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ یسُوع نے اُن سے کہا نبی اپنے وطن اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزّت نہیں ہوتا۔ اور وُہ کوئی معجزہ وہاں نہ دکھا سکا۔ صرف تھوڑے سے بیماروں پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں اچھا کیا اور اُس نے اُن کی بے اعتقادی پر تعجّب کیا اور وُہ چاروں طرف کے گاؤں میں تعلیم دیتا پھرا۔"

متّی ۱۳ : ۵۸ "اور اُس نے اُن کی بے اعتقادی کے سبب سے وہاں بہت سے معجزے نہ دکھائے۔"

لُوقا ۸ : ۵۳ - ۵۴ "وُہ اُس پر ہنسنے لگے کیونکہ جانتے تھے کہ وُہ مر گئی ہے، مگر اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور پُکار کر کہا، اَے لڑکی اُٹھ۔"

۵۔ اُس نے بڑے صاف اور صریح الفاظ میں کہا کہ معجزے اُس کے اختیار کی نشانی ہیں:۔

یُوحنّا ۵: ۳۶ "لیکن میرے پاس جو گواہی ہے وہ یُوحنّا کی گواہی سے بڑی ہے کیونکہ جو کام باپ نے مجھے پُورے کرنے کو دیئے یعنی یہی کام جو مَیں کرتا ہُوں وہ میرے گواہ ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے"۔

۶۔ ابتدا سے اُس کی تعلیم کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے باپ کی مرضی کو پُورا کرے۔

لُوقا ۲: ۴۹ "اُس نے اُن سے کہا۔ تُم مجھے کیوں ڈھونڈتے تھے؟ کیا تُم کو معلُوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے ہاں ضرُور جانا ہے؟"

۷۔ اور یہ مقصد اُس کی منادی کے دوران پیش نظر رہا۔

یُوحنّا ۶: ۲۹ "یسُوع نے جواب میں اُن سے کہا، خدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ"۔

یُوحنّا ۴: ۳۴ "یسُوع نے اُن سے کہا، میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور اُس کا کام پُورا کروں"۔

یُوحنّا ۸: ۲۹ "اور جس نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے۔ اُس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا کیونکہ مَیں ہمیشہ وُہی کام کرتا ہُوں جو اُسے پسند آتے ہیں"۔

۸۔ خداوند نے اس آرزو کو صلیب کے وقت تک اپنے دل سے جُدا نہ کیا:۔

متّی ۲۶: ۳۹-۴۴ "پھر ذرا آگے بڑھا اَور مُنہ کے بَل گِر کر یُوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مُجھ سے ٹل جائے....
پھر دوبارہ اُس نے جا کر یُوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر یہ میرے پئیے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پُوری ہو۔"

یُوحنّا ۱۷: ۴ "جو کام تُو نے مجھے کرنے کو دیا تھا اُس کو تمام کر کے مَیں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا۔"

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ "اگر کوئی مجھ سے محبّت رکھے تو وُہ میرے کلام پر عمل کرے۔"
کیا مَیں اپنی گھریلو اَور کاروباری زندگی میں خُداوند یسُوع کی تعلیم پر عمل کرنے کی مسلسل کوشش کرتا ہُوں؟

۲۔ کیا میرے ذہن میں خُداوند یسُوع یا رُوحانی باتوں کے متعلّق کوئی پہلے سے قائم کی ہُوئی رائے ہے جو خُداوند کے الفاظ کو جانتے ہُوئے کہ "تیرا کلام سچائی ہے" مجھے خُدا کے کلام کو سمجھنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے؟

سوالات

۱۔ بے اعتقادوں کے نظریہ کو پیش کرو جنہوں نے خُداوند کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اَور اپنے کانوں سے سُنا تھا؟

۲۔ وُہ الٰہی نقطۂ نظر جس کی وضاحت پولُس رسُول نے کی ہے کیا تھا؟

۳۔ کتابِ مقدّس سے ثابت کرو کہ خُداوند یسُوع کی کوشش یہ تھی کہ وُہ عوام کی توجہ کا مرکز بننے کی بجائے خُدا کی مرضی کو پُورا کرے اور اُس کے نام کو جلال دے؟

۴۔ خُداوند یسُوع کے اُن الفاظ کا حوالہ دو جہاں وُہ اپنی اس آرزو کو پیش کرتا ہے کہ لوگ اُس کے باپ کو جانیں؟

۵۔ خُداوند یسُوع نے عوام کی اس درخواست کے متعلق کہ وُہ معجزہ دکھائے، کیا کہا؟

(الف) خُداوند کے معجزے کس بات کی علامت تھے؟

(ب) کس چیز نے اُسے معجزات دکھانے سے روکا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ خُداوند یسُوع مسیح کی زندگی پر مندرجہ ذیل اشخاص کے نظریات کے مطابق بحث کرو؟

(الف) ایک بے اعتقاد یہودی۔

(ب) ایک ایماندار یہودی۔

۲۔ مندرجہ ذیل موضوعات پر بحث کرو؟

(الف) گناہ میں گرے ہوئے انسان کی آزادی۔

(ب) انسان کو اپنے خالق پر بھروسہ رکھنے کی ضرورت۔

(ج) ایمان کا مقام۔

(د) حقیقی ایمان کیا ہے؟

۳- کیا قدرتی مناظر جو قادرِ مطلق خدا کی قدرت اور دانائی کا ثبوت دیتے ہیں، ہمارے نزدیک اس واسطے معجزات نہیں رہتے کیونکہ ہم ان سے اچھی طرح واقف ہو گئے ہیں؟ (مثلاً سورج، چاند زمین، مختلف موسم، گیہوں کے ایک دانے سے ہزار دانوں کا وجود میں آنا وغیرہ وغیرہ)

حصّہ دوم

خُداوند مسیح کا نظریہ انسانی نظریہ سے اعلیٰ اور سراسر مختلف تھا۔ ہم پر یہ حقیقت بڑی صفائی سے اُس کے عام کاموں اور اُس کی تعلیم سے واضح ہوتی ہے۔ خُداوند یسُوع کا بے خانماں اور تڑپتی ہوئی گنہگار رُوحوں کے پاس جانا کوئی معمُولی کام نہ تھا، تاہم رُوئے زمین پر سب سے پاک مذہب کے رہنماؤں کے واسطے محصُول لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ تعلّق قائم رکھنا بے شک غیر معمُولی تھا۔

خُداوند مسیح کے افعال ایسے تھے جو عوام کی دسترس سے باہر تھے، لیکن مسیح اُن پر قادر تھا کیونکہ وُہ اُن کاموں کو دُنیا کے نجات دہندے کے نقطۂ نظر سے کرتا تھا۔ اُس نے اپنی حیرت انگیز زندگی اور محبّت کی خدمت کے وسیلے ہر قسم کی خدمت سرانجام دے کر ثابت کیا کہ وُہ خُدائے مجسّم تھا۔

صرف خُداوند مسیح ہی گناہ کے خلاف ملامت کر سکتا تھا کیونکہ وُہ خود بے گناہ اور بے داغ تھا۔ اُس کی نگاہ گُناہ کی حدود حدُود سے پرے اُٹھتی تھی تاکہ وُہ تائب گنہگار کا نجات دہندہ بنے۔

ہمارے خُداوند کی رُوحانی خدمت اور اُس کا نظریۂ حیات

۱- اُس نے تائب گنہگاروں اور معاشرے سے خارج شدہ لوگوں کو اپنے حلقہ میں شامل کیا۔

لُوقا ۵: ۲۷-۳۲ "اِن باتوں کے بعد وُہ باہر گیا اور لاوی نام ایک محصُول لینے والے کو محصُول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا، میرے پیچھے ہولے۔ وُہ سب کُچھ چھوڑ کر اُٹھا اور اُس کے پیچھے ہو لیا۔ پھر لاوی نے اپنے گھر میں اُس کی بڑی ضیافت کی اور محصُول لینے والوں اور اوروں کا جو اُن کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے بڑا مجمع تھا۔"

مطالعہ کیجئے :- لُوقا ۷: ۳۶-۵۰+

۲- اُس نے دعوےٰ کیا کہ اُس کی خدمت ابیودیوں ہی کیلئے ہے۔

متی ۱۸: ۱۱ "کیونکہ ابنِ آدم کھوئے ہُوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے"۔

مطالعہ کیجئے :- لُوقا ۱۹: ۱-۱۰، لُوقا ۱۵ باب۔

۳- اُس نے عجز وانکساری کو ایک بلند مقام بخشا کیونکہ وُہ اُسی کی طرح ہے یعنی خدا کے ہم شکل۔

مرقس ۱۰: ۱۳-۱۵ "پھر لوگ بچّوں کو اُس کے پاس لانے لگے تاکہ وُہ اُن کو

چھُوئے مگر شاگردوں نے اُن کو جھڑکا۔ یسُوع یہ دیکھ کر خفا ہُوا اور اُن سے کہا، بچّوں کو میرے پاس آنے دو، ان کو منع نہ کرو کیونکہ خُدا کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی خُدا کی بادشاہی کو بچّے کی طرح قبُول نہ کرے وُہ اُس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ پھر اُس نے اُن کو اپنی گود میں لیا اور اُن پر ہاتھ رکھ کر اُن کو برکت دی۔"

مرقس ۱۰: ۴۳-۴۵ "....بلکہ جو تُم میں بڑا ہونا چاہے وُہ تُمہارا خادم بنے اور جو تُم میں اوّل ہونا چاہے وُہ سب کا غُلام بنے، کیونکہ ابنِ آدم بھی اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بُہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔"

یُوحنّا ۱۳: ۱۳-۱۶ "تُم مجھے اُستاد اور خُداوند کہتے ہو اور خُوب کہتے ہو کیونکہ مَیں ہُوں۔ پس جب مجھ خُداوند اور اُستاد نے تُمہارے پاؤں دھوئے تو تُم پر بھی فرض ہے کہ ایک دُوسرے کے پاؤں دھویا کرو، کیونکہ مَیں نے تُم کو ایک نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا مَیں نے تُمہارے ساتھ کیا ہے تُم بھی کیا کرو۔"

۴۔ اُس نے پیروی کے لئے گھٹیا معیار پر دعوت دینے کی بجائے اُسے ایک رُوحانی امتحان پر مرا وذکر دیا جس کا مفھُوم اس دنیا میں پست ھونا اور اپنی صلیب اُٹھانا ھے

لُوقا ۹: ۲۳ "....اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی سے

انکار کرے اور ہر روز اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔"

مرقس ۹ : ۳۴-۳۵ "وہ چُپ رہے کیونکہ اُنہوں نے راہ میں ایک دُوسرے سے بحث کی تھی کہ بڑا کون ہے؟ پھر اُس نے بیٹھ کر اُن بارہ کو بُلایا اور اُن سے کہا کہ اگر کوئی اوّل ہونا چاہے تو وہ سب میں پچھلا اور سب کا خادم بنے۔"

لُوقا ۱۴ : ۳۳ "پس اسی طرح تُم میں سے جو کوئی اپنا سب کُچھ ترک نہ کرے وہ میرا شاگرد نہیں ہوسکتا۔"

یُوحنّا ۱۵ : ۱۸-۲۰ "اگر دُنیا تُم سے عداوت رکھتی ہے تو تُم جانتے ہو کہ اُس نے تم سے پہلے مجھ سے بھی عداوت رکھی ہے ۔۔۔ جو بات میں نے تم سے کہی تھی اُسے یاد رکھو کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر اُنہوں نے مجھے ستایا تو تمہیں بھی ستائیں گے ۔ اگر اُنہوں نے میری بات پر عمل کیا تو تمہاری بات پر بھی عمل کریں گے۔

۵ - اُس نے اپنے ایام خدمت میں مندرجہ ذیل پر ملامت کی۔

ریاکاری

لُوقا ۱۱ : ۴۴ "تم پر افسوس! کیونکہ تُم اُن پوشیدہ قبروں کی مانند ہو جن پر آدمی چلتے ہیں اور اُن کو اس بات کی خبر نہیں۔"

بدی

لُوقا ۱۱ : ۳۹ "خُداوند نے اُس سے کہا اَے فریسیو! تُم پیالے اور رکابی

کو اُوپر سے صاف کرتے ہو لیکن تمہارے اندر لوٹ اور بدی بھری ہے۔"

خوشامد کی چاہ

لوقا ۱۱ : ۴۳ "اے فریسیو تم پر افسوس! کہ تم عبادت خانوں میں اعلیٰ درجہ کی کرسیاں اور بازاروں میں سلام چاہتے ہو۔"

بے اعتقادی

لوقا ۱۰ : ۱۳ "اے خرازین تجھ پر افسوس! اے بیت صیدا تجھ پر افسوس! کیونکہ جو معجزے تم میں ظاہر ہوئے اگر صور اور صیدا میں ظاہر ہوتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور خاک میں بیٹھ کر کب کے توبہ کر لیتے۔"

نابخشندہ رُوح

متی ۶ : ۱۵ "اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔"

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ کیا گرے ہوئے لوگوں کے متعلق میرا نقطۂ نظر خداوند یسوع کی مانند ہے یا یہ زیادہ تر فریسیوں سے ملتا جلتا ہے؟ کیا میری زندگی کی یہ کوشش ہے کہ میں عوام کے شانہ بشانہ کھڑا ہو کر اُن کو اُٹھاؤں یا میں اُن سے دُور رہتا ہوں اور محض پند و نصائح پر اکتفا کرتا ہوں یا میں اُن کی نکتہ چینی کرتا ہوں اور اُن پر الزام لگاتا ہوں۔

سوالات :- (۱) معاشرے سے خارج شدہ لوگوں اور گنہگاروں کے

متعلّق خُداوند یسُوع کا کیا نظریہ تھا؟ اپنے جواب کو خُداوند کی تمثیلات اُس کے اعمال اَور الفاظ سے واضح کرو؟

۲- عجز و انکساری کے متعلّق خُداوند یسُوع نے کیا تعلیم دی؟

۳- اُس انسان کی زندگی کا کس طرح صحیح طور پر امتحان لیا جاسکتا ہے جو خُداوند مسیح کی پیروی کرنے کا متمنّی ہے؟

۴- ہمارے خُداوند نے کن کن گناہوں پر خاص طور پر ملامت کی تھی؟

بائبل کلاس کے لئے کام:-

۱- کیا یہ ممکن ہے کہ ایک دھوکے باز انسان دُوسروں میں متواتر گناہ پر ملامت کرتا رہے اَور خود دُوسروں کے ہاتھوں ایسی سرزنش سے محفوظ رہے؟

۲- مدلل طور پر بیان کرو کہ خُداوند یسُوع نے کس طرح مسلسل:-

(الف) گناہ پر ملامت کی۔

(ب) ایمان اَور نیکی کی تعریف کی۔

۳- کیا یہ بات ممکن ہوسکتی ہے کہ مُٹھی بھر لوگ ایک زندگی کے تصوّر کو نہایت خُوش اسلُوبی اَور بظاہرہ صداقت سے ایک کہانی کی صُورت میں تحریر کریں جس طرح اناجیل میں خُداوند یسُوع مسیح کی زندگی کا بیان مرقوم ہے؟ اس قیاس آرائی کی ناممکنات پر بحث کرو؟

حصّہ سوم

یہ خیال اِنسانی ذہن میں معقُول نظر نہیں آتا کہ جہان کا خالق و خُداوند اُور حضرتِ انسان کا خالق اپنے مخلُوق کے ہاتھوں سے بے عزّت و بے حُرمت ہو۔

لیکن جب ہم مقدّس پولُس رسُول کے پیش کردہ نظریہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم اس خیال پر ایمان لانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

کُل جہان کے مالک نے ہماری خاطر اپنے آپ کو خالی اُور پست کیا۔ اُس نے ہم میں سکُونت اختیار کی تاکہ وُہ حیران و پریشان دُنیا کے آگے خُدا کی لامحدُود محبّت کا مظاہرہ کرے۔

یہ نقطۂ نظر حیران کُن، عظیم الشّان، یکتا اُور درحقیقت الٰہی نظریہ ہے تاہم دُنیا کی تمام کُتب میں سے صرف ایک عظیم کتاب میں یہ خاکہ بیان کیا گیا ہے۔

"کیا میرے سوا کوئی خُدا ہے؟ فی الحقیقت کوئی دُوسرا خُدا نہیں جس کو مَیں جانتا ہُوں۔"

ہمارا خُداوند عاجزی کی حالت میں رہتا تھا۔

۱۔ پولُس رسُول نے ہمارے خُداوند کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ

اُنہوں نے اپنے آپ کو خالی کر دیا:۔

فلپیوں ۲: ۵-۸ "ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسُوع کا بھی تھا۔ اُس نے اگرچہ خُدا کی صُورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صُورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور صلیبی موت گوارا کی" ہمارا خداوند اپنی جیون حیات میں ہمیشہ عاجزی اور پستی کی حالت میں رہا۔

(الف) وُہ انتہائی غُربت کے ماحول میں پیدا ہوا:۔

لُوقا ۲: ۷ "اور اُس کا پہلوٹا بیٹا پیدا ہُوا اور اُس نے اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ اُن کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی"۔

(ب) وُہ جن ماں باپ کے تابع تھا وُہ حلیم، فروتن اور مزدوری پیشہ لوگ تھے:۔

متّی ۱۳: ۵۵-۵۷ "کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ اور اِس کی ماں کا نام مریم اور اس کے بھائی یعقوب اور یُوسف اور شمعُون اور یہُوداہ نہیں؟ اور کیا اس کی سب بہنیں ہمارے ہاں نہیں؟ پھر یہ سب کچھ اس میں کہاں سے آیا؟ اور اُنہوں نے اس کے سبب سے ٹھوکر کھائی مگر یسُوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے

سوا کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔"

لُوقا ۲: ۵۱ "اور وہ اُن کے ساتھ روانہ ہو کر ناصرۃ میں آیا اور اُن کے تابع رہا اور اُس کی ماں نے یہ سب باتیں اپنے دل میں رکھیں۔"

(ج) انسانی نسبت سے داؤد کے گھرانے کا شہزادہ تھا۔

لُوقا ۳: ۳۱ "اور وہ ملیآہ کا اور وہ مِنّاہ کا اور وہ مَتّتاہ کا اور وہ ناتن کا اور وہ داؤد کا۔"

متی ۱: ۱ "یسوع مسیح ابنِ داؤد ابنِ ابرہام کا نسب نامہ۔"

(د) اُس کی کوئی مستقل رہائش گاہ نہ تھی۔

متی ۸: ۲۰ "یسوع نے اُس سے کہا کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابنِ آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔"

نوٹ:- اُس کی رہائش گاہ ہوا کے پرندوں اور خشکی کے جانوروں سے بھی کم درجہ کی تھی۔

(س) اُس کے پاس دولت نہ تھی۔

(ا) چند خواتین نے اس کی مالی خدمت کی:

متی ۸: ۳ "اور یوانہ ہیرودیس کے دیوان خوزہ کی بیوی اور سوسناہ اور بہتیری اور عورتیں بھی تھیں جو اپنے مال سے اُن کی خدمت کرتی تھیں۔"

۲- اُس کا جزیہ ایک مچھلی کے منہ سے ادا کیا گیا۔

متّی ۱۷ : ۲۷ "لیکن مُبادا ہم اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوں تو جھیل پر جا کر بنسی ڈال اور جو مچھلی پہلے نکلے اُسے لے اور جب تو اُس کا مُنہ کھولے گا تو ایک مثقال پائے گا۔ وہ لے کر میرے اور اپنے لئے اُنہیں دے۔"

۴۔ پیسوں کی تھیلی یہوداہ اسکریوتی نے کہ یسوع کے پاس رہتی تھی:۔

یُوحنّا ۱۲ : ۶ "اُس نے یہ اس لئے نہ کہا کہ اس کو غریبوں کی فکر تھی بلکہ اس لئے کہ چور تھا اور چونکہ اُس کے پاس اُن کی تھیلی رہتی تھی اس میں جو کچھ پڑتا وہ نکال لیتا تھا۔"

(س) اُس کی واحد ملکیّت کو صلیب کے نیچے قرعہ کے ذریعہ بانٹ دیا گیا:۔

متّی ۲۷ : ۳۵ "اور انہوں نے اُسے مصلوب کیا اور اُس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لئے۔"

(ش) یعنی نوعِ انسان کے آگے جس کو اس نے خلق کیا اُس کی بے حرمتی کا سلسلہ صلیب کے موقع پر پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

متّی ۲۷ : ۲۷ - ۳۱ "اس پر حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو قلعہ میں لے جا کر ساری پلٹن اُس کے گرد جمع کی۔ اور اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے قرمزی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا، اور ایک سرکنڈا اُس کے دہنے ہاتھ میں دیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُسے ٹھٹھوں میں اُڑانے لگے، کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب!

اور اس پر تھوکا اور وُہی سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارنے لگے اور جب اُس کا ٹھٹھا کر چکے تو چوغہ کو اُس پر سے اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور مصلُوب کرنے کو لے گئے"۔

متی ۲۷ ، ۲۷ : ۳۶ - ۳۹ ، ۴۴ "اور وہاں بیٹھ کر اُس کی نگہبانی کرنے لگے اور اُس کا الزام لکھ کر اُس کے سر سے اُوپر لگا دیا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ یسُوع ہے اور اس وقت اُس کے ساتھ دو ڈاکو مصلُوب ہُوئے ، ایک دہنے اور ایک بائیں اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اُس کو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے ، اے مقدِس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے تئیں بچا۔ اگر تو خُدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ۔ اسی طرح سردار کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کر ٹھٹھے سے کہتے تھے اُس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے ، اب صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں۔ اس نے خُدا پر بھروسہ کیا ہے ، اگر وُہ اسے چاہتا ہے تو اب اس کو چھڑا لے کیونکہ اس نے کہا تھا میں خُدا کا بیٹا ہُوں۔ اسی طرح ڈاکو بھی جو اُس کے ساتھ مصلُوب ہُوئے تھے اُس پر لعن طعن کرتے تھے۔

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ اگر میرا خالق اپنی تمام شُہرت کے باوجُود اپنے آپ کو اس درجہ تک پست کر سکتا تھا کہ اُس کی پیدا کی ہُوئی مخلوق اُس سے نفرت کرتی

تو مندرجہ ذیل موضوعات کے متعلق اس کا نظریہ کیا ہونا چاہیئے۔

(الف) گناہ؟

(ب) انسان کی قدروقیمت؟

۲۔ کیا مجھے خداوند مسیح کا اقبال کرتے وقت شرمانا اور ہچکچانا چاہیئے؟ کیا میری شرم میری اپنی ذات پر مرکوز نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ خدا کی رُوحانی صفات کے متعلق میرا نظریہ کسی قدر تاریک اور تنگ ہے؟

سوالات

۱۔ اپنی یادداشت سے فلپیوں ۲: ۵-۸ کا اقتباس بیان کرو؟

۲۔ مندرجہ ذیل امور کے متعلق بتاؤ کہ خداوند کی زندگی کن غربت زدہ حالات سے دوچار ہوئی؟

(الف) اُس کی پیدائش۔

(ب) اُس کے ماں باپ کی معاشرتی حیثیت۔

(ج) اُس کا گھر۔

(د) اُس کی دولت۔

(ہ) موت کے وقت اُس نے اپنے پیچھے کونسی مادی ملکیت چھوڑی۔

۳۔ سپاہیوں نے کس طرح خداوند یسوع کو صلیب دیتے وقت بے عزت کیا؟

۴۔ یسوع کی بے حرمتی کس طرح صلیب کے موقع پر مکمل ہوئی؟

۱۔ مندرجہ ذیل امور میں جو مشابہت پائی جاتی ہے اُس پر مدلّل بحث کرو۔
(۱) یسعیاہ ۵۳: ۶-۷ میں نبی کی پیشگوئی (۲) خروج ۱۲ باب میں فسح کے موقع پر قربان ہونے والے برّے کا بیان (۳) ہمارے خداوند کی صفات جن کا اظہار بوقتِ عدالت اور تصلیب کے موقع پر ہوا تینوں میں کس قسم کی مماثلت پائی جاتی ہے؟

۲۔ کیا کنفیوشس یا گوتم بدھ یا کوئی اور دینی رہنما ہمیں زندگی کی عملی پاکیزگی کے اُس بلند معیار تک جس کو خداوند یسوع نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے، ہماری رہنمائی کرتا ہے؟
(الف) کن عملی اور ذاتی اسباب کی بنا پر ہمارے خداوند کی تعلیم مذکورہ رہنماؤں کی تعلیمات سے افضل و اعلیٰ ثابت ہوتی ہے چہ جائیکہ اُن کے مقولات میں سے کوئی بھی مقولہ کتنا ہی اخلاقی کیوں نہ نظر آئے؟

حصّہ چہارم

یہ حقیقت ہر ہوشمند قاری کے آگے عیاں ہے کہ خُداوند مسیح کے زمانے کے یہُودی اپنے مسیح موعُود کی بے عزتی یا موت کے قائل نہ تھے۔
خُداوند مسیح نے بذاتِ خُود اس حقیقت کو عہدِ عتیق کے نوشتوں کی مدد سے واضح فرمایا تھا اور اپنے شاگردوں کے ذہن پر جو رُوحانی اعتبار سے کم فہم تھے اور دیگر بے سمجھ مذہب پرست انسانوں کے ذہن پر اس حقیقت کے متعلق زور دیا تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی شخص اُس کی جیتِ حیات میں اس کی موت کی بابت قیاس آرائی نہ کرتا۔
لیکن اب ہم خُداوند مسیح کی تعلیم کی روشنی میں گناہ اُٹھانے والے اور دنیا کے نجات دہندہ کی آمد کی ضُرورت اور اس کے مقصد کو سمجھ سکتے ہیں۔ اُس کی آمد از رُوئے کلام اللہ وقُوع پذیر ہُوئی۔ صرف خُداوند مسیح نے ہمیں سب سے پہلے کتابِ مقدّس کھول کر خُدا کے اس منصُوبہ سے ہمیں آگاہ کیا، ورنہ بصُورتِ دیگر ہم اس عظیم راز سے بالکل بے بہرہ رہ جاتے۔

ہمارا خُداوند یسُوع موت کا قائل تھا۔

۱۔ اُس نے بادشاہ بننے سے انکار کیا کیونکہ اُسے پہلے قربان ہونا تھا۔

یُوحنّا ۶: ۱۵ "پس یسُوع یہ معلُوم کر کے کہ وُہ آکر مجھے بادشاہ بنانے کے لئے پکڑا چاہتے ہیں پھر پہاڑ پر اکیلا چلا گیا۔"

۲۔ یُوحنّا اصطباغی نے اس امر کی تصدیق کی کہ اُس پر اس حقیقت کا انکشاف ہُوا تھا کہ خُداوند یسُوع مسیح خُدا کا برّہ ہے جو عہدِ عتیق کے قُربانی کے برّے کی نشانی ہے۔

یُوحنّا ۱: ۲۹۔۳۴ "دُوسرے دِن اُس نے یسُوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو! یہ خُدا کا برّہ ہے جو دُنیا کا گُناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔ ... چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے کہ یہ خُدا کا بیٹا ہے۔"

۳۔ خُداوند یسُوع نے اس امر کا متواتر ذکر کیا کہ اُس کی موت اُس کی زندگی کا مقصد اور اس کی خدمت کا نقطۂ عرُوج ہے:-

مرقس ۹: ۳۱ "اس لئے کہ وُہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا اور اُن سے کہتا تھا کہ ابنِ آدم آدمیوں کے حوالہ کیا جائے گا اور وُہ اُسے قتل کریں گے اور وُہ قتل ہونے کے تین دِن بعد جی اُٹھے گا۔"

یُوحنّا ۷: ۶ "پس یسُوع نے اُن سے کہا کہ میرا تو ابھی وقت نہیں آیا مگر تمہارے لئے سب وقت ہیں۔"

یُوحنّا ۸: ۲۸ "پس یسُوع نے کہا کہ جب تم ابنِ آدم کو اُونچے پر چڑھاؤ گے

تو جانو گے کہ میں وُہی ہُوں اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا ...؟

یُوحنّا ۱۰: ۱۱، ۱۷-۱۸ "اچھا چرواہا میں ہُوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ باپ مجھ سے اس لئے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہُوں تاکہ اُسے پھر لے لُوں۔ کوئی اُسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اُسے آپ ہی دیتا ہُوں۔ مجھے اس کے دینے کا بھی اختیار ہے اور اُسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔ یہ حُکم میرے باپ سے مجھے مِلا۔"

یُوحنّا ۱۲: ۳۲-۳۳ "اور میں اگر زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا۔ اُس نے اس بات سے اشارہ کیا کہ میں کس موت سے مرنے کو ہُوں۔"

مرقس ۱۰: ۳۲-۳۳ "دیکھو! ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور ابن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالہ کیا جائے گا اور وُہ اُس کے قتل کا حُکم دیں گے اور اُسے غیر قوموں کے حوالہ کریں گے اور وُہ اُسے ٹھٹھوں میں اُڑائیں گے اور اُس پر تھوکیں گے اور اُسے کوڑے ماریں گے اور قتل کریں گے اور تین دِن کے بعد وُہ جی اُٹھے گا۔"

متّی ۲۱: ۳۸ "جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا یہی وارث ہے۔ آؤ اسے قتل کر کے اس کی میراث پر قبضہ کر لیں۔"

سردار کاہن کی نبوّت

یُوحنّا ۱۱: ۵۰ "اور نہ سوچتے ہو کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ ایک آدمی اُمّت کے واسطے مرے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو۔"

۴۔ عوام کی توقعات کے برعکس خداوند یسوع نے پاک نوشتوں کے حوالہ سے واضح کیا کہ لازم تھا کہ خُدا کا مسیح پہلے بے عزتی اَور موت کو گوارا کرے۔

متی ۱۶: ۲۰۔۲۳ "اُس وقت اُس نے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ مَیں مسیح ہُوں۔ اُس وقت سے یسُوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنے لگا کہ اُسے ضرُور ہے کہ یروشلیم کو جائے اَور بزرگوں اَور سردار کاہنوں اَور فقیہوں کی طرف سے بہُت دُکھ اُٹھائے اَور قتل کیا جائے اَور تیسرے دِن جی اُٹھے۔"

لُوقا ۲۴: ۲۶، ۴۶۔۴۸ "کیا مسیح کو یہ دُکھ اُٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرُور نہ تھا؟ . . . اَور اُن سے کہا، یُوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا اَور تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ تُم اِن باتوں کے گواہ ہو۔"

مراقبہ کے لئے خیالات

"اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی سے اِنکار کرے اَور اپنی صلیب اُٹھائے اَور میرے پیچھے ہولے۔"

کیا مَیں نے خُداوند کی پیش کردہ شرائط پر دیانتداری سے غور کیا ہے؟ مجھے اُس کی مانند بننے کے لئے کونسی چیز کا اِنکار کرنا پڑتا ہے، کتنی مرتبہ؟ کیا میری زندگی میں کوئی ایسی چیز موجود ہے جسے مَیں صلیب کے نام سے منسُوب کر سکتا ہُوں اَور اسے مَیں مسیح کی خاطر قبُول کرتا ہُوں؟

سوالات

۱۔ کن حالات کے تحت خُداوند یسُوع نے بادشاہ بننے سے انکار کیا؟
۲۔ کیا یُوحنّا اصطباغی نے شروع ہی میں خُداوند یسُوع کو خُدا کے بیٹے کی حیثیت سے پہچانا تھا؟
(الف) اُس نے کن وجُوہات کی بنا پر خُداوند یسُوع کو پہچانا؟
(ب) کس طرح یہ گواہی ہمارے خُداوند کو عہدِ عتیق کی قربانی کی رسم سے وابستہ کرتی ہے۔ کیا اُس نے یسُوع کی طرف اشارہ کیا تھا؟
۳۔ کم از کم چار اقتباسات سے ثابت کرو کہ خُداوند یسُوع اپنی استرداد اور موت کی توقع کرتا تھا۔
۴۔ ہم کیونکر جانتے ہیں کہ مقدّس پطرس پاک کلام کے مفہوم کو نہیں سمجھتا تھا بلکہ اس کی یہ توقع تھی کہ یسُوع کُشتہ اجل نہ ہوگا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ ایک بے اعتقاد انسان کے نقطۂ نظر سے خُدا کے بیٹے کی بے حُرمتی اور موت کی نامعقولیت پر بحث کرو؟
۲۔ کس طرح الٰہی نظریہ!
(الف) گناہ کے خلاف ہماری نفرت میں اضافہ پیدا کرتا ہے؟
(ب) انسانی رُوح کی قدر و قیمت کو ہماری نظر میں بدل دیتا ہے؟
(ج) خُدا کی راستبازی کے لئے ہماری تعظیم میں اضافہ پیدا کرتا ہے؟

۳۔ قربانی کی موت کے متعلق ہمارے خداوند کی توقع میں جو تسلسل پایا جاتا ہے اس کا مطالعہ اُس کے کلمات کے وسیلہ سے کرو جو اُس نے مختلف اوقات اور مختلف حالات کے تحت کئے تھے؟

۴۔ ثابت کرو کہ ہمارے خداوند کے قول و اقوال زمانے کی توقعات کا نتیجہ نہ تھے؟

حصّہ پنجم

جب کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ یسُوع کون تھا تو اُس کو اُس کی ذات کے متعلق سب سے حیرت انگیز انکشاف یہ ہوتا ہے کہ کلامِ مقدس کے مطابق اُس کا مرنا محال تھا جب تک کہ وُہ گناہ کا مرتکب نہ ہوتا یا وُہ اَوروں کا معاوضہ ٹھہرتا جو گناہ کے مرتکب ہُوئے تھے۔

درحقیقت مسیح کا مرنا ناممکنات میں سے تھا۔ اُس نے اپنی قدرت کو ہَوا اَور طوفان کو تھامنے، بیماریوں سے شفا بخشنے اَور بدرُوحوں کو جھڑکنے کے لئے استعمال کیا، اَور اُسی قدرت کے وسیلہ سے اُس نے لوگوں کو موت کی غُلامی سے نکالا۔ خُداوند یسُوع نے ارادتاً موت کو قبُول کیا اَور اپنے آپ کو موت کے لئے پیش کیا۔ اُسے معلُوم تھا کہ وُہ کلامِ مقدس کے مطابق خُدا کی مرضی سے ستایا جائے گا اَور پھر خُدا کے برّے کی حیثیت سے دُنیا کا گناہ اُٹھا لے جائے گا۔ ایک بےگناہ انسان کے لئے موت کو قبُول کرنا اُسی صُورت میں واجب تھا جب وُہ گناہ کے لئے قربان ہو۔

گناہ کا الٰہی فدیہ، خُدا کا چُنا ہُوا برّہ

۱۔ یہ جانتے ہُوئے کہ رُوئے زمین پر اُس کی خدمت کی انتہائی منزل یہ

ہوگی کہ وُہ دُنیا کے گناہ کی قربانی بنے تو اُس نے ایسے نتائج سے بچنے کی کوشش نہ کی اگرچہ اُس کے لئے موت کا خیال ناخوشگوار تھا۔

(الف) یہ اُس کا رضاکارانہ فعل تھا۔

یُوحنّا ۱۰: ۱۷-۱۸ "باپ مُجھ سے اس لئے محبّت رکھتا ہے کہ مَیں اپنی جان دیتا ہُوں تاکہ اُسے پھر لُوں۔ کوئی اُسے مُجھ سے چھینتا نہیں بلکہ مَیں اسے آپ ہی دیتا ہُوں۔ مُجھے اُس کے دینے کا بھی اختیار ہے اور پھر اُسے لینے کا بھی اختیار ہے۔ یہ حُکم میرے باپ سے مُجھے مِلا۔"

لُوقا ۹: ۵۱ - "جب وُہ دِن نزدیک آئے کہ وُہ اُوپر اُٹھایا جائے تو ایسا ہُوا کہ اُس نے یروشلیم جانے کو کمر باندھی۔"

(ب) اُس کا باپ اس فعل کے متعلق رضامند تھا۔

یُوحنّا ۱۹: ۱۰-۱۱ "پس پیلاطُس نے اُس سے کہا تو مُجھ سے بولتا نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا کہ مُجھے تُجھ کو چھوڑ دینے کا بھی اختیار ہے اور مصلُوب کرنے کا بھی اختیار ہے۔ یسُوع نے اُسے جواب دیا کہ اگر تُجھے اُوپر سے نہ دیا جاتا تو تیرا مُجھ پر کُچھ اختیار نہ ہوتا۔"

(ج) فرشتے اُس کو بچا سکتے تھے۔

متّی ۲۶: ۵۲-۵۴ "یسُوع نے اس سے کہا، اپنی تلوار کو میان میں کر لے۔ کیا تُو نہیں سمجھتا کہ مَیں اپنے باپ سے مِنّت کر سکتا ہُوں اور وُہ فرشتوں کے بارہ تُمن سے زیادہ میرے پاس ابھی موجُود کر دے گا؟ مگر

وہ نوشتے کہ یُونہی ہونا ضرور ہے کیونکر پُورے ہوں گے؟"

(د) **وُہ انسانی امدادی وسائل کے لئے جدوجہد کر کے اُن کو قبول کر سکتا تھا۔**

یُوحنّا ۱۸ : ۳۶ "یسُوع نے جواب دیا کہ میری بادشاہی دُنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے تاکہ میں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا۔ مگر اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں"۔

یُوحنّا ۱۸ : ۱۰-۱۱ "پس شمعُون پطرس نے تلوار جو اُس کے پاس تھی، کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا دہنا کان اُڑا دیا۔ یسُوع نے پطرس سے کہا تلوار کو میان میں رکھ۔ جو پیالہ باپ نے مجھ کو دیا، کیا مَیں اُسے نہ پیُوں؟"

(د) **یسُوع پیلاطُس کے سوالات کا جواب دے کر بچ سکتا تھا۔** (انسانی حکمتِ عملی نے پیلاطُس کو جواب دینا قبول کیا ہوتا)

متّی ۲۷ : ۱۱-۱۴ "یسُوع حاکم کے سامنے کھڑا تھا اور حاکم نے اُس سے یہ پُوچھا کہ کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسُوع نے اُس سے کہا تُو خود کہتا ہے اور جب سردار کاہن اور بزرگ اُس پر الزام لگا رہے تھے اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس پر پیلاطُس نے اُس سے کہا۔ کیا تُو نہیں سُنتا یہ تیرے خلاف کتنی گواہیاں دیتے ہیں؟ اُس نے ایک بات کا بھی اُس کو جواب نہ دیا، یہاں تک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا"۔

(س) اُس نے مُستقبل کی بابت اپنی قُدرت اَور اختیار کا ذِکر کر کے سردار کاہن کو طیش دِلایا اَور یُوں دیگر کاہنوں اَور بزرگوں کو اس زحمت سے نجات دلائی کہ وُہ اُس پر کُفر کا الزام ثابت کرنے کی خاطر اَور زیادہ جھُوٹی گواہیاں مہیا کریں۔ (حکمتِ عملی ایسے موقع پر خاموش رہتی)

متی ۲۶ : ۵۹ ، ۶۲ - ۶۶ "اَور سردار کاہن اَور سب صدرِ عدالت والے یسُوع کو مار ڈالنے کے لئے اُس کے خلاف جھُوٹی گواہی ڈھونڈنے لگے اَور سردار نے کھڑے ہو کر اُس سے کہا تُو جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ مگر یسُوع خاموش ہی رہا۔ سردار کاہن نے اُس سے کہا، مَیں تجھے زندہ خُدا کی قسم دیتا ہُوں کہ اگر تُو خُدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہدے۔ یسُوع نے اُس سے کہا تُو نے خُود کہہ دیا بلکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اس کے بعد تُم ابنِ آدم کو قادرِ مُطلق کی دہنی طرف بیٹھے اَور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔ اس پر سردار کاہن نے یہ کہہ کر اپنے کپڑے پھاڑے کہ اُس نے کُفر بکا ہے۔ اب ہم کو گواہوں کی کیا حاجت رہی۔ دیکھو! تُم نے ابھی یہ کُفر سُنا ہے۔ تُمہاری کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب میں کہا وُہ قتل کے لائق ہے۔"

۲۔ ہمارے خُداوند پر موت کا کوئی اثر نہ تھا جب تک وُہ دوسروں کے گناہ اُٹھانے والا نہ بنا۔

رومیوں ۵ : ۱۲ - ۱۹ - "پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا

میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی، اس لئے کہ سب نے گناہ کیا کیونکہ جس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے اُسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہریں گے"۔

۳- وہ جو فقط نزع گناہ سے معافی کا طلبگار نہ ہوا بلکہ اس کے برعکس اُس نے تائب گنہگاروں کو قبول کرنے کی قدرت کا اظہار کیا جن کے واسطے اُس نے موت گوارا کی تھی

لوقا ۲۳: ۳۴ "یسوع نے کہا اے باپ! ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں"۔

لوقا ۲۳: ۴۲-۴۳ "پھر اُس نے کہا۔ اے یسوع! جب تو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا۔ اُس نے اُس سے کہا، میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا"۔

۴- کسی شخص کی زندگی کی آرزو کی پرکھ اُس کی خواہش سے حاصل ہوتی ہے جب اُس نے اوروں پر اختیار حاصل کیا ہوتا ہے یا اس کو یہ اختیار بخشا جاتا ہے۔

یسوع اُس زندگی کے وسیلہ جو اُس کو بخشی گئی تھی، کیا کرنے کی آرزو کرتا تھا، وہ اپنے اختیار کو کس طرح استعمال کرتا ہے؟

آخر اُس کی زندگی کی پرکھ اس بات سے حاصل نہیں ہوتی کہ وہ کیا تعلیم دیتا ہے بلکہ یہ کہ اُس کی تعلیم قابلِ عمل ہے۔

اس کے جواب کی خاطر ناظرین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں :-

- جارج ٹلو کی سوانح عمری۔
- ہڈسن ٹیلر کی سوانح عمری۔
- پاسٹر ہشی کی سوانح عمری۔

ہم اس امر کی طرف توجہ دیں کہ خداوند مسیح اور دیگر انسانوں کی زندگیوں میں، جنہیں خدا کی طرف سے اختیار دیا گیا تھا، کیا فرق پایا جاتا ہے۔

جب ہم عبادت کرتے ہیں اور اپنی عنان زندگی خداوند کے سپرد کر دیتے ہیں تو وہ ہمارے باطن کو پاک و صاف کر دیتا ہے تاکہ وہ ہمیں گناہ کی پست حالت اور غلامی سے نکال کر پاکیزگی اور راستبازی کی منازل کی طرف لے جائے۔

خداوند یسوع غالب آتا ہے تاکہ وہ ہمیں نجات دلائے۔

لیکن جب انسان کی گرفت میں اوروں پر اختیار ہوتا ہے، مسیح اور مسیحیت کے اثرات کے علاوہ، وہ اختیار بلا تغیر خود غرض مقاصد کے حصول میں استعمال ہوتا ہے اور فی الواقع فاتح اور جابر بن جاتا ہے۔

مراقبہ کے لئے خیالات

"آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔"

کیا مَیں خُداوند کے اس فرمان کے مکمّل مفہُوم کو پہچانتا ہُوں؟
کیا مَیں خُداوند یسُوع مسیح میں ایمان کا سہارا لے کر اُس کے حُکم کے مطابق اُس کی پیروی کرنے کی خاطر تیار ہُوں؟ یا مَیں ایسے لوگوں کا عملی طور سے سہارا بننے کے لئے تیار ہُوں جنہیں اُس نے بُلایا ہے؟

سوالات

۱۔ کتابِ مقدّس سے ثابت کرو کہ ہمارے خُداوند کا اپنے آپ کو موت کے لیے پیش کرنا:-

(الف) ایک رضاکارانہ عمل تھا؟

(ب) اُس کے باپ کی رضامندی سے تھا؟

(ج) وُہ رُوحانی قوتوں کے وسیلے بچایا جا سکتا تھا؟

۲۔ واضح کرو کہ ہمارا خُداوند کس طرح پیلاطُس کی مرضی کے آگے جُھک گیا؟

(الف) اُس نے سردار کاہنوں اور بزُرگوں کے واسطے کس طرح اسباب پیدا کئے کہ وُہ اُس پر موت کا فتویٰ دیں؟

۳۔ ہمارے خُداوند نے اپنے بے گناہ نظریہ کو کس طرح موت تک تھامے رکھا؟

(الف) صلیب پر اُس کے کس فرمان سے اُس کی اُلُوہیت واضح ہوتی ہے؟

بائیبل کلاس کے لئے کام

۱۔ گناہ کی حقیقت اور انجیلی انکشافات پر بحث کرو۔ کیا ایک بے گناہ انسان مر سکتا ہے؟ اور کن حالات کے تحت؟

۲۔ ہمارے خداوند کے مقدمے کا مطالعہ کر کے ثابت کرو کہ اُس نے اپنی مرضی سے اپنے آپ کو موت کے حوالے کیا؟

۳۔ انسانی اختیار کے استعمال پر بحث کرو۔ ہمارا خداوند اپنی زندگی میں کس طرح اپنے اختیار کو استعمال کرتا ہے؟

۴۔ جارج ٹیلر یا ہڈسن ٹیلر کی زندگی پر بحث کرو اور ثابت کرو کہ ہمارے خداوند کی تعلیمات قابلِ عمل ہیں؟

دلیل

ہم نے اپنے سابقہ مطالعہ جات میں اس بات پر غور کیا تھا کہ ہم تواریخی یسوع مسیح کو ثابت نہیں کر سکتے تا وقتیکہ ہم اس حقیقت کو تسلیم نہ کر لیں کہ وُہ فی الواقع زندہ خدا کا بیٹا تھا۔

ہم اُسے ابن اللہ کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہوئے اُس کو کتاب مقدس کے متعلق تمام معاملات پر صاحب اختیار بھی مانتے ہیں۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ گو خداوند یسوع نے یہودیوں کی

روایت پرستی کی بنا پر اُن کی کڑی نقطہ چینی کی۔ تاہم ہمارے پاس کوئی تحریری بیان موجود نہیں جس کی رُو سے اُس نے اہلِ یہود یا شاگردوں کو تحریری کلام جسے وُہ خُدا کا الہامی کلام مانتے تھے، قبول کرنے کے خلاف خبردار کیا تھا۔

ہمارے واسطے یہ توقع کرنا یقیناً درست ہوگا کہ اگر انجیلی بیانات کسی بھی اعتبار سے سچے یا مُستند نہ ہوتے تو خُداوند یسُوع اپنے شاگردوں کے آگے ضرور اس حقیقت کو عیاں کرتا اور ہمارے لئے تحریری ومنادیات بطور ثبوت چھوڑ دیتا۔ وُہ اس اہم خبر سے شاگردوں کو قیامت کے بعد چالیس روز کے دوران میں جب اُس نے اُن کی صحبت میں خُدا کی بادشاہی کے متعلق تمام اہم باتوں پر بحث کی تھی، مطلع کر دیتا۔

اس کے برعکس وُہ جو سچائی تھا اور دُنیا کی پیدائش سے پہلے خُدا کے ساتھ تھا، کتابِ مقدس سے جو اُس وقت اختیار کا سب سے اعلیٰ معیار تصوّر کی جاتی تھی کلام فرمایا۔

یہ فقرہ کہ "یوں لکھا ہے" یسُوع کے حق میں بنی نوع انسان کے سب سے بڑے دُشمن یعنی ابلیس یا تنگ نظر اور متکبّر فریسیوں کو لاجواب کرنے کے لئے کافی تھا۔

وُہ اپنے فرمان پر خُدا کی بڑائی اور سچائی کی مُہر ثبت کرتا ہے:۔

"ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پُورا نہ ہو جائے۔"

ان معاملات میں ہم کس طرح خُدا کے ازلی بیٹے کے خلاف رائے دینے کی جُرأت کر سکتے ہیں۔

ساتواں سبق

عہدِ عتیق کے الہام کے متعلق خُداوند یسُوع مسیح کی گواہی

حصّہ اوّل

۱۔ ہمارے خُداوند نے اختیار کے قطعی اور اعلیٰ معیار کی خاطر عہدِ عتیق کے نوشتوں کو پیش کیا۔

متی ۴:۴ "اُس نے جواب میں کہا لکھا ہے ۔۔۔"

متی ۴:۷ "یسُوع نے اُس سے کہا یہ بھی لکھا ہے ۔۔۔"

متی ۴:۱۰ "یسُوع نے اُس سے کہا، اَے شیطان! دُور ہو کیونکہ لکھا ہے ۔۔۔"

(شیطان نے اس نقطہ پر زیادہ بحث نہ کی بلکہ اس کو قطعی تسلیم کیا)

متی ۲۲:۲۴ "اَے اُستاد! مُوسیٰ نے کہا تھا کہ اگر کوئی بے اولاد مر جائے ۔۔۔"

متی ۲۲:۲۹ "یسُوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ تم گمراہ ہو اس لئے کہ نہ کتابِ مقدس کو جانتے ہو نہ خُدا کی قُدرت کو۔"

لُوقا ۱۰:۲۶ "اُس نے اُس سے کہا، توریت میں کیا لکھا ہے؟ تُو

کس طرح پڑھتا ہے؟"

یوحنا ۵ : ۳۹ "تم کتابِ مقدس میں ڈھونڈتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اُس میں ہمیشہ کی زندگی تمہیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔"

یوحنا ۱۰ : ۳۴ "یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا، تم خدا ہو؟"

۲۔ ہمارے خداوند نے فرمایا اور اُس کے دیگر بیانات کا مفہوم بھی یہی تھا کہ نوشتوں کی تعلیم کا باطل ہونا ناممکن ہے۔

یوحنا ۱۰ : ۳۵ - جبکہ اُس نے اُنہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا (اور کتابِ مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں)"

لوقا ۲۴ : ۴۵ - ۴۶ "اور اُن سے کہا، یوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔"

۳۔ ہمارے خداوند نے ارشاد فرمایا، لازم ہے کہ نوشتے پورے ہوں۔

متی ۲۶ : ۵۴ - "مگر وہ نوشتے کہ یونہی ہونا ضرور ہے کیونکر پورے ہونگے؟"

مرقس ۱۴ : ۴۹ - "میں ہر روز تمہارے پاس ہیکل میں تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا، لیکن یہ اس لئے ہُوا ہے کہ نوشتے پورے ہوں۔"

یوحنا ۱۹ : ۳۶ "یہ باتیں اس لئے ہوئیں کہ یہ نوشتہ پورا ہو کہ اُس کی کوئی ہڈی نہ توڑی جائے گی۔"

لُوقا ۱۸: ۳۱ "پھر اُس نے اُن بارہ کو ساتھ لے کر اُن سے کہا کہ دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور جتنی باتیں نبیوں کی معرفت لکھی گئی ہیں ابنِ آدم کے حق میں پُوری ہوں گی۔"

۴۔ ہمارے خُداوند نے اس بات کی تصدیق کی کہ عہدِ عتیق کے انبیا کے پیغامات اُن کے ذاتی خیالات پر مبنی نہ تھے بلکہ وہ خدا کی رُوح کے پیغام تھے

متّی ۲۲: ۴۳ "اُس نے اُن سے کہا پس داؤد رُوح کی ہدایت سے کیونکر اُسے خُداوند کہتا ہے؟"

ولیم ڈگھ کا ترجمہ یُوں ہے :۔

اُس نے اُن سے پُوچھا کہ "داؤد کی رُوح کی ہدایت سے کیونکر اُسے خُداوند کہتا ہے؟"

مرقس ۱۲: ۳۶ "داؤد نے خود رُوح القُدس کی ہدایت سے کہا ہے ۔ ۔ ۔"

متّی ۱: ۲۲ "یہ سب کچھ اس لئے ہُوا کہ جو خُداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وُہ پُورا ہو کہ ۔ ۔ ۔"

ہمیں اس جگہ پر غور کرنا ہے کہ یُوحنّا رسُول کائفا کی نبوّت کے متعلق کیا بیان دیتا ہے۔

یُوحنّا ۱۱: ۵۰۔۵۲ "۔ ۔ ۔ مگر اُس نے یہ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ اُس سال سردار کاہن ہو کر نبوّت کی کہ یسُوع اُس قوم کے واسطے مرے گا۔"

۵۔ رسولوں نے اس بات کی گواہی دی کہ پرانے عہد نامے

کے انبیاء رُوح القُدس کی ہدایت سے کلام سنانے اور اُسے ضبط تحریر میں لاتے تھے۔

اعمال ۱: ۱۶ "اَے بھائیو! اس نوشتہ کا پُورا ہونا ضرور تھا جو رُوح القُدس نے داؤد کی زبانی اس یہُوداہ کے حق میں پہلے سے کہا تھا جو یسُوع کے پکڑنے والوں کا رہنما ہُوا۔"

اعمال ۳: ۱۸۔ "مگر جن باتوں کی خُدا نے سب نبیوں کی زبانی پیشتر خبر دی تھی کہ اُس کا مسیح دُکھ اُٹھائے گا، وُہ اُس نے اسی طرح پُوری کیں۔"

۱۔پطرس ۱: ۱۰-۱۱ "اسی نجات کی بابت اُن نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنہوں نے اس فضل کے بارے میں جو تُم پر ہونے کو تھا، نبوّت کی۔ اُنھوں نے اس بات کی تحقیق کی کہ مسیح کا رُوح جو اُن میں تھا اور پیشتر سے مسیح کے دُکھوں کی اور اُن کے بعد کے جلال کی گواہی دیتا تھا وُہ کونسے اور کیسے وقت کی طرف اشارہ کرتا تھا۔"

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ "کتابِ مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔"

کیا مَیں انسانی قیاسیات کو بالائے تاک رکھ کر یسُوع کی مانند کتابِ مقدس کو بحیثیت کلام اللہ قبول کرنے کے واسطے تیار ہُوں؟

۲۔ کیا مَیں زندہ کلام جو آسمان سے اُترا اور تحریری کلام کا عرفان حاصل کرنے کی خاطر کوشاں ہُوں؟

سوالات

۱۔ ہمارے خُداوند نے شیطان کی آزمائشوں کا کس طرح مقابلہ کیا؟
(الف) اُس نے کتنی مرتبہ اُس سے التجا کی؟

۲۔ ہمارے خُداوند نے ایک دفعہ کس وجہ سے یہودیوں سے درخواست کی کہ وُہ پاک نوشتوں کو تلاش کر کے مطالعہ کریں؟ (مکمل حوالہ بیان کرو)

۳۔ ہمارے خُداوند نے کن الفاظ کے وسیلہ سے کتاب مقدّس کے بارے میں حوالہ دیا کہ وُہ قابلِ اعتبار سند ہے؟

۴۔ کم از کم دو حوالہ جات بیان کرو جن میں ہمارے خُداوند نے کہا کہ ضرور تھا کہ نوشتے پُورے ہوں۔ پُورے ہونے کا کیا مفہوم ہے؟

۵۔ ہمارے خُداوند کے مطابق کس چیز نے عہدِ عتیق کے مُصنّفین کو آمادہ کیا تھا؟ دو حوالے پیش کرو۔

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ جب ہم کتاب مقدّس کو خُدا کے الہامی کلام کی حیثیت سے قبول کرتے ہیں تو کیا ہمارے ذہن میں اصل تصانیف کا خیال ہوتا ہے یا اُن کے ترجموں کا؟

۲۔ کیا ہمارا خُداوند کچھ تصانیف کو بطور سند تسلیم کر کے اُن سے مُلتمس ہوگا اگر وُہ جانتا ہو کہ وُہ رُوح القُدس کی ہدایت سے بوسیلہ انسان ضبطِ تحریر میں نہیں آئیں؟

۳۔ کتاب مقدس کے الہام کے موضوع پر مرقس ۱۲: ۳۶ اور دیگر مماثل اقتباسات کیا روشنی ڈالتے ہیں؟

۴۔ کیا کتاب مقدس کے لکھنے والے جو رُوح القُدس کی ہدایت سے کلام کو قلمبند کرتے تھے۔ ہمیشہ اُس کلام کی صحیح تفہیم رکھتے تھے؟

حصّہ دوم

انسانوں کے لئے کتاب مُقدّس کو خُدا کا الہام تصوّر کر کے قبُول کرنے میں جو بھی رکاوٹیں درپیش ہوتی ہیں، اُس کے باوُجود یہ حقیقت روزِ روشن ہے کہ اگر ہم خُداوند یسُوع کے کلام کو اُس کے لفظی معنوں یا تفہیم کی رُوح سے جانچیں تو وُہ کلام ہمارے سامنے غیر مبہم اور واضح بن جاتا ہے۔ اُس نے کتاب مُقدّس کے تسلیم شُدہ قوانین کو اپنی تعلیم میں یُوں استعمال کیا جس کی بدولت اُس کے مفہُوم کو سمجھنے میں شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

کیا توریت میں سے ایک ذرّہ (نقطہ اور شوشہ) کا ٹل جانا ممکن نہ تھا جب تک سب کچھ پُورا نہ ہو جائے؟ اگر زبان کا یقیناً کوئی مفہُوم ہے تو ہمیں چاہیئے کہ ہم خُداوند کے کلمات اور انسانی قیاسات کو ایک ساتھ پرکھ کر دانائی سے ان پر غور و خوض کریں اور دیکھیں کہ صادق کون ہے؟

کتاب مُقدّس کے متعلّق ہمارے خُداوند اور عہدِ جدید کے مُصنفین کا نظریہ

۱- ہمارے خُداوند اور انجیل نویسوں نے گواہی دی کہ نوشتے الہامی ہیں۔

(الف) سب سے چھوٹے نقطے تک :-

"نقطہ اور شوشہ"

متی ۵: ۱۷-۱۸ "کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے"

(ب) فعل کے صیغے تک - (متن کا مطالعہ کیجئے)

متی ۲۲: ۳۱-۳۲ "..... جو خدا نے تمہیں فرمایا تھا کیا تم نے وہ نہیں پڑھا کہ میں ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں؟ وہ تو مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے"

لوقا ۲۰: ۳۷-۳۸ "لیکن اس بات کو کہ مُردے جی اُٹھتے ہیں ... چنانچہ وہ خداوند کو ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا کہتا ہے۔ لیکن خدا مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے"

(ج) لفظ کی حد تک

عبرانیوں ۴: ۷ "تو پھر ایک خاص دن ٹھہرا کر اتنی مدت کے بعد داؤد کی کتاب میں اسے آج کا دن کہتا ہے جیسا پیشتر کہا گیا کہ اگر آج تم اس کی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو"

عبرانیوں ۸: ۸ "پس وہ ان کے نقص بتا کر کہتا ہے کہ خداوند فرماتا ہے دیکھ! وہ دن آتا ہے کہ میں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے سے ایک نیا عہد باندھوں گا"

عبرانیوں ۸ : ۱۳ "جب اُس نے نیا عہد کہا تو پہلے کو پُرانا ٹھہرایا اور جو چیز پُرانی اور مُدت کی ہو جاتی ہے وُہ مٹنے کے قریب ہوتی ہے۔"

(د) اسم واحد

گلتیوں ۳ : ۱۶ "پس ابرہام اور اُس کی نسل سے وعدے کئے گئے وُہ یہ نہیں کہتا کہ نسلوں سے ، جیسا بہتوں کے واسطے کہا جاتا ہے بلکہ جیسا ایک کے واسطے کہ تیری نسل کو اور وُہ مسیح ہے۔"

(ر) چند امُور کے متعلق کتاب مقدس کی خاموشی بھی اس کے الہامی ہونے کی دلیل ہے۔

عبرانیوں ۷ : ۳ "یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے۔ نہ اُس کی عُمر کا شرُوع نہ زندگی کا آخر بلکہ خُدا کے بیٹے کے مُشابہ ٹھہرا۔"

۲۔ ہمارے خُداوند نے تمام یہودی نوشتوں کو خُدا کے کلام کی حیثیت سے قبُول کیا۔

(الف) یہُودیوں نے اپنے نوشتوں (ہمارے عہد عتیق) کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا :۔

(۱) توریت (مُوسیٰ کی پانچ کُتب)

(۲) نبیوں کے صحیفے۔

(۳) مقدس تحریریں (جن میں زبُور شامل تھے)

ذرا غور کریں کہ ہمارے خُداوند نے کس طرح تمام یہُودی نوشتوں

پر اپنے اختیار کی مُہر ثبت کی۔ اُس نے مندرجہ ذیل کا حوالہ دیا:۔

(ب) موسیٰ کی کُتب

یُوحنّا ۵ : ۴۶ "کیونکہ اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے، اس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے"۔

(ج) توریت

لُوقا ۱۰ : ۲۵-۲۶ "..... اُس نے اُس سے کہا، توریت میں کیا لکھا ہے؟ تو کس طرح پڑھتا ہے؟"

(د) موسیٰ اور انبیاء

لُوقا ۱۶ : ۲۹ "ابرہام نے اُس سے کہا۔ اُن کے پاس موسیٰ اور انبیاء تو ہیں، اُن کی سُنیں"۔

(ر) انبیاء

لُوقا ۱۸ : ۳۱ "..... جتنی باتیں نبیوں کی معرفت لکھی گئی ہیں ابن آدم کے حق میں پُوری ہوں گی"۔

(س) زبُور

لُوقا ۲۰ : ۴۲ "داؤد تو زبُور میں آپ کہتا ہے کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا، میری دہنی طرف بیٹھ"۔

(ش) موسیٰ، انبیاء کے صحیفے اور تمام نوشتے

لُوقا ۲۴ : ۲۷ "پھر موسیٰ سے اور سب نبیوں سے شرُوع کر کے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہُوئی ہیں وہ اُن کو سمجھا دیں"۔

ص۔ مُوسیٰ، انبیا اور زبُور کی شرع ۱۔ (یہودیوں کی مقدس شریعت)
لُوقا ۲۴: ۴۴ "پھر اُس نے اُن سے کہا، یہ میری وُہ باتیں ہیں جو مَیں نے تُم سے اُس وقت کہی تھیں جب تُمہارے ساتھ تھا کہ ضرور ہے کہ جتنی باتیں مُوسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبُور میں میری بابت لکھی ہیں، پُوری ہوں۔"

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ کیا مَیں خُدا کے تحریر شُدہ کلام پر خُداوند کی مانند پابندی اور سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش کرتا ہُوں؟

(الف) کیا خُدا کے کلام میں کوئی ایسا عنصر موجُود ہے جس سے مَیں ڈرتا ہُوں؟

(ب) کیا کتاب مقدس کا کوئی خاص حُکم ہے جس کا مَیں مقابلہ کرتا رہتا ہُوں؟

سوالات

۱۔ متّی ۵: ۱۷-۱۸ کا پُورا حوالہ پیش کرو؟ (جہاں ہمارے خُداوند نے توریت اور نبیوں کے صحیفوں کے پُورا ہونے کا ذکر ہے)

۲۔ ہمارے خُداوند نے کس طرح متّی ۲۲ میں صدُوقیوں کی جہالت کی بنا پر اُنہیں شکست خوردہ کیا؟ (پُورا حوالہ بیان کرو)

۳۔ واضح کرو کہ عبرانیوں کے نام خط کے مُصنّف نے اپنی دلیل کی بُنیاد

کس طرح لفظی الہام پر رکھی؟

(الف) وہ اقتباس پیش کرو جہاں پولس اسم واحد کی مدد سے اپنی دلیل کو زیادہ مضبوط اور ٹھوس بنا دیتا ہے؟

۴۔ یہودیوں نے اپنے نوشتوں کو کن کن حصّوں میں منقسم کر دیا تھا؟

۵۔ تین حوالہ جات پیش کر کے واضح کرو کہ ہمارے خُداوند نے اِن مقامات پر کس طرح یہودی شرع کے ہر حصّے کو انفرادی حیثیت دی اور ایک دفعہ اپنے کلام میں اس کا مجموعی حیثیت سے حوالہ دیا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ کتابِ مقدس کی الہامی حیثیت کی روشنی میں اس بیان پر بحث کرو کہ "ہمارے خُداوند نے محض رائج الوقت خیالات کو اپنی تعلیم میں استعمال کیا تھا"؟

(الف) مرقس ۷: ۱۲-۱۳ کے حوالہ کا معائنہ کرو؟

۲۔ اُن مختلف بیانات پر بحث کرو جنہیں خُداوند نے تسلیم شدہ یہودی نوشتوں سے نکال کر اپنی ذات پر عائد کیا تھا؟

۳۔ خُداوند یسُوع کے زبانی کلام کی اہمیّت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس کے متعلق کیسا نظریہ قائم کرنا چاہیئے؟

(مرقس ۱۳: ۳۱، لُوقا ۹: ۲۶)

حصّہ سوم

انسان قدیم نظریات کو غیر معقول تعصب کے ساتھ تھامے رکھتا ہے اور اس کے اس رجحان کی ایک خاص وجہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ دورِ حاضرہ میں بہت سی ایسی جدید تھیوریاں ہیں جو غیر سائنسی جلدبازی سے نافذ کی گئی ہیں۔ وہ بہت کم عرصہ تک زندہ رہتی ہیں کیونکہ ان کی جگہ اسی قسم کی دوسری تھیوریاں آجاتی ہیں۔

اوسط قابلیت کا انسان یہ نقطہ پورے طور پر سمجھنے سے قدرے معذور ہے کہ ایسی تھیوریوں پر اتنا اعتماد رکھنا کیونکر لازمی ہے جو محض تھیوریوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں خصوصاً جب وہ مشاہدہ کرتا ہے کہ بہت سے مصنفین اپنے ساتھیوں کے نظریات کو زور شور کے ساتھ مسترد کرنے میں محو رہتے ہیں۔ ایک نقاد ایک اقتباس کو ایلوالیسٹ[1] سے منسوب کرتا ہے جبکہ دوسرا اسی کو بڑے وثوق کے ساتھ یہواہ کے گواہوں کے نام سے وابستہ کرتا ہے۔ کیونن[2] دعوی کرتا ہے کہ کم از کم پندرہ ایسے نقاد گذرے ہیں جنہوں نے بائبل کو ترتیب دینے اور دوبارہ ترتیب دینے کی خدمت انجام دی۔ پھر ویلہاسن[3] اس بات کا مدعی ہے کہ ترتیب دینے والوں کی تعداد اُنیس تھی....

---

[1] ELOHIST [2] KUENEN [3] WELL HAUSEN.

"باوجود اس اختلاف کے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایسے نقاد سائنسی عمل کے ذریعہ اپنے اپنے نتیجہ تک پہنچتے ہیں۔ نقاد اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ موسیٰ کی پہلی پانچ کتب میں مجموعی حیثیت سے صریحی اتحاد پایا جاتا ہے لیکن وہ اس کی وضاحت کرنے کے لئے یہ بیان دیتے ہیں کہ کسی مابعد کے مصنف نے مختلف حصوں کو اکٹھا کر کے متحد کیا تھا لیکن جب ہم ان سے یہ سوال پوچھتے ہیں کہ یہ کب ہوا تو سٹاہلن[1] اس کی تاریخ ساؤل کے زمانہ سے پیش کرتا ہے۔ ڈی ویٹی[2]، نوبل[3] اور بلیک[4] یوسیاہ کے زمانہ سے۔ کیوئن ساتویں صدی قبل از مسیح کے آخری ایام سے۔ ایوالڈ[5] یروشلیم کی تباہی سے قبل کے ایام سے۔ ہارٹمین[6]، بوہلین[7] اور ویلہاؤسن جلاوطنی کے بعد سے۔ اور ان عظیم علماء و فضلا میں سے ہر ایک مُصر ہے کہ اس نے قطعی سائنسی عمل سے اپنا نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اس مطابقت کے فقدان کے آگے جو ایک اختلاف معلوم پڑتا ہے، ایک اوسط قابلیت کا انسان اس بات کو محسوس کئے بغیر رہ نہیں سکتا کہ ان ماہرین کی خدمات میں تذبذب کا بے حد دخل ہے اور وہ نظریات اس قابل نہیں کہ وہ اعتماد کے ساتھ اُن کی کسی حد تک پیروی کرے۔

"بائبل کی تنقید اور عام انسان" مصنفہ ایچ۔ اے۔ جونسٹن

۱۰ ہمارے خداوند نے چند اشخاص، واقعات اور معجزات کی تصدیق کی جن کا ذکر عہدِ عتیق میں ہوا تھا۔

---

[1] STAHELIN [2] DE WETTE [3] KNOBEL [4] BLEEK.
[5] EWALD [6] HARTMANN [7] BOHLEN.

(الف) ہمارے پہلے والدین

متی ۱۹: ۴ "...... کیا تُم نے نہیں پڑھا کہ جس نے اُنہیں بنایا اُس نے ابتدا ہی سے اُنہیں مرد اور عورت بنا کر۔"...

(ب) ہابل

متی ۲۳: ۳۵ "...... راستباز ہابل کے خُون سے لے کر۔"...

(ج) نُوحؔ، کشتی اور طوفان

لُوقا ۱۷: ۲۷ "...... اس دِن تک جب نُوحؔ کشتی میں داخل ہُوا اور طوفان نے آکر سب کو ہلاک کیا۔"...

(د) مُوسیٰ اور پیتل کا سانپ

یُوحنّا ۳: ۱۴ "جس طرح مُوسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا۔"...

(ر) مُوسیٰ اور جلتی ہُوئی جھاڑی۔

لُوقا ۲۰: ۳۷ "...... مُوسیٰ نے بھی جھاڑی کے ذکر میں ظاہر کیا ہے۔"...

(س) لُوط اور لُوط کی بیوی

لُوقا ۱۷: ۲۸-۳۲ "اور جیسا لُوط کے دِنوں میں ہُوا تھا...... لُوط کی بیوی کو یاد رکھو۔"

(ش) سدُوم

متی ۱۱: ۲۳ "...... کیونکہ جو معجزے تُجھ میں ظاہر ہُوئے اگر سدُوم میں ہوتے تو آج تک قائم رہتا۔"

(ص) ابرہام، اضحاق اور یعقوب تواریخی ہستیاں تھیں:-

متی ۸ : ۱۱ "اور میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آکر ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے"۔

(ض) روٹی اور بیابان کا سفر

یوحنا ۶ : ۳۰-۴۹ "یسوع نے ان سے کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ موسیٰ نے تو وہ روٹی آسمان سے تمہیں نہ دی لیکن میرا باپ تمہیں آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔ تمہارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا اور مر گئے"۔

(ط) داؤد

متی ۱۲ : ۳ "اس نے ان سے کہا، کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ جب داؤد اور ۔ ۔ ۔"

(ظ) نعمان کوڑھی

لوقا ۴ : ۲۷ "۔ ۔ ۔ ۔ لیکن ان میں سے کوئی پاک صاف نہ کیا گیا مگر نعمان سوریانی"۔

(ع) ایلیاہ اور بیوہ

لوقا ۴ : ۲۶ "۔ ۔ ۔ لیکن ایلیاہ ان میں سے کسی کے پاس نہ بھیجا گیا مگر ملک صیدا کے شہر صارپت میں ایک بیوہ کے پاس"۔

(غ) صور اور صیدا

متی ۱۱ : ۲۲ "مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن صور اور صیدا کا حال تمہارے حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہوگا"۔

(ف) سلیمان اور ملکہ صبا :-

متی ۱۲: ۴۲ "دکھن کی ملکہ .... دُنیا کے کنارے سے سلیمان کی حکمت سُننے کو آئی ....."

(ق) دانی ایل نبی :-

متی ۲۴: ۱۵ "پس جب تم اس اُجاڑنے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر دانی ایل نبی کی معرفت ہُوا ....."

(ک) یوناہ اور مچھلی :-

متی ۱۲: ۴۰ "کیونکہ یُوناہ جیسے تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔"
(دیباچہ نمبر ۲ اور ۴ R.)

متی ۱۶: ۴ "اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یُوناہ کے نشان کے سوا کوئی نشان اُن کو نہ دیا جائیگا ....."

اس مقام پر ہم ایک دلچسپ مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اعمال کی کتاب میں رسُولوں اور شاگردوں نے عہدِ عتیق سے متعدد حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ تقریباً ۹۴ مختلف حوالے ایسے ہیں جو کہ پُرانے عہد نامے سے لئے گئے ہیں۔ پولُس رسُول عبرانیوں کے نام اپنے خط میں عبادت خانہ، کہانت اور عبادت خانہ کے ساز و سامان کے متعلق تقریباً ۲۹ حوالے دیتا ہے۔

کیا ہم شاگردوں سے زیادہ دانا ہیں جو خداوند یسُوع کے ساتھ رہتے تھے اور اُس سے تعلیم پاتے تھے؟

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ "کیا تم نے نہیں پڑھا" اگر خداوند میرا امتحان لے تو کیا وہ خدا کے کلام کے متعلق میرے علم کی وجہ سے مجھے ملامت کرے گا یا میری تعریف کرے گا؟

۲۔ کیا میں کتاب مقدس کو خدا کا کلام سمجھتا ہوں یا میرے حواس بے کیف ہو چکے ہیں، کیونکہ مجھے کلام اللہ کا سطحی مس ہے؟

۳۔ الٰہی ذہن کے متعلق اوروں کے واسطے اور اپنے لئے علم حاصل کرنے سے زیادہ کوئی اور علم ہے جس کو میں زیادہ اہمیت دیتا ہوں؟ کیا میں اس بات کے لئے تیار ہوں گا کہ ذاتی طور سے خداوند کو اس سوال کا جواب دوں؟

سوالات

۱۔ کن وجوہات کی بنا پر ہم عہد عتیق کے بیانات کی صحت کے قائل ہیں؟

۲۔ عہد جدید سے ثابت کریں کہ ہمارا خداوند ذیل کی باتوں پر ایمان رکھتا تھا؟

(۱) ہمارے پہلے والدین یعنی آدم و حوّا کی کہانی۔

(۲) نوحؑ اور طوفان کی کہانی۔

(۳) موسیٰ اور جلتی ہوئی جھاڑی کی کہانی۔

(۴) لوط۔

(۵) سدوم

(۶) نعمان کا پاک صاف کیا جانا۔

(۷) یُوناہ نبی اور مچھلی۔

(۸) دانی ایل۔

۳۔ ہمیں یہ بات کس طرح معلوم ہے کہ رسُولوں نے عہدِ عتیق کے بیانات کو قبُول کیا تھا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ "ابرہام سے پہلے مَیں تھا"۔ اگر یہ بیان دُرست ہو تو ہمارے اس فعل کی معقولیت پر بحث کرو جب ہم خُداوند کو عہدِ عتیق کے نوشتوں اور اُس کے مُصنّفین پر صاحبِ اختیار کی حیثیت سے قبُول کرتے ہیں؟

۲۔ بحث کرو کہ کلامِ پاک مندرجہ ذیل امُور کے متعلّق کس عجیب و غریب طریق سے یکساں ہے؟

(الف) نبوّت۔

(ب) عہدِ عتیق کے بیانات کی تکمیل۔

۳۔ اگر ہمارا خُداوند یسُوع نوشتوں کے الفاظ اور بیانات پر ایمان رکھتا تھا تو کیا ہمارے واسطے یہ معقول ہوگا کہ ہم اُن پر یقین نہ کریں؟

حصّہ چہارم

بائبل ہمارے سامنے یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہرگز خاموش نہیں کہ خُدا کے خیالات نے جس زبان میں انسانوں تک رسائی حاصل کی ہے وہ ہر اعتبار سے الہامی زبان تھی۔ مثال کے طور پر کرنتھیوں کے نام پولُس رسُول کے پہلے خط کے دُوسرے باب میں ایک اقتباس کافی نمایاں اور قابلِ توجہ ہے۔ وہاں مرقُوم ہے :-

"اور ہم اِن باتوں کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ ان الفاظ میں جو رُوح نے سکھائے "۔

مقدّس پولُس اس سے پہلی آیت میں اس بات کا اقرار کرتا ہے۔ "مگر ہم نے نہ دُنیا کی رُوح بلکہ وہ رُوح پایا جو خُدا کی طرف سے ہے تاکہ اُن باتوں کو جانیں جو خُدا نے ہمیں عنایت کی ہیں"۔ یعنی ذاتِ الٰہی کے متعلق تصوّرات اور خیالات وغیرہ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ "ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ اُن الفاظ میں جو رُوح نے سکھائے "۔

ایک سو اُنیسویں زبُور کی ایک سو ساٹھویں آیت میں مرقُوم ہے کہ "تیرے کلام کا خلاصہ سچائی ہے"۔ اس آیت کا مفہُوم بہت گہرا ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ تیرا کلام بنائے عالم سے سچا ہے"۔ حالانکہ ہم اسے موزوں

و درست تسلیم کر سکتے ہیں۔ کتاب مقدس کا پہلا لفظ عبرانی زبان میں "ابتدا" کا لفظ ہے۔ "ابتدا میں خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔"

انجیل نویسوں کے ملہمین ہونے پر خداوند یسوع مسیح اور اُس کے شاگردوں کی گواہی:-

۱۔ ہمارے خداوند نے فرمایا کہ خدا نے اُسے کام کرنے کی غرض سے الفاظ دیئے ہیں:-

یوحنا ۱۷:۸ "کیونکہ جو کلام تو نے مجھے پہنچایا وہ میں نے اُن کو پہنچا دیا۔۔۔"

یوحنا ۱۴:۱۰-۲۴ "۔۔۔ یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں، اپنی طرف سے نہیں کہتا۔۔۔ جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا۔"

۲۔ یہ بیان موجود ہے کہ ہمارا خداوند زندہ کلام تھا:۔

یوحنا ۱:۱-۱۴ "۔۔۔ اور کلام مجسم ہوا۔۔۔ اور ہمارے درمیان رہا۔"

۳۔ خدا کا کلام زندہ اور ضابطہ تحریر میں سچائی ہے۔

یوحنا ۱۷:۱۷ "۔۔۔ تیرا کلام سچائی ہے۔"

یوحنا ۱۴:۶ "یسوع نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔۔۔"

۴۔ یسوع کا کلام مستند ہے اور ابد تک زندہ رہے گا۔ اسی کی

بد ولت ہم پر فیصلہ کیا جائے گا۔

مرقس ۸ : ۳۸ "کیونکہ جو کوئی .... مجھ سے اور میری باتوں سے شرمائے گا...."

متی ۲۴ : ۳۵ "آسمان اور زمین ٹل جائیں گے مگر میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی"

یوحنا ۱۴ : ۲۱ "جس کے پاس میرے حکم ہیں اور وہ ان پر عمل کرتا ہے وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے"

متی ۷ : ۲۴ "پس ہر کوئی میری یہ باتیں سنتا اور اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس عقلمند کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا"

یوحنا ۱۲ : ۴۸ "جو مجھے نہیں مانتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا اُس کا ایک مجرم ٹھہرانے والا ہے یعنی جو کلام میں نے کیا ہے آخری دن وہی اُسے مجرم ٹھہرائے گا"

۵ یسوع نے فرمایا اس کے شاگردوں کا کلام جنہیں اُس نے اسرائیل کے مختلف شہروں میں منادی کی خاطر بھیجا تھا، مستند تھا۔

متی ۱۰ : ۱۴ "اور اگر کوئی تم کو قبول نہ کرے اور تمہاری باتیں نہ سنے.... اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دینا"

۶۔ چند خدمات انجام دینے کی خاطر اُس نے اپنے شاگردوں کے کلام کو وہی اختیار بخشا جو اُس کے کلام کو حاصل تھا۔

لوقا ۱۰ : ۱۶ "جو تمہاری سنتا ہے وہ میری سنتا ہے اور جو تمہیں نہیں مانتا وہ مجھے نہیں

مانتا اور جو مجھے نہیں مانتا وہ میرے بھیجنے والے کو نہیں مانتا۔"

یوحنا ۱۳: ۲۰ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرے بھیجے ہوئے کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔"

یوحنا ۲۰: ۲۲-۲۳ "اور یہ کہہ کر ان پر پھونکا اور ان سے کہا روح القدس لو، جن کے گناہ تم بخشو، اُن کے بخشے گئے ہیں جن کے گناہ تم قائم رکھو اُن کے قائم رکھے گئے ہیں۔"

۷۔ شاگردوں کا کلام روزِ حشر پر سامعین کے خلاف بطور ثبوت کے پیش کیا جائے گا۔

متی ۱۰: ۱۴-۱۵ "اور اگر کوئی تم کو قبول نہ کرے اور تمہاری باتیں نہ سُنے ..... عدالت کے دن اُس شہر کی نسبت سدوم اور عمورہ کے علاقہ کا حال زیادہ برداشت کے لائق ہوگا۔"

۸۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد یسوع نے چالیس دن تک اپنے شاگردوں کے ساتھ قیام کیا اور اُن سے خدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔

اعمال ۱: ۳ "اُس نے دُکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو اُن پر زندہ ظاہر بھی کیا۔ چنانچہ وہ چالیس دن تک اُنہیں نظر آتا اور خدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔"

اعمال ۱ : ۳ " اُس نے دُکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو اُن پر زندہ ظاہر بھی کیا۔ چنانچہ وُہ چالیس دِن تک اُنہیں نظر آتا اور خُدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔"

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔"جو کلام تُو نے مجھے پہنچایا وُہ مَیں نے اُن کو پہنچایا"۔
کیا مَیں نے خُداوند کے ان الفاظ پہ کبھی غور و خوض کیا ہے؟ کیا مَیں اِن الفاظ کو اپنے دِل و دماغ پہ نقش کر کے رکھتا ہُوں، کہ قادرِ مُطلق اور ازلی خُدا باپ نے میرے ہی لئے یہ کلام کیا ہے؟ کیا مَیں اپنی غیر فانی رُوح کو اس کی اصل قدر و قیمت کے مطابق جانچتا ہُوں؟

سوالات

۱۔ یُوحنّا کی انجیل کے پہلے باب میں خُدا کے ازلی کلام کے متعلق کیا بیان کیا گیا ہے؟
۲۔ حوالہ جات پیش کر کے ثابت کرو کہ خُدا کا کلام سچائی ہے؟
۳۔ ہمارے خُداوند نے اپنے کلام کے متعلق کون کون سی اہم باتیں کہیں؟
۴۔ روزِ حشر کے دِن انسان کے فیصلہ کا کیا مفہوم ہے؟
۵۔ مُردوں میں سے زندہ ہو کر خُداوند نے اپنے شاگردوں سے کن کن باتوں پر خاص طور پر کلام کیا؟

(الف) اپنی قیامت کے بعد وہ کتنے عرصے تک اُن کے ساتھ رہا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ خُداوند یسُوع مسیح کس طرح اپنے باپ کی مرضی پر فرمانبردار تھا؟ اُس کی فرمانبرداری کا مطالعہ اُس کے کلام، اُس کی تمثیلوں، ارادوں اور افعال سے کیجئے؟

۲۔ پہلا آدم کس کام کو سرانجام دینے میں ناکامیاب ہُوا اور خُداوند کامیاب ہُوا؟

۳۔ اُن لوگوں کی دانائی پر بحث کرو جو خُداوند یسُوع کی پیروی کرنے میں فرمانبردار رہتے ہیں اور اُن لوگوں کی نادانی پر بحث کرو جو محض وقتی ضرورت کے مطابق منصوبہ تیار کرتے ہیں؟

۴۔ ایک کامیاب تاجر جب کسی ترقیاتی پروگرام کا منصوبہ تیار کرتا ہے تو کیا وہ محض زمانۂ حال یا مُستقبل کو مدِّنظر رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے لین دین کی رُوحانی حالت کیسی ہے؟

حصّۂ پنجم

عہدِ جدید اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ محض پاک رُوح کے وسیلے ہی انجیل کی خوشخبری دی جاتی ہے۔

لیکن دورِ حاضرہ میں پاک نوشتوں کے بیشتر نقّاد ذاتِ الٰہی کے تین اقانیم میں سے تیسرے اقنوم کے کام کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔

ہمارے خُداوند نے جُدا ہونے سے پہلے جو ہدایات دیں، وہ نہایت صاف و صریح ہیں۔ چنانچہ ایک ایماندار کے لئے کوئی مشکل درپیش نہیں آتی۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ سچائی کے پاک رُوح پر بھروسہ کرے، جس طرح ہمارے خُداوند یسُوع کے شاگردوں نے پنتِکُست کے بعد بھروسہ کیا۔ "جب وہ یعنی رُوحِ حق آئے گا تو تُم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔"

ان الفاظ سے اس امر کی یاد تازہ ہو جاتی ہے کہ وُہی رُوحِ حق "ابد تک ہمارے ساتھ رہے گا۔"

خُدا کے مذکورہ الفاظ کے پیشِ نظر ہمیں چاہیئے کہ ہم خُداوند کے رسُولوں پر یقین کریں جنہوں نے بڑی صفائی سے کہا کہ "یہ بات ہمیں خُداوند سے پہنچی اور ہم نے تُم کو بھی پہنچا دی۔"

خدا کے پیغام میں رُوح القدس کے کام کے متعلق انجیل نویسیوں کی گواہی

۱- اپنی موت سے قبل ہمارے خُداوند نے بڑی صفائی سے کہا تھا کہ شاگرد اس قابل نہ تھے کہ وہ اُس سے زیادہ انکشافات حاصل کرتے۔

یُوحنّا ۱۶:۱۲ "مجھے تُم سے اَور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تُم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔"

۲- تاہم ہمارے خُداوند نے فرمایا کہ دیگر باتیں رُوح القُدس کے وسیلہ سے مُنکشف ہوں گی:-

یُوحنّا ۱۶:۱۳ "لیکن جب وُہ یعنی رُوحِ حق آئے گا تو تُم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا ..... اَور تُمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔"

یُوحنّا ۱۴:۱۶-۱۷ "اَور مَیں باپ سے درخواست کرُوں گا تو وُہ تُمہیں دُوسرا مددگار بخشے گا کہ اَبد تک تُمہارے ساتھ رہے یعنی رُوحِ حق ...۔"

۳- خُداوند نے فرمایا کہ رُوح القدس شاگردوں کو وُہ تمام باتیں یاد دلائے گا جو اُس نے اُن سے کہی تھیں:-

یُوحنّا ۱۴:۲۶ "لیکن مددگار یعنی رُوحُ القُدس جِسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وُہی تُمہیں سب باتیں سکھائے گا، اَور جو کُچھ مَیں نے تُم سے کہا ہے وُہ سب تُمہیں یاد دلائے گا۔"

یُوحنّا ۱۲:۱۶ "اُس کے شاگرد پہلے تو یہ باتیں نہ سمجھے لیکن جب یسُوع

اپنے جلال کو پہنچا تو اُن کو یاد آیا کہ یہ باتیں اُس کے حق میں لکھی ہُوئی تھیں اور لوگوں نے اُس کے ساتھ یہ سلُوک کیا تھا۔

۴۔ خُداوند نے فرمایا کہ رُوحُ القُدس اُس کی بابت گواہی دیگا اور شاگرد اُس کے گواہ ہوں گے :۔

یُوحنّا ۱۵: ۲۶-۲۷ ”لیکن جب وُہ مددگار آئے گا جس کو مَیں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی رُوحِ حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وُہ میری گواہی دے گا اور تُم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو۔“

۵۔ رسُولوں نے اپنے پیغام میں اس کے سرچشمہ کا ذکر کرنے کا خاص خیال رکھا :۔

۱۔ تھسلنیکیوں ۴: ۱۵ ”چنانچہ ہم تُم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں . . . .“

۱۔ تیمتھیُس ۴: ۱ ”لیکن رُوح صاف فرماتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں بعض لوگ گمراہ کرنے والی رُوحوں اور شیاطین کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوکر ایمان سے برگشتہ ہو جائیں گے۔“

۶۔ انجیل نویسیوں نے پُر زور تاکید سے کہا کہ رسُول اور دُوسرے خُداترس اشخاص رُوح القُدس کی ہدایت سے کلام کرتے تھے۔

اعمال ۲: ۴ ”اور وُہ سب رُوحُ القُدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی۔“

اعمال ۴: ۳۱ "۔۔۔۔ اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سُناتے رہے"۔

۷۔ مقدس پولس رسُول کی گواہی کہ اُس کے پیغام کا سرچشمہ کون تھا؟ رسُول نے فرمایا کہ وہ اپنا علمِ الٰہی مکاشفہ کے ذریعہ حاصل کرتا تھا اور وہ یقیناً خُدا کا کلام تھا:۔

۲۔ کرنتھیوں ۱۲: ۱۔۴، ۷ "مجھے فخر کرنا ضرور ہوا، اگرچہ مفید نہیں۔ پس جو رویا اور مکاشفے خُداوند کی طرف سے عنایت ہوئے۔۔۔۔۔۔ یکایک فردوس میں پہنچ کر ایسی باتیں سُنیں جو کہنے کی نہیں اور جن کا کہنا آدمی کو روا نہیں اور مکاشفوں کی زیادتی کے باعث میرے پھُول جانے کے اندیشے سے میرے جسم میں کانٹا چبھویا گیا یعنی شیطان کا قاصد تاکہ میرے مُکّے مارے اور میں پھُول نہ جاؤں"۔

۱۔ کرنتھیوں ۲: ۹۔۱۰ "بلکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہوا کہ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دِل میں آئیں، وہ سب خُدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں لیکن ہم پر خُدا نے اُن کو رُوح کے وسیلہ سے ظاہر کیا کیونکہ رُوح سب باتیں بلکہ خُدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے"۔

۱۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲۳ "کیونکہ یہ بات مجھے خُداوند سے پہنچی اور میں نے تُم کو بھی پہنچا دی کہ خُداوند یسُوع نے جس رات وہ پکڑوایا گیا، روٹی لی"۔

گلتیوں ۱: ۱۱۔۱۲، ۱۵۔۱۸ "اے بھائیو! میں تمہیں جتائے دیتا ہوں کہ

جو خوشخبری مَیں نے سُنائی وُہ انسان کی سی نہیں کیونکہ وُہ مجھے انسان کی طرف سے نہیں پہنچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسُوع مسیح کی طرف سے مجھے اس کا مکاشفہ ہُوا ..... تو نہ مَیں نے گوشت اور خُون سے صلاح لی اور نہ یروشلیم میں اُن کے پاس گیا، جو مجھ سے پہلے رسُول تھے، بلکہ فوراً عرب کو چلا گیا، پھر وہاں سے دمشق کو واپس آیا۔ پھر تین برس کے بعد مَیں کیفا سے مُلاقات کرنے کو یروشلیم گیا اور پندرہ دِن اُس کے پاس رہا۔"

ا۔تھسلنیکیوں ۴: ۱۵ "چنانچہ ہم تُم سے خُداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں"...

طیطُس ۱: ۲-۳ "اس ہمیشہ کی زندگی کی اُمید پر جس کا وعدہ ازل سے خدا نے کیا ہے جو جھُوٹ نہیں بول سکتا اور اُس نے مناسب وقتوں پر اپنے کلام کو اس پیغام میں ظاہر کیا جو ہمارے منجی خُدا کے حکم کے مطابق میرے سپرد ہُوا۔"

مراقبہ کے لئے خیالات

۱۔ "جب رُوحِ حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔"
کیا میری زندگی میں کوئی شک، شُبہ یا تاریک پہلو ہے؟ اگر وُہ شک اور تاریکی دُور نہ ہو سکے تو اس میں کس کا قصُور ہوگا؟

۲۔ کیا مَیں سچ مُچ اپنی زندگی کی تمام تر چیزوں کو رُوحِ حق کے سامنے پیش کرتا ہُوں؟

سوالات

۱۔ ہمارے خداوند نے اپنے شاگردوں کی ادھوری تعلیم و تدریس کے متعلق کیا جواز پیش کیا تھا؟

۲۔ ہمارے خداوند کے الفاظ کا حوالہ دو جہاں وہ شاگردوں کی رہنمائی کے متعلق انہیں تعلیم دیتا ہے؟

۳۔ ہمارے خداوند کے کلام کے متعلق روح القدس نے کونسی خدمت انجام دینی تھی، پورا حوالہ بیان کرو؟

۴۔ ثابت کرو کہ مقدس پولس رسول نے گواہی دی تھی کہ اس کے کلام میں سے چند الفاظ ایسے بھی تھے جو اس نے اپنی زبان سے نہ کہے تھے؟

۵۔ پنتکست کے موقع پر روح القدس کا شاگردوں پر کیا اثر و تاثر ہوا؟

۶۔ انجیل میں مقدس پولس کو کس طرح ہدایت دی گئی؟
(الف) اس ہدایت میں گوشت اور خون کا کیا مقام تھا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ کیا موجودہ مسیحیت ہمارے خداوند کی مرضی و منشا کے مطابق ہے؟

۲۔ کیا ہم دورِ حاضرہ میں روح القدس کی ہدایت کو اسی طرح قبول کرتے ہیں، جس طرح ہم اپنے خداوند کی رہنمائی کو قبول کرتے اگر وہ جسم میں ہمارے درمیان موجود ہوتا؟

۳۔ "مددگار" یا پیراکلیٹ کا کیا مفہوم ہے؟

حصّہ ششم

"جہاں کہیں بائبل بنی نوع انسان اور اقوامِ عالم کی مذہبی زندگی پر حکومت کرتی ہے، وہاں خُدا کی بہتر سے بہتر نعمتوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ بائبل انسان کی ہر مرض کی دوا، بائبل دُنیا کے افکار و حوادث سے تھکی ہُوئی رُوحوں کے لئے قوّت ہے۔ یہ غمگین دلوں کے لئے الٰہی ہمدردی ہے۔ یہ سوگوار زندگی کی تسلی ہے اور یہ ابدی زندگی کے لئے بحالی اُمّید ہے۔ یہ خُداوند یسوع مسیح کی نجات بخش محبّت کے وسیلے گناہگار انسانوں کو خُدا کی نجات بخشتی ہے۔ جب بائبل اس دُنیا میں آئی تو اس نے اس جہان کی ساری زندگی پر اپنی تبدیل کرنے والی قوّت سے اثر کیا۔ بائبل نے آرٹ کے اُن شاہکاروں کے مفہوم کو جو پامپی آئی کی دیواروں پر نظر آتے تھے مسیح کے اعلیٰ و افضل خیالات سے بدل دیا۔ اس نے اپنی تعلیم کی بدولت ساری دُنیا میں بچّوں کے قتل کئے جانے کو ایک قابلِ نفرین فعل قرار دیا۔ اس نے بچّے کی اہمیت کو اس قدر بڑھایا ہے کہ اب وُہ دُنیا کی نگاہ میں ایک اہم مضمُون بن گیا ہے۔ اس نے ثابت کیا کہ مالک کے جور و ستم کی وجہ سے غُلامی ایک ناقابلِ برداشت

امر ہے۔ اس نے نہ صرف غلام کو آزادی بخشی بلکہ مزدوری کو انسانوں کی نگاہ میں ایک باعزّت پیشہ قرار دیا ہے۔

"جہاں کہیں بیاہ کا حقیقی مفہوم فوت ہو چکا تھا وہاں بائبل کی تعلیم نے اس پاک رسم کو احترام بخشا اور برکت دی۔ جہاں کہیں انسان کی زندگی میں بائبل کا مقام بلند ہے وہاں راستبازی کو نیک کردار کا بلند معیار اور زندگی کی اصل کامیابی کا راز تصوّر کیا جاتا ہے مسیحی محبّت کی بے غرض خدمت خُدا کی رفاقت کی علامت ہے جو وُہ انسانوں سے قائم رکھتا ہے۔

"یہ ہے بائبل کی انمول خصوصیّت جس کی اہمیّت کو ہماری نسل کے آگے ظاہر کرنے کے واسطے ہمارے پاس الفاظ تک نہیں۔ کُچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خلوصِ دِل سے بائبل سے محبّت کرتے ہیں اور وُہ اس مقصد کے حصُول کے لئے اپنی جان تک دینے کو تیار ہیں کہ بائبل دُنیا کے گوشہ گوشہ میں لوگوں کے پاس پہنچ جائے اور عوام اس کو اس نظریہ سے پڑھیں کہ وُہی خُدا کی حکمت اور بنی نوع انسان کو نجات بخشنے والی قُدرت ہے۔

بائبل کا سخت سے سخت آزمائشوں سے امتحان لیا گیا ہے لیکن اُس جلتی ہُوئی جھاڑی کی مانند جو مُوسیٰ نے دیکھی تھی وُہ بھسم نہ ہو سکی، کیونکہ اس میں یہوواہ موجُود تھا۔ الٰہی زندگی ہی بائبل کی زندہ رُوح ہے۔ چنانچہ خُداوند مسیح نے فرمایا کہ جو باتیں مَیں نے تُم سے

کہی ہیں وُہ رُوح ہیں اور زندگی بھی ہیں"۔
بقائے زندگی کا نُور بائبل کے اوراق سے ہمیشہ کی زندگی کی راہ کو منوّر کرتا ہے۔ ایک روز یہ زمین اُس کے علم اور معرفت سے اس طرح لبریز ہو جائے گی جس طرح سمندر پانی سے لبریز ہوتا ہے۔
(یہ اقتباس اے۔ ایچ۔ اے جانسن صاحب کی کتاب بنام "بائبل" سے ہے)

مقدّس تصانیف کے الہام اور اختیار کے متعلّق ابتدائی رسُولی کلیسیا کی گواہی

۱۔ ہمیں رسُولوں کی نصیحت آمیز تعلیم اور اُن کے خطوط کے متعلّق یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہم اُنہیں بحیثیت کلام اللہ قبول کریں :-

۲۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۱۵ "پس اے بھائیو! ثابت قدم رہو اور جن روایتوں کی تُم نے ہماری زبانی یا خط کے ذریعہ سے تعلیم پائی ہے اُن پر قائم رہو"۔

۲۔ تھسلنیکیوں ۳ : ۱۴ "اور اگر کوئی ہمارے اس خط کی بات کو نہ مانے تو اُسے نگاہ میں رکھو اور اُس سے صحبت نہ رکھو تاکہ وُہ شرمندہ ہو"۔

۱۔ تھسلنیکیوں ۲ : ۱۳ "اس واسطے ہم بھی بلاناغہ خُدا کا شُکر کرتے ہیں کہ جب خُدا کا پیغام ہماری معرفت تُمہارے پاس پہنچا تو تُم نے اُسے

آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں بلکہ (جیسا حقیقت میں ہے) خُدا کا کلام جان کر قبول کیا اور وہ تم میں جو ایمان لائے ہو تاثیر بھی کر رہا ہے"۔

۲-کلیسیا کو ناپاک کلام، گمراہ کرنے والے اُستادوں اور غلط تعلیم کے متعلق جو رسُولوں کے علاوہ دیگر لوگ دیتے تھے متنبّہ کیا گیا تھا۔

۱-تیمتھیُس ۶: ۳-۱ "..... اگر کوئی شخص اور طرح کی تعلیم دیتا ہے اور صحیح باتوں کو یعنی ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی باتوں اور اُس تعلیم کو نہیں مانتا جو دینداری کے مطابق ہے"....

۲-تیمتھیُس ۱: ۱۳ "جو صحیح باتیں تُو نے مجھ سے سُنیں، اس ایمان اور محبّت کے ساتھ جو مسیح یسُوع میں ہے اُن کا خاکہ یاد رکھ"۔

۲-تیمتھیُس ۴: ۳-۴ "کیونکہ ایسا وقت آئیگا کہ لوگ صحیح تعلیم کی برداشت نہ کریں گے بلکہ کانوں کی کھُجلی کے باعث اپنی اپنی خواہشوں کے موافق بہُت سے اُستاد بنا لیں گے اور اپنے کانوں کو حق کی طرف سے پھیر کر کہانیوں پر متوجّہ ہوں گے"۔

یہُوداہ ۱: ۱۷-۱۸ "لیکن اَے پیارو! اُن باتوں کو یاد رکھو جو ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے رسُول پہلے کہہ چُکے ہیں۔ وہ تم سے کہا کرتے تھے کہ اخیر زمانہ میں ایسے ٹھٹّھا کرنے والے ہوں گے جو اپنی بیدینی کی خواہشوں کے موافق چلیں گے"۔

۳-جھُوٹے نبیوں کی وجہ سے ہمیں خبردار کیا گیا ھے کہ ہم ہر اُستاد کی

رُوح کو آزمائیں اور معلوم کریں کہ آیا وہ خُدا کی رُوح ہے یا نہیں۔

۱۔یُوحنا ۴: ۱-۲ "اے عزیزو! ہر ایک رُوح کا یقین نہ کرو بلکہ رُوحوں کو آزماؤ کہ وُہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دُنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں"۔

۴۔ ہمیں ہدایت دی گئی ہے کہ ہم انسانی حُکموں اور کہانیوں کو سچائی سمجھ کر اُن پر توجہ نہ دیں:۔

طیطس ۱: ۱۴ "اور وُہ یہودیوں کی کہانیوں اور ان آدمیوں کے حکموں پر توجہ نہ کریں جو حق سے گمراہ ہوتے ہیں"۔

۵۔ بے وقوفی کی حجتوں اور شرعی معاملات میں پڑنے سے گریز کرنا ہے:۔

طیطس ۳: ۹ "مگر بے وقوفی کی حجتوں اور نسب ناموں اور جھگڑوں اور ان لڑائیوں سے جو شریعت کی بابت ہوں، پرہیز کر"۔

۲۔تیمتھیُس ۲: ۲۳ "لیکن بے وقوفی اور نادانی کی حُجتوں سے کنارہ کر کیونکہ تُو جانتا ہے کہ ان سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں"۔

۶۔ مقدّس پطرس گواہی دیتا ہے کہ خُداوند کا کلام جس کی مُنادی رسُول کرتے ہیں، ابد تک قائم رہے گا۔

۱۔پطرس ۱: ۲۵ "لیکن خُداوند کا کلام اَبد تک قائم رہے گا۔ یہ وُہی خوشخبری کا کلام ہے جو تمہیں سُنایا گیا تھا"۔

۷۔ رسولوں کی تعلیم کو نبیوں کی تعلیم کے برابر اختیار دیا گیا:۔

۲-پطرس ۳: ۲ "کہ تم اُن باتوں کو جو پاک نبیوں نے پیشتر کہیں اور خداوند اور منجی کے اس حکم کو یاد رکھو جو تمہارے رسولوں کی معرفت آیا تھا"۔

۸- مقدس پطرس نے مقدس پولس کی تحریروں کو دیگر نوشتوں کے برابر اہمیت دی۔

۲-پطرس ۳: ۱۶ "چنانچہ ہمارے پیارے بھائی پولس نے بھی اُس حکمت کے موافق جو اُسے عنایت ہوئی، تمہیں یہی لکھا ہے اور اپنے سب خطوں میں ان باتوں کا ذکر کیا ہے"...

۹- ہر ایک صحیفہ خدا کے الہام سے ہے :-

۲-تمیتھیس ۳: ۱۶ "ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے"۔

۲-پطرس ۱: ۲۰-۲۱ "اور پہلے یہ جان لو کہ کتاب مقدس کی کسی نبوت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے"۔

۱۰- نئے عہد کی آخری کتاب کے آخری باب کی تنبیہ :-

مکاشفہ ۲۲: ۱۸-۱۹ "اگر کوئی آدمی اُن میں کچھ بڑھائے تو خدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اُس پر نازل کرے گا اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اُس زندگی کے درخت اور

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ موجودہ اقوام کی تواریخ اس سبق کے تمہیدی خیالات کی کس طرح تائید کرتی ہے بحث کرو؟

۲۔ ذیل کی روشنی میں کتاب مقدس کے الہام کے سوال پر بحث کرو؟

۲۔ تیمتھیس ۳ : ۱۶ ، ۲۔ پطرس ۳ : ۱۶ ۔

۲۔ پطرس ۱ : ۲۰ ۔ ۲۱ ، ۲۔ تیمتھیس ۴ : ۳ ۔ ۴

آٹھواں سبق

لیکن حکمت کہاں ملے گی؟ اور خرد کی جگہ کہاں ہے؟ نہ انسان اس کی قدر جانتا ہے نہ وہ زندوں کی سرزمین میں ملتی ہے۔ گہراؤ کہتا ہے وہ مجھ میں نہیں ہے۔ سمندر کہتا ہے وہ میرے پاس نہیں۔ نہ وہ سونے کے بدلے مل سکتی ہے نہ چاندی اس کی قیمت کے لئے تُلے گی ۔ ... نہ اوفیر کا سونا اس کا مول ہو سکتا ہے اور نہ قیمتی سلیمانی پتھر یا نیلم ۔ نہ سونا اور کانچ اس کی برابری کر سکتے ہیں نہ چوکھے سونے کے زیور اس کا بدل ٹھہریں گے .... پھر حکمت کہاں سے آتی ہے؟ اور خرد کی جگہ کہاں ہے؟ جس حال کہ وہ سب زندوں کی آنکھوں سے چھپی ہے اور ہوا کے پرندوں سے پوشیدہ رکھی گئی ہے .... خدا اس کی راہ کو جانتا ہے اور اس کی جگہ سے واقف ہے کیونکہ وہ زمین کی انتہا تک نظر کرتا ہے اور سارے آسمان کے نیچے دیکھتا ہے .... اور اس نے انسان سے کہا، دیکھ خداوند کا خوف ہی حکمت ہے اور بدی سے دور رہنا خرد ہے۔"

(ایوب ۲۸: ۱۲ - ۲۸)

دلیل

کتابِ مقدّس کی پہلی پانچ کُتب خداوند خُدا کے الہٰی اختیار سے بھرپُور ہیں۔

اِن کُتب کا مُصنّف خُدا کے سوا کسی دُوسرے صاحبِ اختیار کو پیش کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ چنانچہ کتابِ مقدّس کے سب سے پہلے تحریری کلمات یُوں ہیں:۔

"خُدا نے کہا"۔ "خُدا نے بنایا"۔ "خُدا نے خلق کیا" وغیرہ۔

بعد ازاں یہُوواہ کے نبیوں کے الہامی پیغامات کے لئے یہ فقرہ کہ "خُداوند یوں فرماتا ہے"۔ ایک مُستند کلمہ کی صُورت اختیار کر گیا۔

یہ پانچوں کُتب بذاتِ خُود اس امر کی شہادت دیتی ہیں کہ ان میں جو تواریخی واقعات، کلام اور احکام مُندرج ہیں وُہ خُدا نے بطور دستاویزی اثبات پیش کئے ہیں۔ مثال کے طور پر پیدائش کی کتاب کے پہلے تین ابواب خُدا کی دستکاری کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔ ان کو خدائے خالق کی ذات کے سوا کون ہمارے سامنے منکشف کر سکتا تھا؟

اگر مُوسیٰ یا کوئی اور مُصنّف انسانی داستان یا روایت کو اس کتاب میں نقل کرتا یا نظرِ ثانی کرنے کے بعد ضبطِ تحریر میں لاتا تو اُس کی یہ حرکت اس کتاب کے لفظی اور حقیقی مقاصد کے عین حصّوں کے مترادف ہوتی۔

لہٰذا ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یا تو خدا نے وہ تمام کام کئے تھے جو اس کے متعلق تحریر ہیں یا بالکل نہیں کئے تھے۔ یہ بات ہماری توجہ کی مستحق ہے کہ تمام کتاب میں کوئی بھی پہلو موجود نہیں جو موسیٰ کی اپنی مرضی یا اتفاق پر مبنی ہو۔ ہمیں اس کی مثال اس مذہبی رسم کے سوا کہیں بھی اتنی مفصل طور پر نہیں ملتی جس کا خدا نے مطالبہ کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو خروج ابواب ۲۵ تا ۳۲)۔ اس میں تمام اشیاء، اُن کی ساخت اور مذکورہ رسم کے اوقات اور نمونوں کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ کہنے میں مبالغہ آرائی نہ ہوگی کہ موسیٰ کی تمام کتب خداوند خدا کے کلام، مکاشفات اور احکام سے اس قدر بھری ہوئی ہیں کہ ان کے مطالعہ کے تاثرات ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم انہیں زندہ خدا کے کلام کی حیثیت سے تسلیم کریں۔ یہ وہ کلام ہے جو خدا نے اپنے دوست اور خادم موسیٰ کے وسیلے کیا۔

آٹھواں سبق

ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کی گواہی کی تائید میں کتابِ مقدس کے مُصنّفین کی شہادت

حصّہ اوّل

صحائف اور صحیفہ نویس کیا کہتے ہیں؟

۱۔ خُدا کے متعلق معلومات اور اختیارات کے سرچشمہ کے متعلق مُوسوی کُتب کی گواہی۔

پیدائش کی کتاب

پیدائش ۱:۱ "خُدا نے ابتدا میں زمین و آسمان کو پیدا کیا۔"

(الف) "خُدا نے کہا"

پیدائش ۱:۳ "اور خُدا نے کہا کہ روشنی ہو جا۔۔۔"

پیدائش ۱:۶ "اور خُدا نے کہا کہ پانیوں کے درمیان فضا ہو۔۔۔"

پیدائش ۱:۹ "اور خُدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو۔"

پیدائش ۱: ۱۱ "اور خدا نے کہا کہ زمین گھاس ۔۔۔۔ اُگائے اور ایسا ہی ہوا"۔
پیدائش ۱: ۱۴ "اور خدا نے کہا کہ فلک پر نیّر ہوں کہ دن کو رات سے الگ کریں ۔۔۔۔"
پیدائش ۱: ۲۴ "اور خدا نے کہا کہ زمین جانداروں کو اُن کی جنس کے موافق پیدا کرے"۔

(ب) قائن سے کہا۔

پیدائش ۴: ۶-۹ "اور خدا نے قائن سے کہا تو کیوں غضبناک ہوا؟ ۔۔۔۔ تب خداوند نے قائن سے کہا کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟"

(ج) "خدا نے بنایا"، "خدا نے پیدا کیا"

پیدائش ۱: ۱۶ "سو خدا نے دو بڑے نیّر بنائے"۔
پیدائش ۱: ۲۱ "اور خدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں اور ہر قسم کے جاندار کو ۔۔۔۔ پیدا کیا ۔۔۔۔"
پیدائش ۱: ۲۷ "اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ نر و ناری ان کو پیدا کیا"۔

(د) "خدا نے حکم دیا۔"

پیدائش ۲: ۱۶ "اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے"۔

(۳) انسان کو کس نے خدا کے خیالات سے منور کیا؟

پیدائش ۶: ۳ "تب خداوند نے کہا کہ میری روح انسان کے ساتھ

ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہے گی۔۔۔"۔

پیدائش ۱۱: ۵ - ۷ "اور خداوند نے کہا، دیکھو یہ لوگ سب ایک ہیں اور ان سبھوں کی ایک ہی زبان ہے ...... سو آؤ ہم وہاں جاکر ان کی زبان میں اختلاف ڈالیں ۔"۔۔

(س) خدا نے انسانوں سے کلام کیا۔

(۱) نوح سے۔

پیدائش ۶: ۱۳ "اور خدا نے نوح سے کہا کہ تمام بشر کا خاتمہ میرے سامنے آپہنچا ہے ..... سو دیکھ میں زمین سمیت اُن کو ہلاک کروں گا۔"

۲- ابرہام سے۔

پیدائش ۱۲: ۱ "اور خداوند نے ابرہام سے کہا کہ تو اپنے وطن ...... سے نکل کر اُس ملک میں جا"۔۔۔۔

(اس کے علاوہ تیس دیگر موقعوں پر خدا نے ابرہام سے کلام کیا)

۳- یعقوب سے۔

پیدائش ۲۸: ۱۳ "اور خداوند اس کے اوپر کھڑا کہہ رہا ہے کہ میں خداوند تیرے باپ ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا ہوں"۔۔

(اس کے علاوہ اور بہت سی جگہوں پر خدا نے یعقوب سے کلام کیا)۔

مراقبہ کے لئے خیالات

"تُو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل"..... "سو ابرہام خُداوند کے کہنے کے مطابق چل پڑا"

کیا ابدی خوشیوں کے متعلق میرا تصور اتنا صاف و صریح ہے کہ میں بھی ایسے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ہُوں گا؟ یا کیا میرا ماحول مُجھے..... ایسے اقدام سے روکے گا؟

سوالات

۱۔ مُوسیٰ کے مطابق آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تھا؟

(الف) اپنی یادداشت سے پیدائش کی کتاب کے پہلے باب کی پہلی پانچ آیات بیان کرو؟

۲۔ خُدا کے خیالات کو کس طرح معلوم کیا جا سکتا ہے؟

۳۔ خُدا نے نوح کو کشتی بنانے کا حُکم دیتے وقت کیا کہا تھا؟

۴۔ پیدائش ۱۲: میں کونسی بات ہم کو یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ خُدا نے ابرہام سے پہلے بھی کلام کیا تھا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱۔ کیا یہ ممکن ہو سکتا تھا کہ مُوسیٰ نے مختلف ممالک کی روایات

کی مدد سے اپنی کُتب تصنیف کیں ؟

۲۔ مُوسیٰ کی کُتب کی استقامت پر بحث کرو جو ان کے اندرونی دعووں کی تائید کرتی ہے کہ ان کا مواد خُدا کا مکاشفہ تھا ؟

(الف) کیا کوئی مؤلف دیانتدار ہو سکتا ہے ۔ اگر وہ ادھر اُدھر سے چند داستانیں نقل کر کے اس بات کا مُدعی ہو کہ وہ خُدا کے کلام ، خیالات اور افعال کا مُستند احوال ہیں ؟

حصّہ دوم

انسانی حکمت اور عقل کے لئے ناممکن ہوگا کہ وہ اپنی قابلیت کی بنا پر ان تمام باتوں کی منصوبہ بندی کرے جن کا حکم موسیٰ کو دیا گیا تھا اور پھر ان کو مفصّل پیرایہ میں پیش کرنے کی کوشش کرے جس میں قربانیوں کی تمام باریکیاں، عبادت خانہ کے ساز و سامان اور رسومات وغیرہ شامل ہیں۔

چنانچہ ہمیں ان کے پوشیدہ مفہوم کو بھی ملحوظ نظر رکھنا ہے کیونکہ اہلِ یہود ان باتوں کے مثالی پہلو کو سمجھنے سے قاصر تھے۔ جو باتیں حواس سے محسوس ہوتی ہیں وہ حقیقتاً ایک نادیدہ چیز کو منکشف کرنے کا وسیلہ ہوتی ہیں۔

لہٰذا مرقومہ قربانیاں بّرے یعنی خداوند مسیح کی علامت ہیں جو بنائے عالم سے پیشتر ذبح ہو چکا تھا۔ ہم خداوند کو عبادت خانہ اور اس کے ساز و سامان میں عبادت کے لئے تیاری کرتا ہوا پاتے ہیں اور ہم اپنے آپ کو اس کے وسیلے باپ کے حضور میں داخل ہوتا دیکھتے ہیں۔ اگر کسی بھی رسم میں انسان کی حکمت اور اتفاق کو خارج کیا گیا تھا تو وہ صریحاً خدا کے حکم کی یہ عبادت تھی جو موسےٰ کے

وسیلے یہودیوں کے سامنے پیش کی گئی تھی۔

موسیٰ کی دیگر کُتب

۱۔ خُدا کی طرف سے موسیٰ کی بلاہٹ اور اُس کا اختیار

خروج ۳: ۴۔۶ "خُدا نے اُسے جھاڑی میں سے پُکارا اور کہا ۔۔۔۔۔"

خروج ۳: ۱۰ "۔۔۔ مَیں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہُوں"۔۔۔

خروج ۳: ۱۲ "۔۔۔ اس نے کہا مَیں ضرور تیرے ساتھ رہوں گا"۔

خروج ۳: ۱۴ "۔۔۔ سو تُو بنی اسرائیل سے یُوں کہنا کہ مَیں جو ہوں نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے"۔

خروج ۳: ۱۵۔ "۔۔۔۔ پھر خُدا نے موسیٰ سے یہ بھی کہا کہ تُو بنی اسرائیل سے یُوں کہنا ۔۔۔۔"

۲۔ خُدا موسیٰ کی زبان کا ذمّہ لیتا تھا اور اس کو کلام کرنے کے لئے تعلیم دیتا تھا:۔

خروج ۴: ۱۲، ۱۵، ۱۶ "سو اب تُو جا اور مَیں تیری زبان کا ذمّہ لیتا ہُوں، تجھے سکھاتا رہُوں گا کہ تُو کیا کیا کہے ۔۔۔۔ سو تُو

اُسے سب کچھ بتانا ۔۔۔ اور مَیں تیری ۔۔۔ زبان کا ذمّہ لیتا ہُوں ۔۔۔ اور تُم کو سکھاتا رہُوں گا ۔۔۔"

خرُوج ۶ : ۲۹ ۔۔۔ "خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا ۔۔۔ مصر کے بادشاہ فرعون سے کہنا ۔۔۔ جو کچھ مَیں تجھے کہُوں"

۳۔ مُوسیٰ نے اپنی انکساری، فطرتی ناقابلیّت اور عدمِ اعتماد کی وجہ سے متعدّد اعتراضات کئے :۔

خرُوج ۴ : ۱۰ "مُوسیٰ نے خُداوند سے کہا اَے خُداوند! مَیں فصیح نہیں ۔۔۔ رُک رُک کر بولتا ہُوں اور میری زبان کُند ہے"

خرُوج ۶ : ۳۰ "مُوسیٰ نے خُداوند سے کہا ۔ دیکھ میرے ہونٹوں کا ختنہ نہیں ہُوا ۔ فرعون کیونکر میری سُنے گا"

۴۔ مُوسیٰ کے علم کا راز۔

خرُوج ۳۳ : ۱۱ "اور جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے بات کرتا ہے ویسے ہی خُداوند رُوبرُو ہو کر مُوسیٰ سے باتیں کرتا تھا"۔

استثنا ۳۴ : ۱۰-۱۲ "اور اس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی مُوسیٰ کی مانند جس سے خُداوند نے رُوبرُو باتیں کیں نہیں اُٹھا"۔

نوٹ :۔ (۱) بحیثیت دوست (۲) "رُوبرُو"

۵۔ مُوسیٰ خدا سے مسلسل رفاقت رکھتا تھا۔

خرُوج ۲۴ : ۱۸ "اور مُوسیٰ گھٹا کے بیچ میں ہو کر پہاڑ پر چڑھ

گیا اور وہ پہاڑ پر چالیس دن اور چالیس رات رہا۔"

گنتی ۲۷: ۵-۶ "موسیٰ ان کے معاملہ کو خداوند کے حضور لے گیا۔ خداوند نے موسیٰ سے کہا۔"

۶۔ موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ وہ کچھ باتیں کتابی صورت میں تحریر کرے:-

خروج ۲۴: ۳-۴ "اور موسیٰ نے لوگوں کے پاس جا کر خداوند کی سب باتیں لکھ لیں۔"

استثنا ۳۱: ۹ "اور موسیٰ نے اس شریعت کو لکھ کر اسے کاہنوں کے جو بنی لاوی اور خداوند کے عہد کے صندوق کے اٹھانے والے تھے اور اسرائیل کے سب بزرگوں کے سپرد کیا۔"

۷۔ موسیٰ نے خدا کے حکم کے مطابق لکھا:-

خروج ۱۷: ۱۴ "تب خداوند نے موسیٰ سے کہا، اس بات کی یادگاری کے لئے کتاب میں لکھ دے اور یشوع کو سنا دے۔"

خروج ۳۴: ۲۷ "اور خداوند نے موسیٰ سے کہا تو یہ باتیں لکھ۔"

خروج ۳۴: ۲۸ "سو وہ چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوند کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی نہ پانی پیا اور اس نے ان لوحوں پر اس عہد کی باتوں کو یعنی دس احکام کو لکھا۔"

۸۔ لوگوں کو حق نہ تھا کہ وہ خدا کے احکام میں کسی چیز کو جوڑیں یا ان میں سے کچھ کم کریں:-

اِستثنا ۴: ۲ "جس بات کا مَیں تم کو حُکم دیتا ہُوں اُس میں نہ تو کچھ بڑھانا اَور نہ کچھ گھٹانا۔۔۔۔"

اِستثنا ۴: ۵-۶ "دیکھو! جیسا خُداوند میرے خُدا نے مُجھے حُکم دیا اُس کے مطابق مَیں نے تُم کو آئین اَور احکام سِکھا دیئے ہیں۔۔۔ سو تُم ان کو ماننا اَور عمل میں لانا کیونکہ اَور قوموں کے سامنے یہی تُمہاری عقل اَور دانش ٹھہریں گے۔۔۔۔"

۹۔ شرع کی کتاب خود دوبارہ لکھ کر بادشاہ کے حضور پیش کرنا ضرُوری تھا:

اِستثنا ۱۷: ۱۴، ۱۸-۱۹ "جب تُو اس مُلک میں۔۔۔ رہنے اَور کہنے لگے کہ ان قوموں کی طرح جو میرے گِردا گِرد ہیں، مَیں بھی کسی کو اپنا بادشاہ بناؤں۔۔۔۔ اَور جب وُہ تختِ سلطنت پہ جلوس کرے تو اس شریعت کی۔۔۔۔ ایک نقل اپنے لئے ایک کتاب میں اُتارے اَور وُہ اِسے اپنے پاس رکھے اَور اپنی ساری عُمر اس کو پڑھا کرے تاکہ وُہ خُداوند اپنے خُدا کا خوف ماننا اَور اس شریعت اَور آئین کی سب باتوں پر عمل کرنا سیکھے"

۱۰۔ جس بات کا الہامی طور پر مکاشفہ ہُوا۔ کوئی بات مُوسیٰ کی حکمت یا اتفاق پر نہ چھوڑی گئی:۔

مطالعہ کیجئے:۔ گنتی ۱۰: ۱-۱۰ +

نرسنگے بنانے اَور اُن کو استعمال کرنے کے متعلق ہدایات۔

مطالعہ کیجئے :- خروج ابواب ۲۵ تا ۳۲۔

عبادت خانہ اور اُس کے ساز و سامان، آرائش اور مختلف رنگ اس کی تعمیر کے واسطے خام مال اور اس کا استعمال - ان تمام باتوں کے متعلق خدا نے خود تفصیلات مہیا کی تھیں۔

خروج ۲۵: ۹-۴۰ " اور مسکن اور اُس کے سارے سامان کا جو نمونہ میں تجھے دکھاؤں ٹھیک اُسی کے مطابق تم اُسے بنانا۔۔۔۔ اور دیکھ تو ان کو ٹھیک ان کے نمونہ کے مطابق جو تجھے پہاڑ پر دکھایا گیا ہے بنانا۔"

۱ اس امر پہ خاص توجہ دو کہ موسیٰ کو خدا نے پہاڑ پر ایک نمونہ دکھایا تھا۔

۱۱ - خدا نے موسیٰ کی کتب پر اپنی الٰہی مہر ثبت کی جب اُس نے یشوع کو حکم دیا :-

یشوع ۱: ۷-۸ "شریعت کی یہ کتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے بلکہ تجھے دن اور رات اسی کا دھیان ہو تاکہ جو کچھ اس میں لکھا ہے اس سب پر تو احتیاط کر کے عمل کر سکے کیونکہ تب ہی تجھے اقبالمندی کی راہ نصیب ہوگی اور تو خوب کامیاب ہوگا۔"

مراقبہ کے لئے خیالات

"میں فصیح نہیں، رُک رُک کر بولتا ہوں اور میری زبان کُند ہے۔"

کیا مَیں بھی خُداوند خُدا کی بادشاہی کے واسطے اپنی ذاتی خدمات نہ پیش کرنے کی خاطر اعتراضات کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہُوں؟

کیا مُجھ میں اتنا ایمان ہے کہ مَیں اپنے آپ کو اور اپنی تمام کمزوریوں کو اُس واحد ہستی کے حوالے کر بھی سکُوں گا جو مُجھ سے خدمت کا مطالبہ کرتا ہے؟

سوالات

۱۔ جب خُدا نے مُوسیٰ کو خدمت کے واسطے بُلایا تو اُس نے کون کون سے قُدرتی اعتراضات کئے؟

۲۔ خُدا نے مُوسیٰ کی حوصلہ افزائی کے لئے کون کون سے وعدے کئے؟

۳۔ مُوسیٰ کے پاس خُدا سے معلُومات حاصل کرنے کے کون کون سے وسائل و مواقع تھے؟

۴۔ مُوسیٰ کی کُتب سے ثابت کرو کہ وُہ فنِ کتابت سے خُوب واقف تھا؟

۵۔ وُہ حوالے پیش کرو جو اس بات کو واضح کریں کہ مُوسیٰ خُدا کے حُکم کے مطابق لکھتا تھا؟

۶۔ جب ایک بادشاہ سلطنت کرنے کے لئے تخت نشین ہو تو خُدا کے حُکم کے مطابق کیا کرنا چاہیئے تھا؟

۷۔ ہمیں کیونکر علم ہے کہ مُوسیٰ نے خیمۂ اجتماع کی تعمیر اور اس کے

ساز و سامان کے معاملہ میں اپنی حکمت سے کام نہ لیا؟

بائبل کلاس کے لئے کام

۱- اس امر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہ یہودی اپنی رسُومات کے پوشیدہ مفہُوم سے بے بہرہ تھے ا کیا تمہارے نظریہ میں اختراع پردازی ممکن تھی؟ چند رسُومات کے پس پردہ مفہُوم پہ بحث کرو؟

۲- جب خُدا انسان کو خدمت کی خاطر بُلاتا ہے تو کیا اس انسان کی قُدرتی معذوری اس کو اس خدمت کے واسطے نا اہل بنا دیتی ہے؟ رُوحانی خدمت میں قُدرتی اہلیت کن کن خطرات کا مُوجب بن جاتی ہے؟

حصّہ سوم

کتابِ مُقدّس کے مُصنّفین اور اُن کے اختیار کے مُتعلق عہدِ عتیق کے نوشتوں کی گواہی۔

یشُوع سے لیکر انبیائے اکبر تک

۱۔ یشوُع

اِستثنا ۳۴: ۹ " اور نُون کا بیٹا یشُوع۔۔۔۔بنی اسرائیل اُس کی بات مانتے رہے اور جیسا خُداوند نے مُوسیٰ کو حُکم دیا تھا اُنہوں نے ویسا ہی کِیا "۔

یشُوع ۱: ۱۔ ۵ "۔۔۔۔اور خُداوند نے۔۔۔یشُوع سے کہا میرا بندہ مُوسیٰ مرگیا ہے۔۔۔جیسے مَیں مُوسیٰ کے ساتھ تھا ویسے ہی تیرے ساتھ رہُوں گا۔۔۔مَیں نہ تجھ سے دست بردار ہُوں گا نہ تجھے چھوڑوں گا "۔

قضاۃ ۱: ۱۔ ۲ " اور یشُوع کی موت کے بعد یُوں ہُوا کہ بنی اسرائیل نے خُداوند سے پُوچھا کہ ہماری طرف سے کنعانیوں سے جنگ کرنے کو پہلے کون چڑھائی کرے؟ خُداوند نے کہا کہ یہُوداہ چڑھائی کرے "۔

۲۔ سموئیل

۱۔سموئیل ۳: ۱۹۔ ۲۱ " اور سموئیل بڑا ہوتا گیا اور خُداوند اُس کے ساتھ تھا اور اُس نے اُس کی باتوں میں سے کسی کو مٹی میں ملنے نہ دیا۔ اور خُداوند سیلاؔ میں پھر ظاہر ہُوا کیونکہ خُداوند نے اپنے آپ کو سیلاؔ میں سموئیل پر اپنے کلام کے ذریعہ سے ظاہر کیا "۔

۳۔ داؤد :۔

۲۔سموئیل ۲۳ : ۲ "خداوند کی رُوح نے میری معرفت کلام کیا اور اُس کا سخن میری زبان پر تھا۔"

(الف) داؤد کی عادت :۔

۱۔سموئیل ۲۳ : ۲-۴ "تب داؤد نے خداوند سے پوچھا کہ کیا میں جاؤں؟ تب داؤد نے خداوند سے پھر سوال کیا۔ خداوند نے جواب دیا...."

۲۔سموئیل ۲ : ۱ "اور اس کے بعد ایسا ہوا کہ داؤد نے خداوند سے پوچھا اور خداوند نے اُس سے کہا جا۔ داؤد نے کہا کدھر جاؤں؟"

۲۔سموئیل ۵ : ۱۹ "تب داؤد نے خداوند سے پوچھا... خداوند نے داؤد سے کہا کہ جا...."

۴۔ سلیمان :۔

۱۔سلاطین ۳ : ۵، ۱۱-۱۲ "...خداوند رات کے وقت سلیمان کو خواب میں دکھائی دیا اور خدا نے کہا مانگ میں تجھے کیا دوں؟"

۱۔سلاطین ۶ : ۱۱ "اور خداوند کا کلام سلیمان پر نازل ہوا کہ..."

(الف) ہیکل کی منصوبہ بندی کس نے کی؟

۱۔تواریخ ۲۲ : ۷-۸ "اور داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان سے کہا یہ تو خود میرے دل میں تھا کہ خداوند اپنے خدا کے نام کے لئے ایک گھر بناؤں لیکن خداوند کا کلام مجھے پہنچا کہ ... تو میرے نام کے لئے گھر نہ بنانا کیونکہ تو نے زمین پر میرے سامنے بہت خون بہایا ہے۔"

۱۔تواریخ ۲۸ : ۱۱-۱۲، ۱۹ " تب داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان کو ہیکل کے اُسارے ... اور خداوند کے گھر کے صحنوں ... کا نمونہ بھی دیا جو اُس کو رُوح سے ملا تھا "

نوٹ فرمائیے :۔ " نمونہ ... جو اُس کو رُوح سے ملا تھا "

۵۔ ایلیاہ :۔

۱۔ سلاطین ۱۷ : ۲ " اور خداوند کا یہ کلام اُس پر نازل ہُوا کہ "

۶۔ الیشع :۔

۲۔ سلاطین ۲ : ۲۱ " ... خداوند یُوں فرماتا ہے کہ مَیں نے اس پانی کو ٹھیک کر دیا اب آگے کو اس سے موت یا بنجرپن نہ ہوگا "

۲۔ سلاطین ۳ : ۱۶ " پس اُس نے کہا خداوند یُوں فرماتا ہے کہ اِس وادی میں خندق ہی خندق کھود ڈالو "

۷۔ نحمیاہ کی گواھی :۔

نحمیاہ ۹ : ۲۰، ۳۰ " اور تُو نے اپنی نیک رُوح بھی اُن کی تربیت کے لئے بخشی اور مَن کو اُن کے مُنہ سے نہ روکا اور اُن کو پیاس بجھانے کو پانی دیا۔ تُو بھی تُو بہت برسوں تک اُن کی برداشت کرتا رہا اور اپنی رُوح سے نبیوں کی معرفت اُن کے خلاف گواہی دیتا رہا تو بھی اُنہوں نے کان نہ لگایا ... "

۸۔ یسعیاہ :۔

یسعیاہ ۱ : ۱-۲، ۱۰ " یسعیاہ بن آموص کی رویا جو اُس نے ... دیکھی۔

سُن اے آسمان اور کان لگا اے زمین کہ خُداوند یُوں فرماتا ہے کہ...
اے سدوم کے حاکمو خُداوند کا کلام سنو! اے عمورہ کے لوگو ہمارے
خُدا کی شریعت پر کان لگاؤ"

یسعیاہ ۶: ۱، ۵، ۷-۹ "جس سال میں عزیاہ بادشاہ نے وفات پائی
میں نے خُداوند کو... دیکھا... تب میں بول اُٹھا کہ مجھ پر افسوس!...
اور اُس نے میرے مُنہ کو چھُوا اور کہا دیکھ اِس نے تیرے لبوں کو چھُوا
پس تیری بدکاری دُور ہوئی اور تیرے گناہ کا کفّارہ ہو گیا... اور اُس نے
فرمایا جا اور اُن لوگوں سے کہہ کہ..."

۹- یرمیاہ:-

یرمیاہ ۱: ۴-۹ "تب خُداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا اور اُس نے فرمایا اِس
سے پیشتر کہ میں نے تجھے بطن میں خلق کیا، میں تجھے جانتا تھا اور تیری ولادت
سے پہلے میں نے تجھے مخصوص کیا اور قوموں کے لئے تجھے نبی ٹھہرایا۔ تب
میں نے کہا... میں بول نہیں سکتا کیونکہ میں تو بچہ ہوں لیکن خُداوند نے
مجھے فرمایا یوں نہ کہہ کہ میں بچہ ہوں کیونکہ جس کسی کے پاس میں تجھے بھیجوں
گا تو جائیگا اور جو کچھ میں تجھے فرماؤں گا تو کہے گا... اور خُداوند نے مجھے
فرمایا دیکھ میں نے اپنا کلام تیرے مُنہ میں ڈال دیا"

۱۰- حزقی ایل:-

حزقی ایل ۱: ۳ "خُداوند کا کلام بوزی کے بیٹے حزقی ایل کاہن پر... نازل ہوا..."
حزقی ایل ۳: ۱۰، ۱۷، ۲۶-۲۷ "پھر اُس نے مجھ سے کہا اے آدمزاد میری

سب باتوں کو جو میں تجھ سے کہوں گا اپنے دل میں قبول کر اور اپنے کانوں سے سن ... کہ اے آدمزاد میں نے تجھے بنی اسرائیل کا نگہبان مقرر کیا پس تو میرے منہ کا کلام سن اور میری طرف سے ان کو آگاہ کر دے ......"

مراقبہ کے لئے خیالات :-

"شریعت کی یہ کتاب تیرے منہ سے نہ ہٹے بلکہ تجھے دن اور رات اسی کا دھیان ہو"

میں کتنی مرتبہ ان باتوں پر دھیان دیتا ہوں جو کتاب مقدس میں مرقوم ہیں؟ کیا میں امید رکھ سکتا ہوں کہ مجھے اس کتاب کی مدد کے بغیر روحانی رویا یا ترقی کی راہ نصیب ہوگی؟ جس طرح جسم کی نشو و نما کے واسطے کھانا پینا ضروری ہے، بعینہ دماغ کی نشو و نما کے لئے گیان دھیان لازمی ہے۔ کیا مجھے کم اہمیت والے کی زیادہ فکر کرنا ہے یا زیادہ اہم کو بھول کا چھوڑنا ہے

سوالات :-

۱۔ خدا نے یشوع سے اس وقت جب اس نے اس کی قوم کی رہنمائی کی خاطر اسے بلایا کون کون سے وعدے کئے؟

۲۔ داؤد نے اپنے کلام کے سرچشمہ کے متعلق کیا گواہی دی؟

۳۔ داؤد کی کونسی عادت اس کو بے شمار غلطیاں کرنے سے محفوظ رکھتی تھی؟

(الف) داؤد نے جو غلطیاں کیں وہ اُس کی عادات کا نتیجہ تھیں یا وہ اس لئے ہوئیں کیونکہ داؤد نے اپنی عادات کو نظر انداز کر دیا تھا؟

۴۔ خُداوند کس طرح سلیمان کو نظر آیا؟

۵۔ داؤد کے ذہن میں خُدا کی خدمت کے لئے کیا خیال تھا؟

(الف) خُدا نے اُسے اپنے ارادے پر عمل کرنے کی کیونکر اجازت نہ دی؟

(ب) ہیکل کی منصوبہ بندی کس نے کی تھی؟

۶۔ جب خُدا نے یرمیاہ کو بُلایا تو اُس نے کون کون سے اعتراضات کئے؟

(الف) خُدا نے اُس کے اعتراض کا کس طرح جواب دیا؟

۷۔ یسعیاہ کی بلاہٹ کب ہُوئی؟

(الف) اُس نے کیا کہا؟

(ب) خُدا نے اُس کے اعتراض کا کس طرح ازالہ کیا؟

بائبل کلاس کے لئے کام :-

۱۔ انسانوں کی قدرتی نااہلیت پہ بحث کرو۔ ہم کس طرح اپنی خدمت کے لئے مناسب حال بن جاتے ہیں؟

۲۔ کیا خُدا کے انبیاء کی خطاؤں کے بیانات ہمارے لئے امداد یا رکاوٹ کا باعث ہیں؟ اگر تمام انبیاء اور مقدسین بے گناہ انسان ہوتے

تو اس اَمر کا ہم پر کیا اثر پڑتا ؟

۳- اگر ہمیں حکم ملے کہ ہم خدا کی خدمت کے واسطے کسی جگہ جائیں تو کیا ہمیں اس حکم پر عمل کرنے میں تاخیر کرنا ہے ؟

حصّہ چہارم

کتابِ مقدّس کے مُصنّفین اور اُن کے اختیار کے متعلق عہدِ عتیق کی گواہی

دانی ایل اور انبیائے اصغر

۱- دانی ایل :-

دانی ایل ۲ : ۱۷-۲۰ "تب دانی ایل نے اپنے گھر جا کر....اطلاع دی ....پھر رات کو خواب میں دانی ایل پر وہ راز کھُل گیا اور اُس نے آسمان کے خُدا کو مُبارک کہا.... خُدا کا نام تا ابد مُبارک ہو کیونکہ حکمت اور قُدرت اُسی کی ہے"۔

دانی ایل ۸ : ۱۵-۱۶ "پھر یُوں ہُوا کہ جب مَیں دانی ایل نے یہ رویا دیکھی اور اس کی تعبیر کی فکر میں تھا تو کیا دیکھتا ہُوں کہ میرے سامنے کوئی انسان صورت کھڑا ہے۔ اور مَیں اُولائی میں سے آدمی کی آواز سُنی جس نے بلند آواز سے کہا کہ اَے جبرائیل اس شخص کو اس رویا کے معنی سمجھا دے"۔

۲- ہوسیع :-

ہوسیع ۱:۱ "۔۔۔۔خداوند کا کلام ہوسیع بن بیری پر نازل ہوا۔"

۳۔ یوایل :۔

یوایل ۱:۱ "خداوند کا کلام جو یوایل بن فتوایل پر نازل ہوا۔"

۴۔ عاموس :۔

عاموس ۱:۱ "تقوع کے چرواہوں میں سے عاموس کا کلام۔۔۔"

عاموس ۲:۶ "خداوند یوں فرماتا ہے۔۔۔۔"

عاموس ۷:۱۴-۱۵ "۔۔۔میں نہ نبی ہوں نہ نبی کا بیٹا۔۔۔اور جب میں گلہ کے پیچھے پیچھے جاتا تھا تو خداوند نے مجھے لیا۔ اور فرمایا کہ جا میری قوم اسرائیل سے نبوت کر۔"

۵۔ عبدیاہ :۔

عبدیاہ ۱:۱ "عبدیاہ کی رویا۔۔۔ خداوند خدا ادوم کی بابت یوں فرماتا ہے۔"

۶۔ یوناہ :۔

یوناہ ۱:۱ "خداوند کا کلام یوناہ بن امتی پر نازل ہوا۔"

۷۔ میکاہ :۔

میکاہ ۱:۱ "۔۔۔خداوند کا کلام جو۔۔۔ میکاہ مورشتی پر رویا میں نازل ہوا۔"

۸۔ ناحوم :۔

ناحوم ۱:۱۲ "خداوند یوں فرماتا ہے۔۔۔۔"

۹۔ حبقُوق :۔

حبقُوق ۲ : ۲ "تب خُداوند نے مجھے جواب دیا اور فرمایا کہ رویا کو تختیوں پر ایسی صفائی سے لکھ کہ لوگ دوڑتے ہُوئے بھی پڑھ سکیں۔"

۱۰۔ صفنیاہ :۔

صفنیاہ ۱ : ۱ "خُداوند کا کلام جو ... صفنیاہ ... پر نازل ہُوا۔"

۱۱۔ حجّی :۔

حجّی ۱ : ۱-۳، ۷ "دارا بادشاہ کی سلطنت کے دُوسرے برس کے چھٹے مہینے کی پہلی تاریخ کو .... حجّی نبی کی معرفت خُدا کا کلام پہنچا کہ ربّ الافواج یُوں فرماتا ہے .... تب خُداوند کا کلام حجّی نبی کی معرفت پہنچا۔"

۱۲۔ زکریاہ :۔

زکریاہ ۷ : ۹-۱۳ "ربّ الافواج نے یُوں فرمایا تھا ... لیکن وہ شنوا نہ ہُوئے .... اور اُنہوں نے اپنے دل الماس کی مانند سخت کئے ... تاکہ شریعت اور اُس کلام کو نہ سُنیں جو ربّ الافواج نے گذشتہ نبیوں پر اپنی رُوح کی معرفت نازل فرمایا تھا ...."

زکریاہ ۱ : ۳ "اس لئے تُو اُن سے کہہ ربّ الافواج یُوں فرماتا ہے کہ تم میری طرف رجُوع ہو ربّ الافواج کا فرمان ہے ...."

۱۳۔ ملاکی :۔

ملاکی ۱ : ۱ "خُداوند کی طرف سے ملاکی کی معرفت اسرائیل کے لئے

بارِ نبوّت ۔"

ملاکی ۴: ۱-۶ کیونکہ دیکھو وُہ دن آتا ہے جو بھٹی کی مانند سوزاں ہوگا۔ تب سب مغرور اور بدکار بھوسے کی مانند ہوں گے اور وُہ دن اُن کو ایسا جلائے گا کہ شاخ و بُن کچھ نہ چھوڑے گا رب الافواج فرماتا ہے لیکن تم پر جو میرے نام کی تعظیم کرتے ہو۔
آفتابِ صداقت طالع ہوگا اور اس کی کرنوں میں شفا ہوگی اور تم گاؤخانہ کے بچھڑوں کی طرح کودو پھاندو گے ..... تم میرے بندہ مُوسیٰ کی شریعت یعنی اُن فرائض واحکام کو جو مَیں نے حورِب پہ تمام بنی اسرائیل کے لئے فرمائے یاد رکھو۔ دیکھو خُداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا ..... "

مراقبہ کے لئے خیالات :۔

" خُدا کی طرف سے بارِ نبوّت "

کیا مَیں بنی نوعِ انسان یا کُل اقوام کی رُوحانی تاریکی کے متعلق فکرمند ہُوں ؟ کیا وُہ میرے لئے بوجھ بن چکے ہیں ؟
" جب اُس نے بھیڑ کو دیکھا تو اُس کو لوگوں پر ترس آیا کیونکہ وُہ اُن بھیڑوں کی مانند تھے جن کا چرواہا نہ ہو "
بھیڑ کو دیکھنے سے مجھ پر کیا اثر پڑتا ہے ؟

بھیڑ پر بھیڑ کیا اثر ہوتا ہے ؟ متی ۵ : ۱۳-۱۴ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بتایئے کہ مجھے دوسروں پر کس قسم کا اثر ڈالنا چاہیئے ؟

سوالات

۱۔ دانی ایل نبی کی زندگی میں سے مثالیں پیش کر کے واضح کرو کہ وہ خدا کے ذہن کو سمجھنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتا تھا ؟
(الف) کون سا خاص اقتباس اُس کی عادات پر روشنی ڈالتا ہے ؟
۲۔ عاموس کا پیشہ کیا تھا ؟
۳۔ پنتکُست کے دن مقدس پطرس رسول نے کس نبی کا حوالہ دیا تھا ؟
۴۔ خُدا نے یوناہ نبی کو کیا حکم دیا تھا جس کی اُس نے شروع میں نافرمانی کی ؟
۵۔ نبیوں کی پیشینگوئیوں اور نبوتوں میں کون سے الفاظ پیش لفظ کی حیثیت رکھتے تھے ؟

بائبل کلاس کے لئے کام :-

۱۔ اُن عام لوگوں کی خدمات کا تذکرہ کرو، جنہیں مقام نبوّت حاصل ہُوا ؟
کیا خُدا اپنے کام کو اُس وقت تک روکے گا جب تک کوئی تقرر شدہ آدمی نہ آئے ؟
یا کیا خدا انسان کو اُس کے دِل و دماغ کی اہلیت کی بنا پر اپنی خدمت کے واسطے منتخب کرتا ہے ؟

۲ - وانی ایل نبی کی عبادتی عادات کا مطالعہ کرو - کیا خُدا ناپاک اور غیر تیار شدہ وسائل کے ذریعہ اپنے رازافشاں کرتا ہے ؟

۳ - ایک ہوشمند تاجر اپنے تجارتی معاملات کو کس شخص کے سپُرد کرتا ہے ؟ اُن کے سپُرد جو ایسے کام سے ناواقف ہوں یا اُس کے سپُرد جو پُورے طور سے تیار ہیں ؟ خُدا کی نگاہ میں تیاری کسے کہتے ہیں ؟

وطن پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام مسٹر وی۔ ایس۔ کے فضل سیکرٹری
پنجاب ریلجس بک سوسائٹی۔ انارکلی لاہور چھپ کر شائع ہوئی